وصیت کا بیان

وصیّت کرنا قرآن مجید اور احایث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے رب تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ ق لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ج فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ ج وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ج فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَا اَوْ دَيْنٍ ط اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ (جز۴ سورۃ النساء رکوع ۲)

ترجمہ اس کا یہ ہے:

"اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگر چہ دو سے اوپر، تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا، اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا حصہ اگر میت کو اولاد ہو، پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی حصہ، پھر اگر اس کی کوئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا س وصیّت کے جو کر گیا اور بعد دین کے، تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا، یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

قرآن مجید کے چوتھے پارے میں سورۂ نساء کے اس دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ وصیّت کا ذکر چار مرتبہ فرمایا جس میں تقسیم وراثت کو ادائیگی وصیّت اور ادائیگی قرض کے بعد رکھا اسی رکوع کی آخری آیات سے کچھ پہلے فرمایا

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ج وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ط

میت کی وصیّت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو، یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ط (سوۂ مائدہ پ ۷)

"یعنی، اے ایمان والو تمہاری آپس کی گواہی، جب تم میں کسی کو موت آئے وصیّت کرتے وقت، تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے "۔

احادیثِ وصیت

حدیث ۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی مسلمان کے لئے یہ

مناسب نہیں کہ اس کے پاس وصیّت کے قابل کوئی شے ہو اور وہ بلاتاخیر اس میں اپنی وصیّت تحریر نہ کردے۔(مشکوٰۃ باب الوصایا ص ۲۶۵)

حدیث۲: صحیح بخاری وصحیح مسلم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، وہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال اس قدر بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہوگیا تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ عیادت فرمانے کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس کثیر مال ہے اور میری بیٹی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں (اصحاب فرائض میں سے) تو کیا میں اپنے کل مال کی وصیّت کردوں، آپ نے جواب ارشاد فرمایا "نہیں" میں نے عرض کیا تو کیا دوثلث کی وصیّت کردوں، آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا تو کیا آدھے مال کی آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کہ کیا تہائی مال کی وصیّت کردوں، آپ نے فرمایا "تہائی مال" اور تہائی مال بہت ہے، تیرا اپنے ورثاء کو غنی چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور بلاشبہ تو اللہ کی راہ میں اللہ کی رضاجوئی کے لئے کچھ خرچ نہیں کرے گا مگر یہ کہ تجھے اس کا اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تو اپنی بیوی کے منہ میں اٹھا کر رکھے۔(متفق علیہ۔مشکوٰۃ)

حدیث۳: امام ترمذی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انھوں نے کہا کہ حضور ﷺ میری بیماری میں عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے وصیّت کردی میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا کتنے مال کی وصیّت کی، میں نے عرض کیا راہ خدا میں اپنے کل مال کی، آپ نے فرمایا، اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا، میں نے عرض کیا وہ لوگ اغنیا یعنی صاحب مال ہیں، آپ نے فرمایا دسویں حصہ کی وصیّت کرو، تو میں برابر کم کرتا رہا۔۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ثلث مال کی وصیّت کرو اور ثلث مال بہت ہے (مشکوٰۃ ص ۲۶۵)

حدیث۴: ابوداؤد اور ابن ماجہ حصرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجتہ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرمادیا پس وارث کے لئے کوئی وصیّت نہیں (مشکوٰۃ ص ۲۶۵) ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ مزید ہیں کہ "بچہ عورت کا ہے اور زانی کے لئے سنگساری، اور ان کا حساب اللہ پر ہے"۔دارقطنی کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا "وارث کے لئے کوئی وصیّت نہیں مگر یہ کہ ورثہ چاہیں "(مشکوٰۃ ص ۲۶۵)

حدیث۵: امام ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ اور امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرد وعورت اللہ جل جلالہ کی اطاعت وفرمانبرداری ساٹھ سال (لمبے زمانہ) تک کرتے رہیں پھر ان کا وقت موت قریب آجائے اور وصیّت میں ضرر پہنچائیں تو ان کے لئے دوزخ کی آگ واجب

ہوتی ہے، پھرحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت تلاوت فرمائی مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ اللہ تعالیٰ کے کلام وَذَالِکَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (مشکوٰۃ ص۲۶۵)

حدیث۶: ابن ماجہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا جس کی موت وصیّت پر ہو(جو صیت کرنے کے بعد انتقال کرے) وہ عظیم سنت پر مرا اوراس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اوراس حالت میں مرا کہ اس کی مغفرت ہوگئی (مشکوٰۃ باب الوصایا ص۲۶۶)

حدیث۷: ابوداؤد حضرت عمر بن شعیب سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ شعیب سے اورشعیب اپنے باپ عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیّت کی کہ اس کی جانب سے سو(۱۰۰) غلام آزاد کئے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کئے پھراس کے بیٹے عمرو نے چاہا کہ اس کی جانب سے بقایا پچاس غلام آزاد کردے پس اس نے (اپنے بھائی یا ساتھیوں یا اپنے دل میں) کہا کہ رسول اللہ سے دریافت کرلوں پس وہ آئے نبی ﷺ کی خدمت میں اورعرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میرے باپ نے وصیّت کی تھی کہ اس کی جانب سے سو(۱۰۰) غلام آزاد کئے جائیں اور یہ کہ ہشام نے اس کی جانب سے پچاس غلام آزاد کردیئے ہیں اوراس پر پچاس باقی رہ گئے ہیں تو کیا میں اس کی طرف سے (اپنے باپ کی طرف سے) یہ پچاس آزاد کردوں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا پھرتم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج ادا کرتے تو اس کو یہ پہنچتا (مشکوٰۃ ص۲۶۶)

حدیث۸: ابن ماجہ وبیہقی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جوشخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کوکاٹ دے گا (مشکوٰۃ ص۲۶۶)

مسائل فقہیہ

وصیّت کرنا جائز ہے قرآن کریم سے، حدیث شریف سے اور اجماع امت سے اس کی مشروعیت ثابت ہے۔ حدیث شریف میں وصیّت کرنے کی ترغیب دی گئی ہے(جوہرہ نیرہ ج ۲ و بدائع ج ۷ ص۳۳۰) شریعت میں ایصاء یعنی وصیّت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا (تبیین از عالمگیری ج۶ ص۹۰) وصیّت کا رکن یہ ہے کہ یوں کہے "میں نے فلاں کے لئے اتنے مال کی وصیّت کی یا فلاں کو میں نے وصیّت کی (محیط السرخسی از عالمگیری ج۶ ص ۹۰) وصیّت میں چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے(۱) موصی یعنی وصیّت کرنے والا (۲) موصی لہ یعنی جس کے لئے وصیّت کی جائے (۳) موصی بہ یعنی جس چیز کی وصیّت کی جائے (۴) وصی یعنی جس کو وصیّت کی جائے (کفایہ، عنایہ وعالمگیری، کفایہ از عالمگیری ج۶

۹مطبوعہ کوئٹہ پاکستان،مصری چھاپہ)

مسئلہ۱: وصیّت کرنا مستحب ہے جب کہ اس پر حقوق اللہ کی ادائیگی باقی نہ ہو، اگر اس پر حقوق اللہ کی ادائیگی باقی ہے جیسے اس پر کچھ نمازوں کا ادا کرنا باقی ہے یا اس پر حج فرض تھا ادا نہ کیا یا روزہ رکھنا تھا نہ رکھا تو ایسی صورت میں ان کے لئے وصیّت کرنا واجب ہے (تبیین از عالمگیری ج۶ص۹۰وقدوری، درمختار، ردا المختار)

مسئلہ۲: وصیّت چار قسم کی ہے(۱)واجبہ جیسے زکوۃ کی وصیّت اور کفارات واجبہ کی وصیّت اور صدقہ، صیام وصلوٰۃ کی وصیّت (۲) مباحہ، جیسے وصیّت اغنیا کے لئے (۳)وصیّت مکروہہ، جیسے اہل فسق ومعصیت کے لئے وصیّت جب یہ گمان غالب ہ ووہ مال وصیّت گناہ میں صرف کرے گا (درمختار وردالمختار ج ۵ص۴۵۳)۔(۴)اس کے علاوہ کے لئے وصیّت مستحب ہے۔

مسئلہ۳: وصیّت کا رکن ایجاب وقبول ہے، ایجاب وصی کی طرف سے اور قبول موصی لہ کی طرف سے، امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک (بدائع ج۷ص۳۳۱)

مسئلہ۴: موصی لہ صراحۃً یا دلالۃً موصی کی وصیّت کو قبول کرلے، صراحۃً یہ ہے کہ صاف الفاظ میں کہہ دے کہ میں نے قبول کیا اور دلالۃً یہ ہے کہ مثلاً موصی لہ وصیّت کو منظور یا نامنظور کرنے سے قبل انتقال کر جائے تو اس کی موت اس کی قبولیت سمجھی جائے گی اور وہ چیز اس کے ورثاء کو وراثت میں دیدی جائے گی۔(الوجیزلکردری از عالمگیری ج۶ص ۹۰)

مسئلہ۵: وصیّت قبول کرنے کا اعتبار موصی کی موت کے بعد ہے اگر موصی لہ نے موصی کی زندگی ہی میں اسے قبل کیا یا رد کیا تو یہ باطل ہے، موصی لہ کو اختیار رہے گا کہ وہ موصی کے انتقال کے بعد وصیّت کو قبول کرے (سراجیہ از عالمگیری ج ۶ص۹۰)

مسئلہ۶: وصیّت کو قبول کرنا کبھی عملاً بھی ہوتا ہے جیسے وصی کا وصیّت کو نافذ کرنا یا موصی کے ورثاء کے لئے کوئی چیز خریدنا یا موصی کے قرضوں کو ادا کرنا وغیرہ (محیط السرخسی از عالمگیری ج۶ص۹۰)

مسئلہ۷: وصیّت کی شرط یہ ہے کہ مالک بنانے کا اہل ہو اور موصی لہ مالک بننے کا اہل ہو اور موصی بہ موصی کی موت کے بعد قابل تملیک مال یا منفعت ہو، (کفایہ عالمگیری ج۶ص۹۰، بدائع ج۷ص۴۳۲، ردالمختار ج۵ص۴۵۴)

مسئلہ۸: ایصاء کا حکم یہ ہے کہ مال وصیّت موصی لہ کی ملکیت میں اسی طرح داخل ہوجاتا ہے جیسے ہبہ کیا ہوا مال (کفایہ از عالمگیری ج۶ص۹۰، درمختار وبدائع ج۷ص۲۳۳)

مسئلہ۹: مستحب یہ ہے کہ انسان اپنے تہائی مال سے کم میں وصیّت کرے خواہ ورثاء مالدار ہوں یا فقراء (ہدایہ و عالمگیری ج ٦ ص ۹۰، قدوری، جوہرہ نیرہ)

مسئلہ۱۰: جس کے پاس مال تھوڑا ہو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ وصیّت نہ کرے جب کہ اس کے وارث موجود ہوں اور جس شخص کے پاس کثیر مال ہو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ اپنے ثلث مال سے زیادہ وصیّت نہ کرے (ردالمحتار ج ۵، بدائع ج ۷، خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج٦ ص۹۰)

مسئلہ۱۱: موصی لہ وصیّت قبول کرتے ہی موصی بہ کا مالک بن جاتا ہے خواہ اس نے موصی بہ کو قبضہ میں لیا ہو یا نہ لیا ہو اور اگر موصی لہ نے وصیّت کو قبول نہ کیا رد کردیا تو وصیّت باطل ہوجائے گی۔ (کافی از عالمگیری ج٦ ص۹۰)

مسئلہ۱۲: وصیّت ثلث مال سے زیادہ کی جائز نہیں مگر یہ کہ وارث اگر بالغ ہیں اور نابالغ یا مجنون نہیں، اور وہ موصی کے موت کے بعد ثلث مال سے زائد کی وصیّت جائز کردیں تو صحیح ہے۔ موصی کی زندگی میں اگر وارثوں نے اجازت دی تو اس کا اعتبار نہیں۔ موصی کی موت کے بعد اجازت معتبر ہے۔ (عالمگیری ج٦ ص۹۰ وہدایہ)

مسئلہ۱۳: وارثوں کی اجازت کے بغیر اجنبی شخص کے لئے تہائی مال میں وصیّت صحیح ہے۔ (تبیین از عالمگیری ج٦ ص۹۰)

مسئلہ۱۴: موصی نے اگر اپنے کل مال کی وصیّت کردی اور اس کا کوئی وارث نہیں ہے تو وصیّت نافذ ہوجائے گی بیت المال سے اجازت لینے کی حاجت نہیں (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج٦ ص۹۰)

مسئلہ۱۵: احناف کے نزدیک وارث کے لئے وصیّت جائز نہیں مگر اس صورت میں جائز ہے کہ وارث اس کی اجازت دیدیں اور اگر کسی نے وارث اور اجنبی دونوں کے لئے وصیّت کی تو اجنبی کے حق میں صحیح ہے اور وارث کے حق میں ورثہ کی اجازت پر موقوف رہے گی اگر انھوں نے جائز کردی تو جائز ہے اور اجازت نہیں دی تو باطل، اور یہ اجازت موصی کی حیات میں معتبر نہیں یہاں تک کہ اگر وارثوں نے موصی کی حیات میں اجازت دی تھی پھر بھی انھیں موصی موت کے بعد رجوع کر لینے کا حق ہے (فتاویٰ قاضی خان از عالمگیری ج٦ ص۹۰)

مسئلہ۱٦: وارث اور غیر وارث ہونے کا اعتبار موصی کی موت کے وقت ہے کہ بوقت وصیّت یعنی اگر موصی لہ بوقت وصیّت موصی کا وارث تھا اور موصی کی موت کے وقت وارث نہ رہا تو وصیّت صحیح ہوگی اور بوقت وصیّت وارث نہیں تھا پھر بوقت موت وارث ہوگیا تو وصیّت باطل ہوجائے گی۔ مثال کے طور پر اگر موصی نے اپنے بھائی کے لئے وصیّت کی اس حال میں کہ بھائی وارث تھا پھر موت سے پہلے موصی کے لڑکا پیدا ہوگیا تو بھائی کے حق میں وصیت صحیح ہوگئی۔ اور اگر اس نے اپنے بھائی کے لیے اس حال میں وصیت کی کہ موصی کا لڑکا موجود ہے پھر موت سے پہلے اس

کے لڑکے کا انتقال ہوگیا تو بھائی کے حق میں وصیّت باطل ہو جائے گی (تبیین از عالمگیری ج٦ ص ١٩١)

مسئلہ ١٧: وارثوں کی اجازت سے جب وصیّت جائز ہوگئی تو جس کے حق میں وصیّت جائز کی گئی وہ موصی بہ کا مالک ہوجائے گا خواہ اس نے قبضہ نہ لیا ہو وارث کو اب رجوع کرنے کا حق نہیں رہا، وارث کی اجازت صحیح ہونے کے لئے شیوع مانع نہیں (یعنی موصی بہ کا مشترک ہونا)۔ (کافی از عالمگیری ج٦ ص ١٩١)

مسئلہ ١٨: کسی نے وارث کے لئے وصیّت کی دوسرے وارث نے اس کی اجازت دیدی اگر یہ اجازت دینے والا وارث بالغ مریض ہے تو اگر یہ اپنے مرض سے صحت یاب ہوگیا تو اس کی اجازت صحیح ہوگئی اور اگر اس بیماری میں فوت ہوگیا تو اس کی یہ اجازت بمنزلہ ابتدائے وصیّت کے قرار پائے گی یہاں تک کہ اگر موصی لہ اس متوفی اجازت دینے والے کا وارث ہے تو یہ وصیّت جائز نہ ہوگی مگر یہ کہ متوفی کے دوسرے ورثاء اس کی اجازت دیدیں اور اگر اس صورت میں موصی لہ وارث نہیں بلکہ اجنبی تھا تو یہ وصیّت صحیح ہوگی مگر ثلث مال میں جاری ہوگی (محیط از عالمگیری ج٦ ص ١٩١ مطبوعہ پاکستان)

مسئلہ ١٩: جس وصیّت کا جواز و نفاذ ورثہ کی اجازت پر ہے اُن میں اگر بعض ورثاء نے اجازت دے دی اور بعض نے اجازت نہ دی یعنی بعض نے رد کردی تو اجازت دینے والے ورثہ کے حصہ میں نافذ ہوگی اور دوسرے کے حق میں باطل (کافی از عالمگیری ج٦ ص ١٩١)

مسئلہ ٢٠: ہر وہ مقام جہاں ورثہ کی اجازت کی حاجت ہے اس اجازت میں شرط یہ ہے کہ مجیز اہل اجازت سے ہو مثلاً بالغ اور عاقل اور صحیح یعنی غیر مریض ہو (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج٦ ص ١٩١)

مسئلہ ٢١: موصی کی وصیّت اپنے قاتل کے لئے جائز نہیں خواہ موصی کا قتل اس نے عمداً کیا ہو یا خطاء، خواہ موصی نے اپنے قاتل کے لئے وصیّت زخمی ہونے سے قبل کی ہو یا بعد میں لیکن اگر وارثوں نے اس وصیّت کو جائز کر دیا تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ تعالےٰ کے نزدیک جائز ہے (مبسوط از عالمگیری ج٦ ص ١٩١ وقدوری)

مسئلہ ٢٢: ان صورتوں میں قاتل کے لئے وصیّت جائز ہے جب کہ قاتل نابالغ بچہ یا پاگل ہو اگرچہ ورثاء اس کو جائز نہ کریں یا یہ کہ قاتل کے علاوہ موصی کا کوئی وارث نہ ہو یہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہے۔ (عالمگیری ج٦ ص ١٩١)

مسئلہ ٢٣: کسی عورت نے مرد کو کسی دھار دار لوہے کی چیز سے یا بغیر دھار چیز سے مارا پھر اسی مرد نے اس قاتلہ کے لئے وصیّت کی پھر اس سے نکاح کرلیا تو اس عورت کو اس مرد کی میراث نہ ملے گی نہ وصیّت، اس کو صرف اس کا مہر مثل ملے گا،

مہر مثل مہر معین سے جس قدر زیادہ ہوگا وہ صیت شمار ہوکر باطل قرار پائے گا (عالمگیری ج۶ ص۹۱)

مسئلہ۲۴: عمداً قتل میں معاف کردینا جائز ہے اور خطاءً قتل ہوا اور معاف کردیا تو یہ وصیّت شمار ہوگالہذا ثُلث مال میں نافذ ہوگا۔ (عالمگیری ج۶ ص۹۱)

مسئلہ۲۵: موصی نے کسی شخص کے لئے وصیّت کی پھر موصی لہ کے خلاف دلیل قائم ہوگئی کہ وہ موصی کا قاتل ہے اور بعض ورثاء نے اس کی تصدیق کی اور بعض نے تکذیب تو موصی لہ مقتول کی دیت ادا کرنے میں تکذیب کرنے والے ورثاء کو موصی لہ بقدر ان کے حصہ کے دیت ادا کرے گا اور ان کے حصہ میں اُس کے لئے وصیّت کرنے والے ورثاء کو موصی لہ بقدر ان کے حصہ کے دیت ادا کرے گا اور ان کے حصہ میں اس کے لئے وصیت باطل ہوگی۔ (عالمگیری ج۶ ص۹۱)

مسئلہ۲۶: وصیّت جائز ہے اپنے وارث کے بیٹے کے لئے اور جائز ہے وصیّت قاتل کے باپ دادا کے لئے اور قاتل کے بیٹے پوتے کے لئے۔ (فتاویٰ قاضی خان از عالمگیری ج۶ ص۹۱)

مسئلہ۲۷: اگر یہ وصیّت کی کہ فلاں کے گھوڑے پر ہر ماہ دس روپے خرچ کئے جائیں تو وصیّت صاحب فرس (یعنی گھوڑے کے مالک) کے لئے ہے لہذا اگر مالک نے گھوڑا بیچ دیا تو وصیّت باطل ہوجائے گی۔ (ظہیریہ از عالمگیری ج۶ ص۹۱)

مسئلہ۲۸: مسلم کی وصیّت ذمی کے لئے اور ذمی کی وصیّت مسلمان کے لئے جائز ہے (کافی از عالمگیری ج۶ ص۹۱)

مسئلہ۲۹: ذمی کی وصیّت کافر حربی غیر مستامن کے لئے (جو دارالسلام میں امان لئے نہ ہو) صحیح نہیں۔ (بدائع از عالمگیری ج۴ ص۹۲)

مسئلہ۳۰: کافر حربی دارالحرب میں ہے اور مسلمان دارالاسلام میں ہے اس مسلمان نے اس کافر حربی کے لئے وصیّت کی تو یہ وصیّت جائز نہیں اگرچہ ورثہ اس کی اجازت دیں اور اگر حربی موصی لہ دارالاسلام میں امان لے کر داخل ہوا اور اپنی وصیّت حاصل کرنے کا قصد وارادہ کیا تو اسے مال وصیّت سے کچھ لینے کا اختیار نہیں خواہ ورثاء اس کی اجازت دیں اور اگر موصی بھی دارالحرب میں ہو تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے (محیط از عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۳۱: کافر حربی دارالاسلام میں امان لے کر آیا مسلمان نے اس کے لئے وصیّت کی تو یہ وصیّت ثُلث مال میں جائز ہوگی خواہ ورثاء اس کی اجازت دیں یا نہ دیں لیکن ثُلث مال سے زائد میں ورثاء کی اجازت کی ضرورت ہے، کافر حربی مستامن کے لئے یہ حکم ہبہ کرنے اور صدقہ نافلہ دینے کا ہے (تاتارخانیہ از عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۳۲: مسلمان کی وصیّت مرتد کے لئے جائز نہیں (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۳۳: کسی شخص نے وصیّت کی لیکن اس پر اتنا قرض ہے کہ اس کے پورے مال کو محیط ہے تو یہ وصیّت جائز نہیں مگر یہ کہ قرض خواہ اپنا قرض معاف کردیں (ہدایہ از عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۳۴: وصیّت کرنا اس کا صحیح ہے جو اپنا مال بطور احسان وحسن سلوک کسی کو دے سکتا ہو لہٰذا پاگل، دیوانے اور مکاتب و ماذون کا وصیت کرنا صحیح نہیں اور یونہی اگر مجنون نے وصیّت کی پھر صحت پاکر مرگیا یہ وصیّت بھی صحیح نہیں کیوں کہ بوقت وصیّت وہ اہل نہیں تھا (ہدایہ والاختیار شرح المختار از عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۳۵: بچہ کی وصیّت خواہ وہ قریب البلوغ ہو جائز نہیں (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۳۶: وصیّت مذاق میں، جبر واکراہ کی حالت میں اور خطاء منہ سے نکل جانے سے صحیح نہیں (بدائع از عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۳۷: آزاد عاقل خواہ مرد ہو یا عورت اس کی وصیّت جائز ہے اور وہ مسافر جو اپنے مال سے دور ہے اس کی وصیّت جائز ہے (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۳۸: پیٹ کے بچہ کی اور پیٹ کے بچے کے لئے وصیّت جائز ہے بشرطیکہ وہ بچہ وقت وصیّت سے چھ ماہ سے پہلے پہلے پیدا ہو جائے (عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۳۹: اگر کسی شخص نے یہ وصیّت کی کہ "میری یہ لونڈی فلاں کے لئے ہے مگر اس کے پیٹ کا بچہ نہیں" تو یہ وصیّت اور استثناء دونوں جائز ہیں (کافی از عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۴۰: موصی نے اپنی بیوی کے پیٹ میں بچہ کے لئے وصیّت کی پھر وہ بچہ موصی کے انتقال اور اسکی وصیّت کے ایک ماہ بعد مرا ہوا پیدا ہوا تو اس کے لئے وصیّت صحیح نہیں اور اگر زندہ پیدا ہوا پھر مرگیا تو وصیّت جائز ہے موصی کے تہائی مال میں نافذ ہوگی اور اس بچہ کے وارثوں میں تقسیم ہوگی، اور اگر موصی کی بیوی کے دو جڑواں بچے ہوئے یعنی ایک ہی حمل میں اور ان میں سے ایک زندہ اور ایک مردہ ہے تو وصیّت زندہ کے حق میں نافذ ہوگی اور اگر دونوں زندہ پیدا ہوئے پھر ایک انتقال کرگیا تو وصیّت ان دونوں کے درمیان نصف نصف نافذ ہوگی اور جس بچہ کا انتقال ہوگیا اس کا حصہ اس کے وارثوں کی میراث ہوگا (عالمگیری ج۶ ص۹۲)

مسئلہ۴۱: موصی نے یہ وصیّت کی کہ اگر فلاں عورت کے پیٹ میں لڑکی ہے تو اس کے لئے ایک ہزار روپے کی وصیّت ہے اور اگر لڑکا ہے تو اس کے لئے دو ہزار روپے کی وصیّت ہے پھر اس عورت نے چھ ماہ سے ایک یوم قبل لڑکی کو جنم دیا اور اس کے دو دن یا تین دن بعد لڑکا جنا تو دونوں کے لئے وصیّت نافذ ہوگی اور موصی کے تہائی مال سے دی جائے گی (عالمگیری ج۶ ص۹۲)

وصیّت سے رجوع کرنے کا بیان

مسئلہ ا: وصیّت کرنے والے کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی وصیّت سے رجوع کرلے، یہ رجوع کبھی صریحاً ہوتا ہے اور کبھی دلالۃً۔صریحاً کی صورت یہ ہے کہ صاف لفظوں میں کہے کہ میں نے وصیت سے رجوع کرلیا یا اسی قسم کے اور کوئی صریح لفظ بولے۔اور دلالۃً رجوع کرنے کی صورت یہ ہے کہ کوئی ایسا عمل کرے جو رجوع کر لینے پر دلالت کرے، اس کے لئے اصل کلی یہ ہے کہ ہر ایسا فعل جسے ملکِ غیر میں عمل میں لانے سے مالک کا حق منقطع ہوجائے، اگر موصی ایسا کام کرے تو یہ اس کا اپنی وصیّت سے رجوع کرنا ہوگا۔اسی طرح ہر وہ فعل جس سے موصی بہ میں زیادتی اور اضافہ ہوجائے اور اس زیادتی کے بغیر موصی بہ کو موصی لہ کے حوالے نہ کیا جاسکے تو یہ فعل بھی رجوع کرنا ہے، اسی طرح ہر وہ تصرف جو موصی بہ کو موصی کی ملکیت سے خارج کردے یہ بھی رجوع کرنا ہے(عالمگیری ج ٦ ص ٩٢)ان اصولوں سے مندرجہ ذیل مسائل نکلتے ہیں:

مسئلہ ۲: موصی نے کسی کپڑے کی وصیّت کی پھر اس کپڑے کو کاٹا اور سی لیا یا روئی کی وصیّت کی پھر اسے سوت بنالیا یا سوت کی وصیّت کی پھر اسے بُن لیا یا لوہے کی وصیّت کی پھر اُسے برتن بنالیا تو یہ سب صورتیں وصیّت سے رجوع کر لینے کی ہیں(عالمگیری ج٦ص ٩٩٣)

مسئلہ ۳: چاندے کے ٹکڑے کی وصیّت کی پھر اس کی انگوٹھی بنالی یا سونے کے ٹکڑے کی وصیت کی پھر اس کا کوئی زیور بنالیا یہ رجوع صحیح نہیں ہے(محیط از عالمگیری ج٦ص ٩٣)

مسئلہ ۴: اگر موصی نے موصی بہ کو فروخت کردیا پھر اس کو خرید لیا اس نے موصی بہ کو ہبہ کردیا پھر اس سے رجوع کرلیا تو وصیّت باطل ہوجائے گی(عالمگیری ج٦ص ٩٢)

مسئلہ ۵: جس بکری کی وصیّت کردی تھی اُسے ذبح کرلیا یہ بھی وصیّت سے رجوع کرلینا ہے لیکن جس کپڑے کی وصیّت کی تھی اسے دھویا تو یہ رجوع نہیں(عالمگیری ج٦ص ٩٣)

مسئلہ ٦: پہلے وصیت کردی پھر اسے سے منکر ہوگیا تو اس کا یہ انکار اگر موصی لہ کی عدم موجودگی میں ہو تو یہ رجوع نہیں لیکن اگر موصی لہ کی موجودگی میں انکار کیا تو یہ وصیّت سے رجوع ہے(مبسوط از عالمگیری ج٦ص ٩٣)

مسئلہ ۷: موصی نے کہا کہ میں نے فلاں کے لئے جو بھی وصیّت کی وہ حرام ہے یا ربٰو (سود) ہے تو یہ رجوع نہیں لیکن اگر یہ کہا کہ وہ باطل ہے تو یہ رجوع ہے(کافی از عالمگیری ج٦ص ٩٣)

مسئلہ ۸: لوہے کی وصیّت کی پھر اس کی تلوار یا زرہ بنالی تو یہ رجوع ہے(عالمگیری ج٦ص ٩٣)

مسئلہ۹: گیہوں کی وصیت کی پھر اس کاآٹاپسوالیا یا آٹے کی وصیّت کی پھر اس کی روٹی پکالی تو یہ وصیّت سے رجوع کر لینا ہے(عالمگیری ج۶ص۹۳)

مسئلہ۱۰: گھر کی وصیّت کی پھر اس میں گچ کرایا یااس کوگرادیا تو یہ رجوع نہیں اگر اس کی بہت زیادہ لہسائی کرائی تو یہ رجوع ہے(قاضی خاں از عالمگیری ج۶ص۹۳)

مسئلہ۱۱: زمین کی وصیّت کی پھر اس میں انگور کا باغ لگایا یا دیگر پیڑ لگا دیئے تو یہ رجوع ہے اور اگر زمین کی وصیّت کی پھر اس میں سبزی اگائی تو یہ رجوع نہیں۔(فتاویٰ قاضی خان از عالمگیری ج۶ص۹۳)

مسئلہ۱۲: انگور کی وصیّت کی پھر وہ منقّی ہوگیا یا چاندی کی وصیّت کی پھر وہ انگھوٹی تبدیل ہوگئی یا انڈے کی وصیّت کی پھر اس سے بچہ نکل آیا، گیہوں کی بال کی وصیت کی پھر وہ گیہوں ہوگیا اگر یہ تبدیلیاں موصی کی موت سے پہلے وقوع میں آئیں تو وصیّت باطل ہوگئی اور اگر موصی کے انتقال کے بعد یہ تبدیلیاں ہوئیں تو وصیّت نافذ ہوگی(عالمگیری ج۶ص۹۴ مطبوعہ پاکستان)

مسئلہ۱۳: ایک شخص نے دوسرے کے مال میں ایک ہزار روپے کی وصیّت کسی کے لئے کردی یااس کے کپڑے کی وصیّت کردی اوراس دوسرے شخص یعنی مالک نے وصیّت کرنے والے کی موت سے پہلے یا موت کے بعد اسے جائز کردیا تو اس مالک کے لئے اس وصیّت سے رجوع کر لینا جائز ہے جب تک موصی لہ کے سپرد نہ کردے لیکن اگر موصی لہ نے قبضہ لے لیا تو وصیّت نافذ ہوجائے گی کیونکہ مالِ غیر کی وصیّت ایسی ہے جیسے مالِ غیر کو ہبہ کرنا لہٰذا بغیر تسلیم اور قبضہ کے صحیح نہیں(مبسوط از عالمگیری ج۶ص۹۴)

وصیّت کے الفاظ کا بیان

" کن الفاظ سے وصیّت ثابت ہوتی ہے اور کن الفاظ سے نہیں نیز کونسی وصیّت جائز ہے اور کونسی نہیں "

مسئلہ۱: کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد میرا وکیل ہے تو وہ اس کا وصی ہوگا اور اگر یہ کہا کہ تو میری زندگی میں میرا وصی ہے تو اس کا وکیل ہوگا(ظہیر یہ از عالمگیری ج۶ص۹۴)

مسئلہ۲: اگر کسی نے دوسرے شخص سے کہا کہ تجھے سو(۱۰۰) روپے اجرت ملے گی اس شرط پر کہ تو میرا وصی بن جائے، تو یہ شرط باطل ہے سو(۱۰۰) روپے اس کے حق میں وصیّت ہیں اور وہ اس کا وصی مانا جائے گا(خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج۶ص۹۴)

مسئلہ۳: ایک شخص نے کہا کہ تم لوگ گواہ رہو کہ میں نے فلاں شخص کے لئے ایک ہزار روپے کی وصیّت کردی اور میں نے وصیّت کی

کہ میرے مال میں فلاں کے ایک ہزار روپے ہیں تو پہلی صورت وصیّت کی ہے اور دوسری صورت اقرار کی ہے(عالمگیری ج٦ص٩٤)

مسئلہ٤: کسی نے وصیّت میں یہ لفظ کہے کہ میرا تہائی مکان فلاں کے لئے ہے میں اس کی اجازت دیتا ہوں، تو یہ وصیّت ہے اور اگر یہ الفاظ کہے کہ میرے مکان میں فلاں شخص کا چھٹا حصہ ہے تو یہ اقرار ہے(عالمگیری ج٦ص٩٤) اسی اصول پر اگر اس نے وصیّت کے موقع پر یوں کہا کہ فلاں کے لئے میرے مال سے ہزار درہم ہیں تو استحساناً وصیّت ہے اور اگر یوں کہا کہ فلاں کے میرا مال میں ہزار درہم ہیں تو یہ اقرار ہے(عالمگیری ج٦ص٩٤)

مسئلہ٥: اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ میرا یہ مکان (گھر) فلاں کے لئے اور اس وقت وصیّت کا کوئی ذکر نہ تھا نہ یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد، تو یہ ہبہ ہے اگر موہوب لہ نے ہبہ کرنے والے کی زندگی ہی میں قبضہ لے لیا تو صحیح ہوگیا اور اگر قبضہ نہ لیا تھا کہ ہبہ کرنے والے کی موت واقع ہوگئی تو ہبہ باطل ہوگیا(عالمگیری ج٦ص٩٤)

مسئلہ٦: وصیّت کرنے والے نے کہا کہ میں نے وصیت کی کہ فلاں شخص کو میرے مرنے کے بعد میرا تہائی مکان ہبہ کر دیا جائے تو یہ وصیت ہے اور اس میں موصی کی زندگی میں قبضہ لینا شرط نہیں ہے(عالمگیری ج٦ص٩٤)

مسئلہ٧: مریض نے کسی شخص سے کہا کہ میرے ذمہ کا قرض ادا کردے تو یہ شخص اس کا وصی بن گیا۔(خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج٦ص٩٤)

مسئلہ٨: کسی شخص نے حالت مرض یا حالت صحت میں کہا کہ اگر میرا حادثہ ہوجائے تو فلاں کے لئے اتنا ہے تو یہ وصیّت ہے، اور حادثہ کا مطلب موت ہے، اسی طرح اگر اس نے یہ کہا کہ فلاں کے لئے میرے ثلث مال سے ہزار درہم ہیں تو یہ وصیّت شمار ہوگی۔(عالمگیری ج٦ص٩٤)

مسئلہ٩: کسی شخص نے یہ وصیّت کی کہ میرے والد کی وصیّت سے جو تحریر شدہ وصیّت ہے اور میں نے اسے نافذ نہ کیا ہو تو تم اسے نافذ کر دینا یا اس نے بحالت مرض اپنے نفس پر اس کا اقرار کیا(یعنی یہ اقرار کیا کہ میرے والد کی وصیّت کا نفاذ میرے ذمہ باقی ہے) تو وصیّت ہے اگر ورثہ اس کی تصدیق کر دیں اور اگر ورثہ نے اس کی تکذیب کی تو یہ موصی کے ثلث مال میں نافذ ہوگی(ظہیریہ از عالمگیری ج٦ص٩٤)

مسئلہ١٠: مریض نے صرف اتنا کہا کہ میرے مال سے ایک ہزار نکال لو یا یہ کہا "ایک ہزار درہم نکال لو" اور اس کے علاوہ کچھ نہ کہا پھر وہ مر گیا تو اگر یہ الفاظ وصیّت میں کہے تو وصیّت صحیح ہوگئی، اتنا مال فقراء پر صرف کیا جائے گا۔ اسی طرح کسی مریض سے کہا گیا کہ کچھ مال کی وصیّت کردو اس نے کہا "میرا تہائی مال"، اس سے زیادہ نہ کہا، تو اگر یہ سوال کے فوراً بعد کہا تو اس کا تہائی مال فقراء پر صرف کیا جائے گا(عالمگیری ج٦ص٩٥)

مسئلہ۱۱: ایک شخص نے وصیّت کی کہ لوگوں کوایک ہزار درہم دیئے جائیں تو یہ وصیّت باطل ہے اگراس نے یہ کہا ایک ہزار درہم صدقہ کردو تو یہ جائز ہے فقراء پرخرچ کئے جائیں (عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۱۲: ایک شخص نے یہ کہا کہ اگر میں اپنے اس سفر میں مرجاؤں تو فلاں شخص کے مجھ پر ہزار درہم قرض ہیں تو یہ وصیّت شمار ہوگی اوراس کے تہائی مال میں نافذ ہوگی (محیط السرخسی از عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۱۳: کسی شخص نے وصیّت کی کہ میرا جنازہ فلاں بستی یا شہر میں لے جایا جائے اور وہاں دفن کیا جاوے اور وہاں میرے تہائی مال سے ایک رباط (سرائے) تعمیر کیا جائے تو یہ رباط تعمیر کرنے کی وصیّت جائز ہے اور جنازہ وہاں لے جانے کی وصیّت باطل اوراگر وصی بغیر ورثہ کی اجازت ورضامندی کے اُس کا جنازہ وہاں لے گیا تو اس کے اخراجات کا ضامن خود ہوگا (عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۱۴: اگرکسی شخص نے اپنی قبرکو پختہ خوبصورت بنانے کی وصیّت کی تو یہ وصیّت باطل ہے (عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۱۵: کوئی شخص یہ وصیّت کرے کہ میرے مرنے کے بعد کھانا تیار کیا جائے اور تعزیت کرنے کے لئے آنے والوں کو کھلایا جائے تو وصیّت ثلث مال سے نافذ ہوگی یہ کھانا ان لوگوں کے لئے ہوگا جو میت کے مکان پر طویل قیام رکھتے ہیں یا وہ دور دراز علاقے سے آئے ہوں اوراس میں غریب امیر سب برابر ہیں سب کو یہ کھانا جائز ہے لیکن جو لمبی مسافت طے کرکے نہیں آیا یا اس کا قیام طویل نہیں ہے ان کے لئے یہ کھانا جائز نہیں، اگروصی نے کھانا زیادہ تیار کرادیا کہ یہ لوگ کھا چکے اور کھانا بہت زیادہ بچ رہا تو وصی اس زیادہ خرچ کا ضامن ہوگا ور کھانا بہت تھوڑا بچا تو وصی ضامن نہ ہوگا (عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۱۶: ایک شخص نے وصیّت کی کہ میرے مرنے کے بعد لوگوں کے لئے تین دن کھانا پکوایا جائے تو یہ وصیّت باطل ہے (عالمگیری ج۶ص۹۵، جدالمختار حاشیہ ردالمحتار مخطوطہ)

فائدہ: اہل مصیبت یعنی جس کے گھر میں موت ہوئی ان کو کھانا پکا کر دینا اور کھلانا پہلے دن میں جائز ہے کیونکہ وہ میت کی تجہیز وتکفین میں مشغولیت اور شدتِ غم کی وجہ سے کھانا نہیں پکا سکتے ہیں لیکن موت کے بعد تیسرے دن غیر مستحب مکروہ ہے (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ۶ ص۹۵، کشف الغطاء وتاتارخانیہ از فتاویٰ رضویہ) اوراگر تعزیت کے لئے عورتیں جمع ہوں کہ نوحہ کریں تو انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پرمدد دینا ہے (فتاویٰ قاضی خاں)

مسئلہ۱۷: کسی شخص نے یہ وصیّت کی کہ اسے ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم کی قیمت کا کفن دیا جائے تو یہ وصیّت نافذ نہ ہوگی اسے اوسط درجہ کا کفن دیا جائے گا جس میں نہ فضول خرچی ہو اور نہ بخل اور نہ تنگی (واقعات الناطفی از عالمگیری ج ۶

ص۹۵)اسی میں دوسری جگہ بیان کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کو کفن مثل دیا جائے گا اور کفن مثل یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں جمعہ وعیدین اور شادیوں میں شرکت کے لئے جس قسم کا اور جس قیمت کا کپڑا پہنتا تھا اسی قیمت اور اسی قسم کے کپڑے کا کفن اسے دیا جائے گا (تاتارخانیہ از عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۱۸: عورت نے اپنے شوہر کو وصیّت کی کہ اس کا کفن وہ اس کے مہر میں سے دے جو شوہر پر واجب ہے تو عورت کا اپنے کفن کے بارے میں کچھ کہنا یا منع کرنا باطل ہے (محیط السرخسی از عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۱۹: اپنے گھر میں دفن کرنے کی وصیّت کی تو یہ وصیّت باطل ہے لیکن اگر اس نے یہ وصیّت کی کہ میرا گھر مسلمانوں کے لئے قبرستان بنادیا جائے تو پھر اس گھر میں اس کا دفن کرنا جائز وصحیح ہے (عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۲۰: یہ وصیّت کی کہ مجھے اپنے کمرے میں دفن کیا جائے تو یہ وصیّت صحیح نہیں، اسے مقابر مسلمین میں دفن کیا جائے گا (الفتاویٰ الخلاصہ از عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۲۱: یہ وصیّت کی کہ میرے جنازے کی نماز فلا ں شخص پڑھائے تو یہ وصیّت باطل ہے(العیون والفتاویٰ الخلاصہ از عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۲۲: کسی نے وصیّت کی کہ میرا ثلث مال مسلمان میتوں کے کفن یا ان کی گورکنی میں یا مسلمانوں کو پانی پلانے میں خرچ کیا جائے ،تو یہ وصیّت باطل ہے اور اگر وصیّت کی کہ میرا ثلث مال فقرائے مسلمین کے کفن میں خرچ کیا جائے یا ان کی قبریں کھودوانے میں خرچ کیا جائے تو یہ جائز ہے وصیّت صحیح ہے (عالمگیری۶ص۹۵)

مسئلہ۲۳: موصی نے وصیّت کی کہ میرا گھر قبرستان بنادیا جائے پھر اس کے کسی وارث کا انتقال ہوا تو اس میں اس وارث کو دفن کرنا جائز ہے (عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۲۴: کسی شخص نے وصیّت کی کہ میرا گھر لوگوں کو ٹھہرانے کے لئے سرائے بنادیا جائے تو یہ وصیّت صحیح نہیں (فتاویٰ الفضلی از عالمگیری ج ۶ ص۹۵) بخلاف اس کے کہ اگر یہ وصیّت کی کہ میرا گھر سقایہ بنادیا جائے تو وصیّت صحیح ہے (تاتارخانیہ از عالمگیری ج۶ص۹۵)

مسئلہ۲۵: مرنے والے نے وصیّت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے اسی ٹاٹ یا کمبل میں دفن کیا جائے یا میرے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگادی جائے یا میرے پاؤں میں بیڑی ڈال دی جائے تو یہ وصیّت خلاف شرع اور باطل ہے (عالمگیری ج ۶ ص۹۶) اور اسے کفن مثل دیا جائے گا اور اسے عام مسلمانوں کی طرح دفن کیا جائے گا۔

مسئلہ۲۶: اپنی قبر کو مٹی گارے سے لیپنے کی وصیّت کی یا اپنی قبر پر قبہ تعمیر کرنے کی وصیّت کی تو یہ وصیّت باطل ہے لیکن اگر قبر

ایسی جگہ ہے جس کو درندوں اور جانوروں کے خوف سے لیپنے کی ضرورت ہے تو وصیّت نافذ ہوگی (عالمگیری ج ٦ص ٩٦)

مسئلہ ۲۷: اپنے مرض الموت میں کسی نے اپنی لڑکی کو پچاس روپے دیئے اور کہا کہ اگر میری موت ہوجائے تو میری قبر پر تعمیر کرانا اور اسی کے قریب رہنا اور اس میں سے تیرے لئے پانچ روپے ہیں باقی روپے سے گیہوں خرید کر کے صدقہ کر دینا تو اس لڑکی کو یہ پانچ روپے لینا جائز نہیں اور اگر قبر کو مضبوطی کے لئے بنانے کی ضرورت ہے نہ کہ زینت و آرائش کے لئے تو بقدر ضرورت اسے تعمیر کرایا جائے گا اور باقی فقراء پر صدقہ کردیا جائے گا (عالمگیری ج ٦ص ٩٦)

مسئلہ ۲۸: یہ وصیّت کی کہ میرے مال سے کسی آدمی کو اتنا مال دیا جائے کہ وہ میری قبر پر قرآن پاک کی تلاوت کرے تو یہ وصیّت باطل ہے (عالمگیری ج ٦ص ٩٦)

مسئلہ ۲۹: کسی نے وصیّت کی کہ اس کی کتابیں دفن کردی جائیں تو ان کتابوں کو دفن کرنا جائز نہیں مگر یہ کہ ان کتابوں میں ایسی چیزیں ہوں جو کسی کی سمجھ میں نہ آتی ہوں یا ان کتابوں میں ایسا مواد ہو جس سے فساد پیدا ہوتا ہو (محیط فساد معاشرہ کا ہو یا عقیدہ و مذہب کا (عالمگیری ج ٦ص ٩٦)

مسئلہ ۳۰: بیت المقدس کے لئے اپنے ثلث مال کی وصیّت کی تو جائز ہے اور یہ مال بیت المقدس کی عمارت اور چراغ بتی و روشنی وغیرہ پر خرچ ہوگا (عالمگیری ج ٦ ص ٩٦) فقہاء نے اس مسئلہ سے وقف مسجد کی آمدنی سے مسجد کے اندر روشنی کرنے کے جواز کا قول کیا ہے (عالمگیری ج ٦ص ٩٦)

مسئلہ ۳۱: موصی نے اپنے مال سے جہاد فی سبیل اللہ کرنے کی وصیّت کی تو وصی کو جہاد کرنے والے شخص کو اس کے کھانے پینے آنے جانے اور مورچہ پر رہنے کا خرچہ موصی کے مال سے دینا ہوگا، لیکن مجاہد کے گھر کا خرچ اس میں نہیں، اگر مجاہد پر خرچ کرنے سے کچھ مال بچ گیا تو وہ موصی کے ورثہ کو واپس کردیا جائے گا اور مناسب یہ ہے کہ موصی کی طرف سے جہاد کے لئے موصی کے گھر سے روانہ ہو جیسے کہ حج کی وصیّت میں موصی کے گھر سے روانہ ہونا ہے (عالمگیری ج ٦ ص ٩٦)

مسئلہ ۳۲: مسلمان کی وصیّت عیسائی فقراء کے لئے جائز ہے لیکن ان کے لئے گرجا تعمیر کرنے کی وصیّت جائز نہیں کیوں کہ یہ گناہ ہے اور جو شخص اس گناہ میں اعانت کریگا گناہگار ہوگا (عالمگیری ج ٦ص ٩٦)

مسئلہ ۳۳: یہ وصیّت کی کہ میرا ثلث مال مسجد پر خرچ کیا جائے تو یہ جائز ہے اور یہ مال مسجد کی تعمیر اور اس کے چراغ وبتی وغیرہ پر خرچ ہوگا (عالمگیری ج ٦ص ٩٦)

مسئلہ۳۴: ایک شخص نے اپنی اس زمین کی وصیت کی جس میں کھیتی کھڑی ہے لیکن کھیتی کی وصیّت نہیں کہ تو یہ جائز ہے اور یہ کھیتی کٹنے کے وقت تک اس میں باقی رہے گی اور اس کا معاوضہ دیا جائے گا (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج٦ ص٩٦)

مسئلہ۳۵: کسی نے وصیّت کی کہ میرا گھوڑا میری طرف سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے میں استعمال کیا جائے تو یہ وصیّت جائز ہے اور اسے غزوہ میں استعمال کیا جائے گا، استعمال کرنے والا امیر ہو یا غریب اور جب غازی غزوہ سے واپس آئے تو گھوڑا ورثہ کو واپس کردے اور ورثہ اس گھوڑے کو ہمیشہ غزوہ کے لئے دیتے رہیں گے (محیط از عالمگیری ج٦ ص٩٦)

مسئلہ۳٦: اگر کسی نے یہ وصیّت کی کہ میرا گھوڑا اور میرے ہتھیار فی سبیل اللہ ہیں تو اس کا مطلب کسی کو مالک بنا دینا ہے لہذا کوئی غریب وفقیر آدمی ان کا مالک بنا دیا جائے گا (عالمگیری ج٦ ص٩٦)

مسئلہ۳۷: کسی شخص نے یہ وصیّت کی کہ اس کی آراضی مساکین کے لئے قبرستان کردی جائے یا یہ وصیّت کی کہ اسے آنے جانے والوں کے لئے سرائے بنادیا جائے تو یہ وصیّت باطل ہے (عالمگیری ج٦ ص٩٧)

مسئلہ۳۸: مصحف کی وصیّت کی کہ وہ مسجد میں وقف کردیا جائے تو یہ وصیّت جائز ہے (عالمگیری ج٦ ص٩٧)

مسئلہ۳۹: یہ وصیّت کی کہ اس کی زمین مسجد بنادی جائے تو یہ بلا اختلاف جائز ہے (عالمگیری ج٦ ص٩٧)

مسئلہ۴۰: وصیّت کرنے والے نے کہا کہ میرا تہائی مال اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تو یہ وصیّت جائز ہے اور یہ مال نیکی و بھلائی کے راستے میں خرچ ہوگا اور فقراء پر صرف کیا جائے گا (عالمگیری ج٦ ص٩٧)

مسئلہ۴۱: وصیّت کرنے والے نے کہا میرا تہائی مال فی سبیل اللہ (راہ خدا میں) ہے یہاں فی سبیل اللہ کا مطلب غزوہ ہے (عالمگیری ج٦ ص٩٧)

مسئلہ۴۲: اگر یہ کہا کہ میرا تہائی مال نیک کاموں کے لئے ہے تو اسے تعمیر مسجد اور اسکی چراغ وبتی میں خرچ کرنا جائز ہے لیکن مسجد کی آرائش وزیبائش میں خرچ کرنا جائز نہیں (عالمگیری ج٦ ص٩٧)

مسئلہ۴۳: اگر کسی نے اپنے تہائی مال کی وجہ خیر میں خرچ کرنے کی وصیّت کی تو اُسے پل بنانے، مسجد بنانے اور طالبانِ علم پر خرچ کیا جائے گا (تاتارخانیہ از عالمگیری ج٦ ص٩٧)

مسئلہ۴۴: کسی نے وصیّت کی کہ میرا تہائی مال گاؤں کے مصالح میں خرچ کیا جائے تو یہ وصیّت باطل ہے (عالمگیری ج٦ ص٩٧)

ثلث مال کی وصیّت کا بیان

"وصیت ثلث مال کی یا زیادہ یا کم کی، ورثہ نے اس کی اجازت دی یا نہ دی یا بعض نے اجازت دی، بعض نے نہ دی، بٹی یا بیٹے کے حصہ کے برابر کی وصیّت وغیرہ "۔

مسئلہ ۱: مرنے والے نے کسی آدمی کے حق میں اپنے چوتھائی مال کی وصیّت کی اور ایک دوسرے آدمی کے حق میں اپنے نصف مال کی، اگر ورثہ نے اس وصیّت کو جائز رکھا تو نصف مال اس کو ملے گا جس کے حق میں نصف مال کی وصیّت ہے اور چوتھائی مال اسے دیا جائے گا جس کے لئے چوتھائی مال کی وصیت کی اور باقی مال وارثوں کے درمیان مقررہ حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اور اگر وارثوں نے اس کی وصیّت کو جائز نہ رکھا تو اس صورت میں مرنے والے موصی کی وصیّت اس کے ثلث مال میں صحیح ہوگی اور اس کا ثلث مال سات حصوں میں منقسم ہوکر چار حصے نصف مال کی وصیّت والے کو اور تین حصے چوتھائی مال کی وصیّت والے کو ملیں گے (خزانۃ المفتیین ،از عالمگیری ج۶ ص ۹۷)

مسئلہ ۲: ایک شخص کے حق میں اپنے ثلث مال (تہائی مال) کی وصیّت کی اور دوسرے کے حق میں اپنے سدس مال کی (چھٹے حصے کی) تو اس صورت میں اس کے ثلث کے تین حصے کئے جائیں گے اس میں سے دو ثلث مال کی وصیّت والے کے لئے اا اور ایک حصہ اسے جس کے حق میں سدس مال کی وصیّت کی (ہدایہ از عالمگیری ج۶ ص ۹۷)

مسئلہ ۳: ایک شخص نے وصیّت کی کہ میرا کل مال فلا ں شخص کو دیدیا جائے اور ایک دوسرے شخص کے لئے وصیت کی کہ اسے میرے مال کا تہائی حصہ دیا جائے تو اگر اس کے وارث نہیں ہیں یا ہیں مگر انھوں نے اس وصیت کو جائز کردیا تو اس کا مال دونوں (موصی لھما) کے درمیان بطریق منازعت تقسیم ہوگا اور اس کی صورت یہ ہے کہ ثلث مال نکال کر بقیہ کل اس کو دیدیا جائے گا جس کے حق میں کل مال کی وصیّت ہے رہا ثلث مال تو وہ دونوں کے مابین نصف نصف تقسیم کردیا جائے گا (عالمگیری ج۶ ص ۹۸)

مسئلہ ۴: موصی نے ایک شخص کے لئے اپنے ثلث مال کی وصیّت کی اور دوسرے شخص کے لئے بھی اپنے ثلث مال کی وصیّت کردی اور ورثہ اس کے لئے راضی نہ ہوئے تو اسکا ثلث مال دونوں کے مابین تقسیم ہوگا (کافی از عالمگیری ج ۶ ص ۹۸)

مسئلہ ۵: کسی نے وصیّت کی کہ میرے مال کا ایک حصہ یا میرا کچھ مال فلاں شخص کو دیدیا جائے تو اسکی تشریح کا حق موصی کو ہے اگر وہ زندہ ہے اور اسکی موت کے بعد اس کی تشریح کا حق ورثہ کو ہے (شرح الطحاوی از عالمگیری ج۶ ص ۹۸)

مسئلہ ۶: کسی نے اپنے مال کے ایک جزو کی وصیت کی تو ورثہ سے کہا جائے گا کہ تم جتنا چاہو موصی لہ کو دیدو (عالمگیری ج ۶ ص ۹۸)

مسئلہ ۷: اپنے مال کے ایک حصہ کی وصیّت پھر اُس کا انتقال ہوگیا اور اس کا کوئی وار ث بھی نہیں ہیں تو موصی لہ کو نصف ملے گا اور نصف بیت المال میں جمع ہوگا (محیط السرخسی از عالمگیری ج۶ ص۹۹)

مسئلہ ۸: ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے وارثوں میں ایک ماں اور ایک بیٹا چھوڑا اور وصیّت کر گیا کہ فلاں کو میرے مال سے بیٹی کا حصّہ ہے (اگر بیٹی ہوتی اور اُسے حصہ ملتا) تو وصیّت جائز ہے اور اس کا مال سترہ حصوں میں منقسم ہو کر موصی لہ کو پانچ (۵) حصہ ملیں گے دو (۲) حصے کو ماں کو اور دس حصے بیٹے کو ملیں گے (عالمگیری ج۶ ص۹۹)

مسئلہ ۹: اگر میت نے اپنے ورثہ میں ایک بیوی اور ایک بیٹا چھوڑا اور دوسرے بیٹے کے برابر حصہ کی وصیّت کسی کے لئے کی (اگر دوسرا بیٹا ہوتا) اور وارثوں نے اس کی وصیّت کو جائز رکھا تو اس کا ترکہ پندرہ حصوں میں منقسم ہوگا، موصی لہ (جس کے حق میں وصیّت کی) کو سات حصے، بیوہ بیوی کو ایک حصہ اور بیٹے کو سات حصے دیئے جائیں گے۔ (عالمگیری ج۶ ص۹۹)

مسئلہ ۱۰: ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے وارثوں میں ایک لڑکی اور ایک بھائی چھوڑا اور کسی شخص کے لئے بقدر حصہ بیٹے کی وصیّت کی (اگر ہوتا) اور وارثوں نے اس وصیّت کو جائز رکھا تو اس صورت میں موصی لہ کو اس کے مال کے دو ثلث (دو تہائی) حصہ ملیں گے اور ایک ثلث بھائی اور بیٹی کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا اور اگر وارثوں نے اس کی وصیّت کو جائز نہ رکھا تو اس صورت میں موصی لہ کو ایک ثلث ملے گا اور دو ثلث بھائی اور بیٹی میں نصف نصف تقسیم ہوں گے (عالمگیری ج۶ ص۱۰۰)

مسئلہ ۱۱: ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے ورثہ میں ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے اور یہ وصیّت کی کہ فلاں کو میرے مال سے بقدر بیٹے کے حصے کے دینا (اگر بیٹا ہوتا) اور وارثوں نے اس کی اجازت دیدی تو اس صورت میں کل مال موصی لہ کو ملے گا اور بھائی اور بہن کو اس کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا اور اگر یہ وصیّت کی کہ فلاں کو بیٹے کے حصے کے مثل دینا تو اس صورت میں موصی لہ کو اس کے مال کا نصف ملے گا اور باقی نصف میں بھائی بہن شریک ہوں گے بھائی کو دو حصے اور بہن کا ایک حصہ (عالمگیری ج۶ ص۱۰۰)

مسئلہ ۱۲: وصیّت کرنے والے نے وصیّت کی کہ میر ے مال سے فلاں کو بقدر بیٹی کے حصے کے دیا جائے اور وارثوں میں اس نے ایک بیٹی، ایک بہن چھوڑی تو اس صورت میں موصی لہ کو اس کا تہائی مال ملے گا ورثاء اجازت دیں یا نہ دیں (عالمگیری ج۶ ص۱۰۰)

مسئلہ ۱۳: ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے اپنے وارثوں میں ایک بیٹا اور باپ چھوڑے اور وصیّت کی کہ فلاں شخص کو میرے بیٹے

کے حصہ کے مثل حصہ دیا جائے تو اگر وارثوں نے اس کی وصیت کو جائز رکھا تو اس کا مال گیارہ حصوں میں تقسیم ہوکر موصہ لہ کو پانچ (۵) حصے باپ کوایک حصہ اور بیٹے کو پانچ حصے ملیں گے اوراگر وارثوں نے اس کی وصیّت کو جائز نہ رکھا تو موصی لہ کواس کے مال کا تہائی حصہ ملے گا اور باقی باپ اور بیٹے کے درمیان حصہ رسدی تقسیم ہوگا باپ کو ایک حصہ، بیٹے کو پانچ ،یعنی کل مال کے نو حصے کئے جائیں گے،تین حصے موصی لہ،کوایک حصہ باپکواور پانچ حصے بیٹے کو دیئے جائیں گے (عالمگیری ج۶ص۱۰۰) مذکورہ بالاصورتوں میں میت کے وارثوں میں سے اگر ایک نے میت کی وصیّت کو جائز نہ کیا اورایک نے جائز کردیا تو جائز کرنے والے وارث کے حصے میں موصی لہ کوحصہ ملے گا اور جائز نہ کرنے والے وار کے حصے میں سے نہیں ملے گا بلکہ اس کا پورا پورا حصہ ملے گا۔تفصیل اس کی یہ ہے کہ اگرایک وارث نے وصیّت کو جائز کیا اور دوسرے وارث نے جائز نہ کیا تو دیکھا جائے گا کہ دونوں وارثوں کے اجازت دینے کی صورت میں مسئلہ کا حساب گیارہ حصوں سے ہوا تھا اوراجازت نہ دینے کی صورت میں مسئلہ کا حساب نو سے ہوا تھا، ان دونوں کے باہم ضرب کیا جائے 9 x۱۱=۹۹ہوئے، اب دونو ں کے وصیّت کو جائز نہ کرنے کی صورت میں ننانوے(۹۹) میں سے ایک ثلث یعنی ۳۳ حصے موصی لہ کوملیں گے اور بقیہ ۶۶ حصوں میں سے ایک سدس (چھٹا حصہ) یعنی گیارہ باپ کوملیں گے اور بقیہ پانچ سدس یعنی ۵۵ حصے بیٹے کوملیں گے کل میزان ۹۹۔اور وارثوں کے اس وصیّت کو جائز کرنے کی صورت میں موصی لہ کو گیارہ میں سے ۵ x۹=۴۵،باپ کوگیارہ میں سے ۱ x۹=۹،اور بیٹے کو بقیہ ۵x۹=۴۵ حصے ملیں گے (کل میزان ۹۹)۔اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ان دونوں حالتوں کے درمیان موصی لہ کو بارہ حصے زیادہ ملے جن میں سے دو حصے باپ کے حق میں اور دس حصے بیٹے کے حق میں سے، کیونکہ اجازت نہ دینے کی صورت میں باپ کو گیارہ حصے ملے اوراجازت دینے کی صورت میں نو،فرق دو حصوں کا ہوا اور بیٹے کواجازت دینے کی صورت میں ۴۵ حصے ملے اوراجازت نہ دینے کی صورت میں ۵۵،فرق دس حصوں کا ہوا۔اس طرح دس اور دوبارہ حصے موصی لہ کوزیادہ ملتے ہیں۔اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ موصی لہ کو باپ کے حق میں سے دو حصے اور بیٹے کے حق میں سے دس حصے ملے لہٰذا اگر باپ نے وصیّت کو جائز رکھا اور بیٹے نے نہیں تو باپ کے حق میں سے دو حصے موصی لہ کو مل جائیں گے اور بیٹے کو اس کا پورا حق ملے گا۔ اس طرح ننانوے میں سے۳۳+۲ =۳۵ حصے موصی لہ کو،نو حصے باپ کواور ۵۵ حصے بیٹے کوملیں گے،کل میزان ہوا۹۹۔اوراگر بیٹے نے وصیّت کو جائز رکھا اور باپ نہیں تو بیٹے کے حق میں سے دس حصے موصی لہ کومل جائیں گے باپ کواس کا پورا حق ملے گا۔یعنی ننانوے میں سے۳۳+۱۰ =۴۳ حصّے موصی لہ کو گیارہ حصے باپ کواور ۴۵ حصے بیٹے کوملیں گے کل میزان ۹۹ ہوا (عالمگیری ج۶ص۱۰۰)

فائدہ: اس سلسلہ میں ضابطہ یہ ہے کہ مسئلہ کی تصحیح ایک بار کی جائے۔اس صورت میں کہ سب وارثوں نے اجازت دیدی اور دوسری بار مسئلہ کی تصحیح کی جائے اس صورت میں کہ کسی وارث نے اجازت نہیں دی پھر دونوں تصحیحوں کو ایک مبلغ سے کر دیا جائے (یعنی دونوں تصحیحوں کو باہم ضرب دیدی جائے) پھر اس صورت میں کہ ایک وارث نے اس وصیّت کو جائز کر دیا اور دوسرے نے جائز نہ کیا یا اس کی اجازت معتبر نہ ہو جیسے بچہ اور پاگل کی اجازت معتبر نہیں،تو جائز کرنے والے وارثوں کے سہام کو مسئلہ اجازت سے لیا جائے اور باقی دوسروں کے سہام کو مسئلہ عدم اجازت سے لیا جائے وہ ہر وارث کا حصہ ہوگا اور جو باقی بچے گا وہ موصی لہ کے لئے ثلث پر زیادہ ہوگا (یعنی موصی لہ کے ثلث میں بڑھا دیا جائے گا)۔(جد الختار حاشیہ رد المحتار از افادات اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان ص ۶۳۹) اس کی مثال یہ ہے کہ موصی نے باپ اور بیٹے کو چھوڑا اور موصی لہ کے لئے بیٹے کے مثل حصہ کی وصیّت کی۔

ورثہ کے اجازت دینے کی صورت میں مسئلہ گیارہ (۱۱) سے ہوگا

اب	ابن	موصی لہ
۱	۵	۳
۱۱	۵۵	۳۳

ورثہ کے اجازت نہ دینے کی صورت میں مسئلہ ۹ (نو) سے ہوگا

اب	ابن	موصی لہ
۱	۵	۵
۹	۴۵	۴۵

ضابطہ کے مطابق دونوں تصحیحوں کا مبلغ واحد کیا ۱۱ x۹=۹۹ مبلغ واحد ہوا

مجیز اگر باپ ہوتو اجازت کی صورت میں باپ کا حصہ ۹ سہام ہے اور اجازت نہ دینے کی صورت میں باقی دوسروں کا حصہ ۸۸ سہام ہے دونوں کو جمع کیا ۹+۸۸ =۹۷،فرق ۹۹ -۹۷ =۲ سہام لہذا موصی لہ کو دو سہام زائد علی الثلث ملیں گے یعنی ۳۳+۲ =۳۵ سہام اور مجیز اگر بیٹا ہوتو اجازت کی صورت میں اس کا حصہ ۴۵ سہام ہے اور اجازت نہ دینے کی صورت میں باقی دوسروں کا حصہ ۴۴ سہام ہے، دونوں کو جمع کیا ۴۵ +۴۴ =۸۹ فرق ۹۹ -۸۹ =۱۰ لہذا موصی لہ کو دس سہام زائد علی الثلث ملیں گے، ۳۳+۱۰ =۴۳ سہام۔

مسئلہ۱۴: مرنے والے نے دو بیٹے چھوڑے اور ایک شخص کے لئے اپنے ثلث مال (تہائی مال) کی وصیّت کی اور ایک دوسرے شخص کے لئے مثل ایک بیٹے کے حصے کی وصیّت کی اور دونوں وارث بیٹوں نے مرنے والے باپ کی دونوں وصیّتوں کا

جائز رکھا تو اس صورت میں جس کے لئے تہائی مال کی وصیّت کی اسے میت کے مال کا تہائی حصہ ملے گا اور بقیہ دو ثلث دونوں بیٹوں اور اس شخص کے درمیان جس کے لئے بیٹے کے مثل حصّہ کی وصیّت کی تہائی تہائی تقسیم ہوگا۔ حساب اس کا اس طرح ہوگا کہ کل مال نو (۹) حصوں میں منقسم ہوگا اس میں سے تین (۳) حصے اسے ملیں گے جس کے لئے ثلث مال (تہائی مال) کی وصیّت ہے باقی رہے چھ (۶) حصے تو دو (۲) دو (۲) حصے دونوں بیٹوں کے درمیان اور دو (۲) حصے اس کے جس کے لئے بیٹے کے حصے کے مثل وصیّت کی ہے۔ (عالمگیری ج۶ ص۱۰۰)۔ اور اگر (۲) دونوں بیٹوں نے باپ کی وصیّت کو جائز نہ کیا تو ایک تہائی مال اُن دونوں موصی لہ کو دیا جائے گا جن کے حق میں وصیّت ہے اور بقیہ دو ثلث (دو تہائی) دونوں بیٹوں کو مل جائے گا۔ (عالمگیری ج ۶ ص۱۰۰)۔ اور اگر دونوں بیٹوں نے ثلث مال کی وصیّت کو جائز نہ رکھا اور اس وصیّت کو جائز جو اس نے دوسرے شخص کے لئے مثل ایک بیٹے کے حصے کے کی تھی تو اس صورت میں صاحب ثلث یعنی ثلث مال کی وصیّت والے کو نصف ثلث یعنی سدس (چھٹا حصہ) ملے گا اور صاحبِ مثل جس شخص کے حق میں مثل حصہ بیٹے کے وصیّت کی اسے بقیہ مال کا ایک ثلث ملے گا۔ اس صورت میں حساب ایسے عدد سے ہوگا جس میں سے اگر سدس (چھٹا حصہ) نکالا جائے تو بقیہ مال ایک ایک تہائی کے حساب سے تقسیم ہو جائے اور ایسا چھوٹے سے چھوٹا عدد اٹھارہ (۱۸) ہے لہٰذا کل مال وصیّت اٹھارہ حصوں میں تقسیم ہوگا، چھٹا حصہ یعنی تین (۳) حصے ثلث مال کی وصیّت والے کو، باقی (۱۵) پندرہ حصوں میں ایک ثلث یعنی پانچ (۵) حصے اس شخص کو جس کے لئے مثل بیٹے کے حصے کی وصیّت کی بقیہ ایک ثلث یعنی پانچ پانچ حصے دونوں بیٹوں کو۔ (عالمگیری ج ۶ ص۱۰۰) اور اگر یہ صورت ہے کہ ایک بیٹے نے صاحب مثل کے حق میں وصیّت کو جائز رکھا اور صاحب ثلث کے حق میں وصیّت کو رد کر دیا اور دوسرے بیٹے نے دونوں وصیّتوں کو رد کر دیا تو مسئلہ اس طرح ہوگا کہ کہ صاحب مثل کو چار حصے اور صاحب ثلث کو تین حصے اور جس بیٹے نے ایک وصیّت کو جائز کیا اس کو پانچ (۵) حصے اور جس بیٹے نے دونوں وصیّتوں کو رد کر دیا اس کو چھ (۶) حصے، کل میزان اٹھارہ (۱۸) حصے، اس طرح صاحب مثل کے حق میں وصیّت جائز رکھنے والے بیٹے کا ایک حصہ صاحب مثل کو ملا اور اُس کا حصہ بجائے تین کے چار ہو گیا اور اس بیٹے کے چھ کے بجائے پانچ حصے رہ گئے (محیط از عالمگیری ج۶ ص۱۰۰)

مسئلہ۱۵: ایک شخص کے پانچ بیٹے ہیں اس نے وصیّت کی کہ فلاں شخص کو میرے ثلث مال میں میرے ایک بیٹے کے حصے کے مثل دینا اور ثلث مال میں سے یہ حصہ نکال کر بقیہ کا ثلث ایک دوسرے شخص کو دیا جائے، تو اس وصیّت کرنے والے کا کل مال اکیاون (۵۱) حصوں میں تقسیم ہو کر ان میں سے آٹھ (۸) حصے اس موصی لہ کو ملیں گے جس کے حق میں بیٹے کے حصہ کے مثل کی وصیّت کی اور تین (۳) حصے دوسرے موصی لہ کو ملیں گے جس کے حق میں ثلث ماتبقی

من الثلث کی وصیّت کی (یعنی جس کے حق میں باقی ماندہ ثلث مال سے ایک ثلث وصیّت کی) (عالمگیری ج٦ص١٠٠)۔اور ہر بیٹے کوآ ٹھ آ ٹھ حصہ ملیں گے(مؤلف)

مسئلہ١٦: ایک شخص کے پانچ بیٹے ہیں اس نے وصیت کی کہ فلاں شخص کو میرے ثلث مال سے میرے ایک بیٹے کے حصے کے مثل دیا جائے اور اس ثلث مال سے یہ حصہ نکال کر جو باقی بچے اس کا ثلث (یعنی تہائی) ایک دوسرے شخص کو دیا جائے تو اس صورت میں اس وصیّت کرنے والے کا مال اکیاون (٥١) حصوں میں تقسیم ہو کر جس کے لئے بیٹے کے حصے کے مثل کی وصیّت کی ہے اسے آ ٹھ (٨) حصے ملیں گے، اور اسکے ثلث مال میں سے یہ آ ٹھ نکال کر جو باقی بچے گا اس کا ایک ثلث یعنی تین حصے اس کو ملیں گے، جس کے لئے ثلث مابقی من الثلث (یعنی اس کے تہائی مال سے آ ٹھ حصے نکال کر جو باقی بچا اس کا تہائی حصہ) کی وصیّت کی تھی اور پانچ بیٹوں میں سے ہر ایک کو آ ٹھ آ ٹھ حصے ملیں گے۔ مسئلہ کی تخریج اس طرح ہوگی کہ پانچ بیٹوں کو بحساب فی کس ایک حصہ = پانچ حصے اور ایک حصہ اس میں صاحب مثل کا بڑھایا (یعنی اس کا جس کے لئے بیٹے کے حصے کے مثل کی وصیّت کی) اس طرح کل چھ حصے ہوئے چھ کو تین میں ضرب دیا جائے ٦x٣=١٨ ہوئے، اٹھارہ (١٨) میں ایک کم کیا جو زیادہ کیا گیا تھا تو سترہ (١٧) رہ گئے یہ سترہ (١٧) اس کے کل مال کا ایک ثلث ہے اس کے دو ثلث چونتیس (٣٤) ہوئے، اس طرح کل حصے اکیاون (٥١) ہوئے، جب یہ معلوم ہو گیا ثلث مال (تہائی مال) سترہ حصے ہیں تو اس میں سے صاحب مثل کا حصہ (یعنی جس کے لئے ایک بیٹے کے حصہ کی مثل کی وصیّت کی) معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اصل حصہ کی طرف دیکھا جائے وہ پانچ بیٹوں کے پانچ اور صاحب مثل کا ایک تھا، اس ایک کو تین سے ضرب کیا تو تین ہوئے پھر تین کو تین سے ضرب کیا تو نو (٩) ہوئے، نو (٩) میں سے ایک جو بڑھایا تھا کم کیا تو آ ٹھ باقی رہے، یہ حصہ ہوا صاحب مثل کا، پھر اس آ ٹھ کو سترہ میں سے گھٹایا تو نو باقی رہے اس کا ایک تہائی یعنی تین حصے دوسرے شخص کے جس کے حق میں ثلث مابقی الثلث کی (بقیہ تہائی مال کے تہائی کی) وصیّت کی تھی، نو میں سے تین نکال کر چھ (٦) بچے، ان چھ (٦) کو دو تہائی مال یعنی چونتیس (٣٤) حصوں میں جمع کیا تو چالیس (٤٠) ہو گئے اور یہ چالیس پانچ بیٹوں میں برابر برابر بحساب فی کس آ ٹھ حصے تقسیم ہوں گے یہ کل ملا کر اکیاون ہوئے یعنی موصی لہ نمبر٢ ایک کو آ ٹھ، موصی لہ نمبر کو تین اور پانچ بیٹوں کو چالیس= کل اکیاون (عالمگیری ج٦ص١٠١)

مسئلہ١٧: کسی شخص نے وصیّت کی کہ "میرے مال کا چھٹا حصہ فلاں شخص کے لئے ہے" پھر اسی مجلس میں یا دوسری مجلس میں کہا کہ اسی کے لئے میرے مال کا تہائی حصہ ہے اور وارثوں نے اسے جائز کر دیا تو اسے تہائی مال ملے گا اور چھٹا حصہ اسی میں داخل ہو جائے گا (ہدایہ ج٤ عالمگیری ج٦ص١٠٤)

مسئلہ۱۸: کسی نے وصیّت کی کہ فلاں شخص کے لئے ایک ہزار روپیہ ہے اور اس کا کچھ مال نقد ہے اور کچھ دوسروں کے ذمہ ادھار ہے، تو اگر یہ ایک ہزار روپیہ اس کے نقد مال سے نکالا جاسکتا ہے تو یہ ایک ہزار روپیہ موصی لہ کو ادا کر دیا جائے گا اور اگر یہ روپیہ اس کے نقد مال سے نہیں نکالا جاسکتا تو نقد مال کا ایک تہائی جس قدر رہتا ہے وہ فی الوقت ادا کر دیا جائے گا اور ادھار میں پڑا ہوا روپیہ جیسے جیسے اور جتنا جتنا وصول ہوتا جائے گا وصول شدہ روپیہ کا ایک تہائی موصی لہ کو دیا جاتا رہے گا تا آنکہ اس کی ایک ہزار کی رقم پوری ہو جائے جو کہ مرنے والے نے اس کے لئے وصیّت کی تھی (ہدایہ ج۴، عالمگیری ج۶ ص۱۰۵)

مسئلہ۱۹: زید نے وصیّت کی کہ اس کا ایک تہائی مال عمرو اور بکر کے لئے ہے اور بکر کا انتقال ہو چکا ہے خواہ اس کا علم موصی یعنی وصیّت کرنے والے کو ہو یا نہ ہو، یا یہ وصیّت کی کہ میرا تہائی مال عمرو اور بکر کے لئے ہے اگر بکر زندہ ہو حالانکہ وہ انتقال کر چکا ہے یہ وصیّت کی کہ میرا تہائی مال عمرو کے لئے اور اس شخص کے لئے ہے جو اس گھر میں ہو اور اس گھر میں کوئی نہیں ہے یا یہ وصیّت کی کہ میرا تہائی مال عمرو کے لئے اور اس کے بعد ہونے والے بیٹے کے لئے، یا یہ کہا کہ میرا تہائی مال عمرو کے لئے اور بکر کے بیٹے کے لئے اور بکر کا بیٹا وصیّت کرنے والے سے پہلے مر گیا تو ان تمام صورتوں میں اس کا تہائی مال پورا پورا صرف اکیلے عمرو کو ملے گا (عالمگیری ج۶ ص۱۰۵)

مسئلہ۲۰: کسی نے وصیّت کی کہ میرا تہائی مال زید اور بکر کے مابین تقسیم کر دیا جائے اور بکر کا اس وقت انتقال ہو چکا ہو، یا یہ کہا کہ میرا تہائی مال زید اور بکر کے درمیان تقسیم کیا جائے اگر وہ میرے بعد زندہ ہو، یا یہ کہا کہ میرا تہائی مال زید اور فقیر کے مابین تقسیم ہو اگر بکر گھر میں ہو اور وہ گھر میں نہیں ہے، یا یہ کہا کہ میرا تہائی مال زید اور بکر کے لڑکے کے درمیان تقسیم ہو اور بکر کے یہاں لڑکا پیدا ہوا یا لڑکا موجود تھا پھر مر گیا اور دوسرا لڑکا پیدا ہو گیا، یا یہ کہا کہ میرا تہائی مال زید اور فلاں کے لڑکے کے مابین تقسیم ہو اگر وہ لڑکا فقیر ہو اور وہ لڑکا فقیر محتاج نہ ہوا تھا یہاں تک موصی کا انتقال ہو گیا، یا یہ وصیّت کی کہ میرا تہائی مال زید اور اس کے وارث کے لئے ہے، یا زید اور اس کے دو بیٹوں کے لئے ہے اور اس کے بیٹا صرف ایک ہے تو ان تمام صورتوں میں زید کو نصف ثلث یعنی اس کے مال کا چھٹا حصہ ملے گا (عالمگیری ج۶ ص۱۰۵)

مسئلہ۲۱: موصی (وصیّت کرنے والا) نے زید اور عمرو کے لئے اپنے ثلث مال (تہائی مال) کی وصیّت کی، یا یہ کہا کہ میرا ثلث مال زید اور عمرو کے مابین تقسیم کیا جائے پھر موصی کا انتقال ہو گیا اس کے بعد زید اور عمرو دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو گیا تو جو زندہ رہا اس کو ثلث مال (تہائی مال) کا آدھا ملے گا اور آدھا مرنے والے کے وارثوں کو ملے گا یہی حکم اس وقت ہے جب موصی کے انتقال کے بعد موصی لہما یعنی زید اور عمرو میں کسی کے وصیّت قبول کرنے سے پہلے

ایک کا انتقال ہوجائے اور دوسرا جوزندہ رہا اس نے وصیّت کوقبول کرلیا تو دونوں وصیّت کے مال کے مالک ہوں گے آدھا زندہ کو اور آدھا مرنے والے کے وارثوں کو ملے گا، اور اگر ان دونوں میں سے ایک وصیّت کرنے والے سے پہلے انتقال کر گیا تو اس کا حصہ موصی کو واپس ہوجائے گا (محیط السرخسی از عالمگیری ج ٦ ص ١٠٥)

مسئلہ ٢٢: یہ وصیّت کی کہ میرا ثلث مال (تہائی مال) زید کے لئے ہے اور اس کے لئے جو عبداللہ کے بیٹوں میں سے محتاج وفقیر ہو پھر موصی (وصیّت کرنے والے) کا انتقال ہوگیا اور عبداللہ کے سب بیٹے اس وقت غنی اور مالدار ہیں تو اس کا ثلث مال سب کا سب زید کو مل جائے گا، اور اگر موصی کی موت سے قبل عبداللہ کے کچھ بیٹے (یعنی سب نہیں) غریب و فقیر ہوگئے تو اس کا ثلث مال زید اور عبداللہ کے غریب بیٹوں کے درمیان بحصہ مساوی ان کی تعداد کے مطابق تقسیم ہوگا اور اگر عبداللہ کے سب ہی بیٹے غریب وفقیر ہیں تو ان کو کچھ حصہ نہ ملے گا وصیّت کا کل مال زید کو مل جائے گا (عالمگیری ج ٦ ص ١٠٥)

مسئلہ ٢٣: ایک عورت کا انتقال ہوا اس نے اپنے وارثوں میں صرف اپنا شوہر چھوڑا اور اپنے نصف مال کی وصیّت کردی کسی اجنبی شخص کے لئے تو یہ وصیّت جائز ہے اس صورت میں شوہر کو ثلث مال ملے گا، اجنبی کو نصف، بچا سدس (چھٹا حصہ) وہ بیت المال جمع ہوگا، تقسیم اس طرح ہوگی کہ پہلے متوفیہ کے مال سے بقدر ثلث مال کے نکال لیا جائے گا کیونکہ وصیّت وراثت پر مقدم ہے، تہائی مال نکالنے کے بعد دو تہائی مال باقی بچا اس میں سے نصف شوہر کو وراثت میں دیا جائے گا جو کہ کل کے ایک ثلث کے برابر ہے اب باقی رہا ایک ثلث اس کا کوئی وارث ہے ہی نہیں لہٰذا متوفیہ کی باقی وصیّت اس میں جاری ہوگی اور موصی لہ جس کو ثلث ملا تھا اس کا نصف پورا کرنے کے لئے اس بقیہ ثلث میں سے ایک حصہ دے کر اس کا نصف پورا کردیا جائے گا، اب باقی بچا ایک سدس (چھٹا حصہ) وہ بیت المال میں جمع ہوگا کیونکہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے (عالمگیری ج ٦ ص ١٠٥)

مسئلہ ٢٤: شوہر کا انتقال ہوا، وارثوں میں اس نے ایک بیوی چھوڑی اور اپنے کل مال کی کسی اجنبی کے لئے وصیّت کردی لیکن اس کی زوجہ نے اس وصیّت کو جائز نہ کیا تو اس کا کل مال چھ حصوں میں تقسیم ہوکر ایک حصہ زوجہ کو اور پانچ حصے اجنبی کو ملیں گے جس کے حق میں کل مال کی وصیّت کی تھی، مال ترکہ کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ کل مال کے چھ حصے کرکے پہلے اس میں سے ایک ثلث یعنی دو حصے اجنبی کو ملیں گے کیونکہ وصیّت وراثت پر مقدم ہے بقیہ چار حصوں میں سے ایک ربع یعنی ایک حصہ بیوی کو ملے گا باقی رہے تین حصے، یہ بھی اجنبی کو مل جائیں گے کیونکہ وصیّت بیت المال پر بھی مقدم ہے (محیط السرخسی از عالمگیری ج ٦ ص ١٠٥)

مسئلہ ٢٥: یہ وصیّت کی کہ میرا ثلث مال فلاں کے بیٹوں کے لئے ہے اور بوقت وصیّت فلاں کے بیٹے نہیں تھے بعد میں پیدا

ہوئے اس کے بعد موصی (وصیّت کرنے والے) کا انتقال ہوا تو اس کا تہائی مال اس فلاں کے بیٹوں میں تقسیم ہوگا اور اگر بوقت وصیّت فلاں کے بیٹے موجود تھے لیکن وصیّت کرنے والے نے نہ اُن بیٹوں کے نام لئے نہ ان کی طرف اشارہ کیا (یعنی اس طرح کہنا کہ ان بیٹوں کے لئے) تو یہ وصیت ان بیٹوں کے حق میں نافذ ہوگی جو موصی لہ کی موت کے وقت موجود ہوں گے خواہ یہ بیٹے وہی ہوں جو بوقت وصیّت موجود تھے یا وہ بیٹے مر گئے ہوں اور دوسرے پیدا ہوئے ار اگر بوقت وصیّت فلاں کے بیٹوں میں سے ہر ایک کا نام لیا تھا یا ان کی طرف اشارہ کر دیا تھا تو یہ وصیّت خاص انہی کے حق میں ہوگی، اگر ان کا انتقال موصی کی موت سے پہلے ہوگیا تو وصیّت باطل ٹھہرے گی (عالمگیری ج٦ ص١٠٥)

مسئلہ٢٦: یہ وصیّت کی کہ میرا ثلث مال عبداللہ اور زید اور عمرو کے لئے ہے اور عمرو کو اس میں سے سو روپے دیں اور اس کا تہائی مال کل سو ہی روپے ہے تو کل عمرو کو ملے گا اور اگر اس کا تہائی مال ایک سو پچاس روپے ہے تو اس صورت میں سو روپے عمرو کو اور باقی پچاس میں آدھے آدھے عبداللہ اور زید کو ملیں گے (محیط السرخسی از عالمگیری ج٦ ص١٠٥)

مسئلہ٢٧: کسی کے لئے ثلث مال کی وصیّت کر دی اور وصیّت کرنے والے کی ملکیت میں بوقت وصیّت کوئی مال ہی نہ تھا بعد میں اس نے کما لیا تو بوقت موت وہ جتنے مال کا مالک ہے اس کا ثلث موصی لہ (جس کے حق میں وصیّت کی) کو ملے گا جب کہ موصی بہ شئے معین اور نوع معین نہ ہو (عالمگیری ج٦ ص١٠٦)

مسئلہ٢٨: اگر کسی نے اپنے مال میں سے کسی خاص قسم کے مال کے ثلث حصہ کی وصیّت کی مثلاً کہا کہ میری بکریوں یا بھیڑوں کا تہائی حصہ فلاں کو دیا جائے اور یہ بکریاں یا بھیڑیں موصی کی موت سے پہلے ہلاک ہوجائیں تو یہ وصیّت باطل ہوجائے گی حتیٰ کہ اس نے ان کے ہلاک ہونے کے بعد دوسری بکریاں یا بھیڑیں خریدیں تو موصی لہ کا ان بکریوں یا بھیڑوں میں کوئی حصہ نہیں (عالمگیری ج٦ ص١٠٦)

مسئلہ٢٩: وصیّت کرنے والے نے وصیّت کی کہ فلاں کے لئے میرے مال سے ایک بکری ہے اور اس کے مال میں بکری موجود نہیں تو موصی لہ کو بکری کی قیمت دی جائے گی اور اگر یہ کہا تھا کہ فلاں کے لئے ایک بکری ہے یہ نہیں کہا تھا کہ "میرے مال سے" اور اس کی ملکیت میں بکری نہیں ہے تو بقول بعض وصیّت صحیح نہیں اور بقول بعض وصیّت صحیح ہے اور اگر یوں وصیّت کی کہ فلاں کے لئے میری بکریوں میں سے ایک بکری ہے اور اس کی ملکیت میں بکری نہیں ہے تو وصیّت باطل ٹھہرے گی اسی اصول پر گائے، بھینس اور اونٹ کے مسائل کا استخراج کیا جائے گا۔ (عالمگیری ج٦ ص ١٠٦)

مسئلہ٣٠: یہ وصیّت کی کہ میرے مال کا تہائی حصہ صدقہ کر دیا جائے اور کسی شخص نے وصی سے وہ مال غصب کر لیا اور ضائع کر دیا اور وصی یہ چاہتا ہے کہ وصیّت کے اس مال کو اس غاصب پر بھی صدقہ کر دے اور غاصب اس مال کا اقراری ہے تو یہ

جائز ہے(عالمگیری بحوالہ محیط السرخسی ج٦ص١٠٦)

مسئلہ۳۱: وصیّت کرنے والے نے کہا کہ میں نے تیرے لئے اپنے مال سے ایک بکری کی وصیّت کی تو اس وصیّت کا تعلق اس بکری سے نہ ہوگا جو وصیّت کرنے کے دن اس کی ملکیت میں تھی بلکہ اس کا تعلق اس بکری سے ہوگا جو موصی کی موت کے دن اس کی ملکیت میں ہوگی اور جب یہ وصیّت صحیح ہے تو موصی کی موت کے بعد اگر اس کے مال میں بکری ہے تو وارثوں کو اختیار ہے اگر وہ چاہیں تو موصی لہ کو بکری دیدیں یا چاہیں تو بکری کی قیمت دیدیں(محیط از عالمگیری ج٦ص١٠٦)

مسئلہ۳۲: ایک شخص نے کہا کہ میرا سرخ رنگ کا عجمی النسل گھوڑا فلاں کے لئے وصیّت ہے تو یہ وصیّت اس میں جاری ہوگی جس کا وہ وصیّت کے دن مالک تھا نہ کہ اس میں جو وہ بعد میں حاصل کرلے ہاں اگر اس نے یہ کہا کہ میرے گھوڑے فلاں کے لئے وصیّت ہیں اور ان کی تعیین یا تخصیص نہ کی تو اس صورت میں وصیّت بوقتِ وصیّت موجود گھوڑوں اور بعد میں حاصل کئے جانے والے گھوڑوں دونوں کو شامل ہوگی(عالمگیری ج٦ص١٠٦)

مسئلہ۳۳: اگر کسی نے اپنے ثلث مال کی فلاں شخص اور مساکین کے لئے وصیّت کی تو اس ثلث مال کا نصف فلاں کو دیا جائے گا اور نصف مساکین کو(ہدایہ جلد۴، از عالمگیری ج٦ص١٠٦)

مسئلہ۳۴: کسی نے اپنے ثلث مال کی وصیّت ایک شخص کے لئے کی پھر دوسرے شخص سے کہا کہ میں نے تجھے اس وصیّت میں اس کے ساتھ شریک کردیا تو یہ ثلث ان دونوں کے لئے ہے اور اگر ایک کے لئے سو روپے کی وصیّت کی اور دوسرے کے لئے سو کی پھر تیسرے شخص سے کہا کہ میں نے تجھے ان دونوں کے ساتھ شریک کیا تو اس تیسرے کے لئے ہر سو میں تہائی حصہ ہے(عالمگیری ج٦ص١٠٦)

مسئلہ۳۵: کسی اجنبی شخص اور وارث کے لئے وصیّت کی تو اجنبی کو وصیّت کا نصف حصہ ملے گا اور وارث کے حق میں وصیّت باطل ٹھہرے گی، اس طرح اپنے قاتل اور اجنبی کے حق میں وصیّت کی تھی تو وصیّت قاتل کے حق میں باطل اور اجنبی کو نصف حصہ ملے گا(عالمگیری ج٦ص١٠٦) اس کے برخلاف اجنبی یا وارث کے لئے عین(نقد) یا دین کا اقرار کیا تو اجنبی کے لئے صحیح نہیں اور وارث کے لئے صحیح ہے(تبیین از عالمگیری ج٦ص١٠٦)

مسئلہ۳٦: متعدد کمروں پر مشتمل ایک مکان دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہے ان میں سے ایک نے کسی کے لئے ایک معین کمرے کی وصیّت کردی تو مکان تقسیم کیا جائے گا پس اگر وہ معین کمرہ موصی کے حصہ میں آ گیا تو وہ موصی لہ کو دے دیا جائے گا اور اگر وہ معیّن کمرہ دوسرے شریک کے حصہ میں آیا تو موصی لہ کو بقدر کمرے کے زمین ملے گی (عالمگیری ج٦ص١٠٧، درمختار، ردالمحتار ج۵ص۴۷۳)

مسئلہ ۳۷: وارث نے اقرار کیا کہ اس کے باپ نے فلاں کے لئے ثلث مال کی وصیّت کی اور کچھ گواہوں نے گواہی دی کہ اس کے باپ نے کسی دوسرے کے لئے ثلث مال کی وصیّت کی تو فیصلہ گواہوں کی گواہی کے مطابق ہوگا اور وارث نے جس کے لئے اقرار کیا اسے کچھ نہ ملے گا (عالمگیری ج۶ ص ۱۰۷)

مسئلہ ۳۸: اگر کسی وارث نے اقرار کیا کہ اس کے باپ نے اپنے ثلث مال کی وصیّت فلاں کے لئے کی پھر اس کے بعد کہا کہ بلکہ اس کی وصیّت فلاں کے لئے کی، تو اس صورت میں جس کے لئے پہلے اقرار کیا اس کو ملے گا اور دوسرے کے لئے کچھ نہیں (عالمگیری ج ۶ ص ۱۰۷) اور اگر اس نے دونوں کے لئے متصلاً بلافصل اقرار کیا تو نصف مال دونوں کے مابین نصف نصف کردیا جائے گا (عالمگیری ج۶ ص ۱۰۷)

مسئلہ ۳۹: وارث تین ہیں اور مال تین ہزار ہے ہر وارث نے ایک ہزار پایا پھر ان میں سے ایک نے اقرار کیا کہ اس کے باپ نے فلاں کے لئے ثلث مال کی وصیّت کی تھی اور باقی دو وارثوں نے انکار کیا تو اقرار کرنے والا اپنے حصے میں سے ایک تہائی اس کو دے گا جس کے لئے اس نے اقرار کیا (عالمگیری ج۶ ص ۱۰۷)

مسئلہ ۴۰: اگر دو بیٹوں میں سے ایک نے تقسیم ترکہ کے بعد اقرار کیا کہ مرحوم باپ نے ثلث مال کی وصیّت فلاں کے لئے کی تھی تو اس کا اقرار صحیح ہے اور اس اقرار کرنے والے ہی کے حصے کے ثلث میں نافذ ہوگی (درمختار) اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اس کے کئی بیٹوں میں سے ایک نے اقرار کیا ہو تو اقرار کرنے والے کے حصہ کے ثلث میں وصیّت نافذ ہوگی (مجمع وردالمحتار ج۵ ص ۴۷۳)

مسئلہ ۴۱: وارث دو ہیں اور مال ایک ہزار نقد ہے اور ایک ہزار ان میں سے ایک پر ادھار ہے پھر اس وارث نے جس پر ادھار نہیں ہے اقرار کیا کہ اس کے باپ نے کسی کے حق میں ایک ثلث کی وصیّت کی تھی تو اس ایک ہزار نقد میں سے تہائی حصہ لے کر موصی لہ کو دیا جائے گا اور اقرار کرنے والے کو باقی دو تہائی ملے گا (عالمگیری ج۶ ص ۱۰۷)

تنبیہ: موصی بہ سے پیدا ہونے والی کوئی بھی زیادتی جیسے بچہ، یا غلہ وغیرہ اگر موصی کی موت کے بعد اور موصی لہ کی قبول وصیّت سے پہلے ہو تو وہ زیادتی اور اضافہ موصی بہ میں شمار ہوگا اور ثلث مال میں شامل ہوگا لیکن اگر یہ اضافہ اور زیادتی موصی لہ کے قبول وصیّت کے بعد مگر مال تقسیم ہونے سے پہلے ہو تب بھی وہ موصی بہ میں شامل ہوگی (عالمگیری بحوالہ محیط السرخسی ج۶ ص ۱۰۷) مثال کے طور پر ایک شخص کے پاس چھ سو درہم اور ایک لونڈی قیمتی تین سو درہم کی ہیں اس نے کسی آدمی کے لئے لونڈی کی وصیّت کی اور مرگیا پھر لونڈی نے ایک بچہ جنا جس کی قیمت تین سو درہم کے برابر ہے پس یہ ولادت اگر تقسیم مال اور قبول وصیت سے پہلے ہوئی تو موصی لہ کو وصیّت میں وہ لونڈی ملے گی اور اس بچہ کا تہائی حصہ، اور اگر موصی لہ کے وصیّت قبول کرنے کے بعد اور مال تقسیم ہوجانے کے بعد ولادت ہوئی تو بلا

اختلاف موصی لہ کی ملکیت ہے اور اگر موصی لہ نے وصیّت قبول کر لی تھی اور مال ابھی تقسیم نہ ہوا تھا کہ لونڈی کے بچہ پیدا ہو گیا تب بھی وہ موصی بہ میں شامل ہوگا جیسا کہ قبول وصیّت سے قبل کی صورت میں وہ موصی بہ میں شامل کیا گیا تھا، اور اگر لونڈی نے موصی کی موت سے پہلے بچہ جنا تو وہ وصیّت میں داخل نہ ہوگا (کافی از عالمگیری ج٦ ص ١٠٨)

بیٹے کا اپنے مرض الموت میں اپنے باپ کی وصیّت کو جائز کرنے اور اپنے اوپر یا اپنے باپ کے اوپر دین (ادھار) کا اقرار کرنے کا بیان

مسئلہ ا: ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس نے تین ہزار روپے اور ایک بیٹا چھوڑا اور دو ہزار روپے کی کسی شخص کے لئے وصیّت کی پھر بیٹے نے اپنے مرض الموت میں اس وصیّت کو جائز کر دیا اور مر گیا اور بیٹے کا بجز اس وراثت کے اور کوئی مال بھی نہیں تو اس صورت میں موصی لہ ایک ہزار روپے تو بیٹے کی اجازت کے بغیر ہی پانے کا مستحق ہے اور بقیہ دو ہزار میں سے ایک ثلث اور پائے گا جو کہ بیٹے کے مال کا تہائی حصہ ہوتا ہے (محیط السرخسی از عالمگیری ج٦ ص ١٠٨)

مسئلہ ٢: وارث کی طرف سے مرض الموت میں اپنے مورث کی وصیّت کو جائز کرنا بمنزلہ وصیّت کرنے کے ہے اسی طرح مرض الموت میں اپنی موت کے بعد غلام کو آزاد کرنا بھی بمنزلہ وصیّت کے ہے اور جب دو وصیّتیں جمع ہوں جن میں سے ایک عتق (آزاد کرنا) ہو تو عتق مقدم و اولی ہے اور دین (یعنی ادھار) مقدم ہے وصیّت پر (محیط السرخسی از عالمگیری ج٦ ص ١٠٨)

مسئلہ ٣: وارث نے اگر بحالت صحت و تندرستی اپنے مورث کی وصیّت کو جائز کر دیا تو وہ اولی اور مقدم ہے عتق سے، اور ادھار کے اقرار سے اور وصیّت سے (عالمگیری ج٦ ص ١٠٨)

مسئلہ ٤: وارث نے اگر بحالت صحت اپنے باپ کی وصیّت کو جائز کر دیا پھر اپنے باپ پر ادھار ہونے کا اقرار کیا تو پہلے باپ کی وصیّت پوری کی جائے گی اس کے بعد اگر کچھ بچے گا تو ادھار والوں کو ادا کیا جائے گا لیکن وارث کی کی صورت میں ان ادھار والوں کے ادھار کی کامل ادائیگی کا ذمہ دار نہ ہوگا ہاں اگر وصیّت پوری کرنے کے بعد اتنا مال بچ رہا کہ ادھار کی کامل ادائیگی ہو جائے تو ادھار کا اقرار کرنے کے بعد وہ اس کی کامل ادائیگی کا ذمہ دار ہے اور اگر وہ بچا ہوا مال قرض کی ادائیگی کے لئے پورا نہ ہو تو اقرار کرنے والا وارث اتنا ادا کرنے کا ضامن ہوگا جتنے کا اس نے اقرار کیا ہے (عالمگیری ج٦ ص ١٠٨)

مسئلہ۵: ایک شخص نے اپنے باپ پر دین کا دعوی کیا اور موصی لہ نے میت کی طرف سے دعوی کیا کہ اس نے اپنے باپ کی وصیّت کو جائز کر دیا ہے اور اس شخص نے ان دونوں باتوں کی تصدیق کی تو دَین کی ادائیگی مقدم ہوگی اور وہ صاحب اجازت کے لئے کسی چیز کا ذمہ دار نہ ہوگا خواہ اس نے یہ تصدیق بحالت صحت کی ہو یا بحالت مرض (عالمگیری ج ٦ ص ١٠٨)

مسئلہ٦: مریض وارث نے اپنے باپ کی وصیّت کو جائز کیا پھر اس نے اپنے باپ پر دین ادھار) کا اقرار کیا اور اپنی ذات پر بھی دین کا اقرار کیا تو پہلے باپ کا دین ادا کیا جائے گا پھر اس کا اپنا دین ادا کیا جائے گا (محیط السرخسی از عالمگیری ج ٦ ص ١٠٨)

مسئلہ۷: وارث نے اپنے باپ کی وصیّت کی اجازت دے دی پھر اپنی ذات پر دَین کا اقرار کیا تو دین مقدم واولی ہے، پہلے دین ادا ہوگا اس کے بعد دیکھا جائے گا اگر دین کی ادائیگی کے بعد کچھ بچ رہا تو اگر اس وارث کے ورثہ نے اس وصیّت کو جائز نہیں کیا جس کو وارث نے جائز کر دیا تھا تو بقیہ مال کا ثلث اس وصیّت میں دیا جائے گا (محیط از عالمگیری ج٦ ص ١٠٨)

مسئلہ۸: ایک مریض جس کے پاس دو ہزار روپے ہیں اور اس کے پاس ان کے علاوہ اور کوئی مال نہیں، اس کا انتقال ہوا اس نے کسی شخص کے لئے ان میں سے ایک ہزار روپے کی وصیّت کر دی اور ایک دوسرے شخص کے لئے بقیہ ایک ہزار کی وصیّت کر دی اور اس کے وارث بیٹے نے اس کی ان دونوں وصیّتوں کو یکے بعد دیگرے اپنی بیماری کی حالت میں جائز کر دیا اور اس وارث بیٹے کے پاس سوائے ان دو ہزار روپے کے جو وراثت میں ملے اور مال نہیں ہے تو اس صورت میں ان دو ہزار کا تہائی حصہ ان دونوں کو نصف نصف تقسیم کر دیا جائے گا جن کے لئے میت اول نے وصیّت کی تھی (محیط از عالمگیری ج٦ ص ١٠٨)

مسئلہ۹: ایک شخص کے پاس ایک ہزار درہم ہیں اس نے ان کی کسی شخص کے لئے وصیّت کر دی اور انتقال کر گیا اس کا وارث جو اس کے مال کا مالک ہوا اس کی ملکیت میں بھی ایک ہزار درہم تھے (یعنی اس کے پاس کل دو ہزار درہم ہو گئے) پھر اس وارث نے کسی شخص کے لئے اپنے ذاتی ایک ہزار درہم کی اور ان ایک ہزار درہم کی جو وراثت میں ملے تھے دونوں کی وصیّت کر دی پھر اس وارث کا انتقال ہو گیا اور اس نے اپنا ایک وارث چھوڑا اس نے اپنے باپ اور اپنے دادا کی وصیّت کو اپنے مرض الموت میں جائز کر دیا اور مر گیا اور اس مرنے والے کا بجز اس ترکہ کے اور کوئی مال نہیں تو اس صورت میں پہلے والے موصی لہ کو یعنی دادا کے موصی لہ کو پہلے ایک ہزار درہم کا ایک ثلث وصیّت جائز کئے بغیر ہی ملے گا پھر باقی دو تہائی کو دوسرے ایک ہزار درہم میں ملا دیا جائے گا اور اس مجموعہ کا ایک ثلث موصی لہ دوم کو یعنی اس میت کے باپ کے موصی لہ کو ملے گا اور یہ بھی وصیّت کو جائز کئے بغیر ہی دے دیا جائے گا۔ یہ ثلث ادا کرنے کے بعد اس

تیسری میّت کے بقیہ مال کو دیکھا جائے اور اسے موصی لہ اول اور موصی لہ دوم کے درمیان وصیّت جائز کر دینے کے بعد بقدر اپنے اپنے بقیہ حصے کے تقسیم کر دیا جائے گا (محیط از عالمگیری ج ٦ ص ١٠٩)

کس حالت میں وصیّت معتبر ہے

مسئلہ ۱: مریض نے کسی عورت کے لئے دَین (ادھار) کا اقرار کیا یا اس کے لئے وصیّت کی یا اسے کچھ ہبہ کیا اس کے بعد پھر اس سے نکاح کر لیا اس کے بعد اس مریض کا انتقال ہو گیا تو اس کا اقرار جائز ہے اور وصیّت اور ہبہ باطل ہے (عالمگیری ج ٦ ص ١٠٩)

مسئلہ ۲: مریض نے اپنے کافر بیٹے یا غلام کے لئے وصیّت کی یا اسے کچھ ہبہ کیا اور اسے سونپ دیا، یا اس کے لئے دَین کا اقرار کیا، بعد میں وہ کافر بیٹا مسلمان ہو گیا یا غلام آزاد ہو گیا اور یہ مریض کی موت سے پہلے پہلے ہو گیا تو یہ وصیّت یا ہبہ یا اقرار باطل ہو جائے گا (کافی از عالمگیری ج ٦ ص ١٠٩)

مسئلہ ۳: مریض نے وصیّت کی اس حالت میں کہ وہ ضعف و ناطاقتی کی وجہ سے بات کرنے پر قادر نہ تھا، اس نے سر سے اشارہ کیا اور یہ معلوم ہو کہ اگر اس کا اشارہ سمجھ لیا گیا تو وہ جان لے گا کہ اس کا اشارہ سمجھ لیا گیا ہے تو اس کی وصیّت جائز ہے ورنہ نہیں۔ یہ اس صورت میں ہے کہ وہ مریض کلام کرنے پر قدرت حاصل ہونے سے قبل ہی انتقال کر جائے کیوں کہ اس صورت میں یہ ظاہر ہو گا کہ اس کے کلام کرنے سے ناامیدی ہو گئی ہے لہذا وہ اخرس یعنی گونگے کی طرح ہے (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج ٦ ص ١٠٩)

مسئلہ ۴: جس کے ہاتھ مارے گئے ہوں یا جس کے پیر مارے گئے ہوں، فالج زدہ اور تپ دق کا مارا جبکہ ان کے امراض کو لمبی مدت گزر جانے اور ان مرحلوں کی وجہ سے موت کا اندیشہ نہ رہے تو یہ صحیح الجسم کے حکم میں ہیں کہ اگر یہ اپنا تمام مال ہبہ کر دیں تو یہ ہبہ کرنا صحیح ہے۔ لیکن اگر دوبارہ ان کو مرض ہو تو وہ بمنزلہ نئے مرض کے ہے اگر اس وقت ان کی موت کا اندیشہ ہو تو یہ ان کا مرض الموت ہو گا لہذا ایسی صورت میں ان کا ہبہ کرنا صرف تہائی مال میں معتبر ہو گا یعنی وہ اپنا تہائی مال ہبہ کر سکتے ہیں زیادہ نہیں (کافی از عالمگیری ج ٦ ص ١٠٩) اگر اُسے ان امراض میں سے کوئی مرض لاحق ہوا اور وہ صاحبِ فراش ہوا تو یہ اس کا مرض الموت ہو گا اور اس کا ہبہ ثلث مال میں جاری ہو گا (کافی از عالمگیری ج ٦ ص ١٠٩)

مسئلہ ۵: کسی نے وصیّت کی پھر اس پر جنون طاری ہو گیا اگر اس کا جنون مطبق ہے (یعنی ہمہ وقت مستقل ہے) تو معاملہ قاضی کی رائے پر ہے اگر وہ اس کی وصیّت کو جائز قرار دے تو جائز ہے ورنہ باطل، اور اگر جنون سے اچھا ہونے کی میعاد مقرر

کرنے کی ضرورت ہوتو فتوی اس پر ہے کہ حق تصرفات میں جنون مطبق کی مدت ایک سال مقرر کی جاتی ہے۔ (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج٦ص١٠٩)

مسئلہ٦: جو شخص قید خانے میں محبوس ہے، قصاص میں قتل کیا جائے یا رجم (سنگسار) کیا جائے وہ مریض کے حکم میں نہیں ہے (عالمگیری) لیکن جب وہ قتل کرنے کے لئے نکالا جائے اس حالت میں وہ مریض کے حکم میں داخل ہے (عالمگیری ج٦ص١٠٩)

مسئلہ٧: جو شخص میدان کارزار میں قتال کرنے والوں کی صف میں ہو وہ صحیح وتندرست کے حکم میں ہے لیکن جب وہ جنگ و قتال شروع کردے تو وہ مریض کے حکم میں ہیں۔ (عالمگیری ج٦ص١٠٩)

مسئلہ٨: جو شخص کشتی میں سفر کر رہا ہے اس کا حکم صحیح وتندرست آدمی کا ہے لیکن اگر دریا میں زبردست تموج ہو کر کشتی ڈوب جانے کا اندیشہ ہو تو اس حالت میں وہ مریض کے حکم میں ہے۔ (عالمگیری ج٦ص١٠٩)

مسئلہ٩: قیدی قتل کے لئے لایا گیا لیکن قتل نہیں کیا گیا قید خانہ واپس بھیج دیا گیا یا جنگ کرنے والا جنگ کے بعد بخیریت اپنی صف میں واپس آ گیا یا دریا کا تموج ٹھہر گیا اور کشتی سلامت رہی تو ان صورتوں میں اس شخص کا حکم اس مریض جیسا ہے جو اپنے مرض سے شفا پا گیا اچھا ہو گیا اب اس کے تمام تصرفات اس کے تمام مال میں نافذ ہوں گے (شرح الطحاوی از عالمگیری ج٦ص١٠٩)

مسئلہ١٠: مجذوم (کوڑھی) اور باری سے بخار والا خواہ چوتھے دن بخار آتا ہو یا تیسرے دن، یہ لوگ اگر صاحب فراش ہوں تو اس مریض کے حکم میں ہیں جو مرض الموت میں ہے (عینی شرح الہدایہ از عالمگیری ج٦ص١٠٩)

مسئلہ١١: کسی شخص پر فالج گرا اور اس کی زبان جاتی رہی یعنی بیکار ہوگئی یا کوئی شخص بیمار ہوا اور کلام کرنے پر قدرت نہیں پھر اس نے کچھ اشارے سے کہا یا کچھ لکھ دیا اور اس کا یہ مرض طویل ہوا یعنی ایک سال تک چلتا رہا تو وہ بمنزلہ گونگے کے ہے (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج٦ص١٠٩)

مسئلہ١٢: عورت کو دردزہ ہو اس حالت میں وہ جو کچھ کرے اس کا نفاذ ثلث مال میں ہوگا اور اگر وہ اس دردزہ سے جانبر ہوگئی تو جو کچھ اس نے کیا پورا پورا نافذ ہوگا (شرح الطحاوی از عالمگیری ج٦ص١٠٩)

کونسی وصیّت مقدم ہے کونسی مؤخر

مسئلہ١: جب متعدد وصیّتیں جمع ہو جائیں تو اس میں بہت سی صورتیں ہیں، اگر ثلث مال سے وہ تمام وصیّتیں پوری ہو سکتی ہیں تو وہ پوری کر دی جائیں گی اور اگر ثلث مال میں وہ تمام وصیّتیں پوری نہیں ہو سکتیں لیکن ورثہ نے ان کو جائز کر دیا تب بھی وہ

تمام وصیّتیں ادا کی جائیں گی لیکن اگر ورثہ نے اجازت نہ دی تو دیکھا جائے گا کہ آیا وہ تمام وصیّتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں یا بعض تقرب الی اللہ کے لئے اور بعض بندوں کے لئے یا کل وصیّتیں بندوں کے لئے ہیں، اگر کُل وصیّتیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں تو دیکھا جائے گا کہ آیا وہ کُل ایک ہی درجہ کے فرائض سے ہیں یا کُل وصیّتیں واجبات سے ہیں یا کُل کی کُل نوافل سے ہیں، اگر کُل وصیّتیں ایک ہی درجہ کے فرائض سے ہیں تو پہلے وہ وصیّت پوری کی جائے گی جس کا ذکر موصی نے پہلے کیا۔ (بدائع از عالمگیری ج۶ ص۱۱۴)

مسئلہ۲: حج اور زکوٰۃ میں اگر حج فرض ہے تو وہ زکوٰۃ پر مقدم ہے خواہ موصی نے زکوٰۃ کا ذکر پہلے کیا ہو، اور کفارۂ قتل اور کفارۂ یمین میں اس کو مقدم کیا جائے گا جس کو موصی نے مقدم کیا اور ماہِ رمضان کے روزے توڑنے کے کفارہ میں اور قتل خطاء کے کفارہ میں کفارۂ قتلِ خطاء پر مقدم ہوگا (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج۶ ص۱۱۵)

مسئلہ۳: حج اور زکوٰۃ مقدم ہیں کفارات پر، اور کفارات مقدم ہیں صدقۃ الفطر پر، اور صدقۃ الفطر مقدم ہے قربانی پر، اور اگر قربانی سے پہلے منذور بہ کو ذکر کیا تو مندور بہ مقدم ہے قربانی پر، اور قربانی مقدم ہے نوافل پر (عالمگیری) اور ان سب پر اعتاق مقدم ہے خواہ اعتاق منجز ہو یا اعتاق مطلق بالموت ہو (عالمگیری ج۶ ص۱۱۵)

مسئلہ۴: حج کی وصیّت کی اور کچھ دیگر تقرب الی اللہ تعالیٰ چیزوں کی وصیّت کی اور مسجد معیّن کے مصالح کے لئے اور کسی قوم کے کچھ مخصوص و مشخص لوگوں کے لئے وصیّت کی اور ثلث مال میں یہ سب پوری نہیں ہوئی تو ثلث مال کو ان کے مابین تقسیم کر دیا جائے گا، جتنا مال مشخص و معین لوگوں کو ملے گا اس میں سے وہ اپنا اپنا حصہ لے لیں گے اور جتنا مال تقرب الی اللہ کے حصہ میں آئے گا اگر ان میں سوائے حج کے کوئی دوسرا واجب نہ ہے تو حج مقدم ہے اگر یہ تمام مال حج ہی کے لئے پورا ہو گیا تو تقرب الی اللہ تعالیٰ کی بقیہ وصیّتیں باطل ٹھہریں گی اور اگر کچھ بچ گیا تو تقرب کی وہ وصیّت مقدم ہے جس کو موصی نے پہلے ذکر کیا (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج۶ ص۱۱۵)

مسئلہ۵: کچھ وصیّتیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور کچھ بندوں کے لئے تو اگر موصی نے قوم کے خاص خاص معیّن لوگوں کے لئے وصیّت کی تو وہ ثلث مال میں شریک ہیں، ان کو ثلث مال میں جو حصہ ملے گا وہ تقدیم و تاخیر ان سب کے لئے ہے اور جو حصہ ثُلث مال میں سے اللہ تعالیٰ کے تقرب کے لئے ملے گا اس میں فرائض مقدم ہوں گے پھر واجبات پھر نوافل۔ (عالمگیری ج۶ ص۱۱۵)

مسئلہ۶: اگر یہ وصیّت کی کہ میرا تہائی مال حج، زکوٰۃ، کفارات میں اور زید کے لئے ہے اس صورت میں ثلث مال چار حصوں میں تقسیم ہوگا ایک حصہ موصی لہ زید کے لئے، ایک حصہ حج کے لئے، ایک حصہ زکوٰۃ کے لئے اور ایک حصہ کفارات کے لئے۔ (بدائع از عالمگیری ج۶ ص۱۱۵)

مسئلہ۷: کل وصیّتیں بندوں کے لئے ہیں اس صورت میں اقویٰ غیر اقویٰ پر مقدم ہوگی، اس کا لحاظ نہ کیا جائے گا کہ میت نے

کس کا ذکر پہلے کیا تھا اور کس کا بعد میں، اگر وہ سب قوت میں برابر ہوں تو ہر ایک کو ثلث مال میں سے بقدر اس کے حق کے ملے گا اور اول وآخر کا لحاظ نہ ہوگا۔(عالمگیری ج۶ ص۱۱۵)

مسئلہ۸: اگر تمام وصیتیں از قسم نوافل ہوں اور ان میں کوئی چیز مخصوص و معیّن نہ ہو تو ایسی صورت میں میت نے جس کا ذکر پہلے کیا وہ مقدم ہوگی (ظاہر الروایہ از عالمگیری ج۶ ص۱۱۵) جیسے اس نے وصیّت کی کہ میرا نفلی حج کرادینا یا ایک جان میری طرف سے آزاد کرادینا یا اُس نے وصیّت کی کہ میری طرف سے غیر معین فقراء پر صدقہ کردینا تو ان صورتوں میں جس کا ذکر پہلے کیا وہ پوری کی جائے گی (عالمگیری ج۶ ص۱۱۵)

مسئلہ۹: ایک شخص نے وصیّت کی کہ سو درہم فقراء کو دیئے جائیں اور سو درہم اقرباء کو اور اس کی چھوٹی ہوئی نمازوں کے بدلے میں کھانا کھلایا جائے، پھر اس کا انتقال ہوگیا اور اس پر ایک ماہ کی نمازیں باقی تھیں اور اس کا ثلث مال تمام وصیتوں کے لئے ناکافی ہے تو اس صورت میں ثلث مال کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ سو درہم فقراء پر، اور سو درہم اقرباء پر اور اس کی ہر نماز کے بدلے نصف صاع گیہوں کی جو قیمت ہو اس پر، پس جو حصہ اقرباء کو پہنچے گا وہ ان کو دیدیا جائے گا اور جو حصہ فقراء اور کھانے کا ہے اس سے کھانا کھلایا جائے اور جو کمی پڑے گی وہ فقراء کے حصہ میں آئے گی (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج۶ ص۱۱۶)

مسئلہ۱۰: حجۃ الاسلام یعنی حج فرض کی وصیّت کی تو یہ حج مرنے والے کے شہر سے سواری پر کرایا جائے گا لیکن اگر وصیّت کے لئے خرچ پورا نہ ہو تو وہاں سے کرایا جائے جہاں سے خرچ پورا ہوجائے اور اگر کوئی شخص حج کرنے کے لئے نکلا اور راستہ میں انتقال ہوگیا اور اس نے اپنی طرف سے حج ادا کرنے کی وصیّت کی تو اس کا حج اس کے شہر سے کرایا جائے، یہی حکم اس کے لئے ہے جو حج بدل کرنے والا حج کے راستہ میں مرگیا وہ حجِ بدل پھر اُس کے شہر سے کرایا جائے (کافی از عالمگیری ج۶ ص۱۱۶)

اقارب وہمسایہ وغیرہم کے لئے وصیّت کا بیان

مسئلہ۱: اقارب کے لئے وصیّت کی تو وہ اس کے ذی رحم محرم میں سے درجہ بدرجہ زیادہ قریب کے لئے ہے۔ اور اس میں والدین داخل نہیں اور یہ وصیّت ایک سے زیادہ کے لئے ہے (ہدایہ ج۴، عالمگیری ج۶ ص۱۱۶) امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلہ میں چھ چیزوں کا اعتبار فرمایا ہے۔ پہلی یہ کہ اس لفظ کے مستحق موصی کے ذی رحم محرم ہیں، دوسری یہ کہ ان کے باپ اور ماں کی طرف سے ہونے میں کوئی فرق نہیں، تیسری یہ کہ وہ وارثوں میں سے نہ ہوں، چوتھی یہ کہ زیادہ قریب مقدم ہوگا اور اَبْعَدَ اَقْرَبُ سے مجوب (محروم) ہوجائے گا، پانچویں یہ کہ

مستحق دو یا دو سے زیادہ ہوں، اور چھٹی یہ کہ اس میں والد اور ولد داخل نہیں (ہدایہ مع الکفایہ ج۴ ودرمختار)

مسئلہ۲: اقارب کے لئے وصیّت کی تو اس میں دادا اور پوتا داخل نہیں، (عالمگیری ج۶ ص۱۱۶، وہدایہ مع الکفایہ ج۴)

مسئلہ۳: اقارب کے لئے وصیّت کی تو اگر دو چچا اور دو ماموں ہیں اور وہ وارث نہیں کہ مرنے والے کا بیٹا موجود ہے تو اس صورت میں یہ وصیّت دونوں چچاؤں کے لئے ہے، دونوں ماموؤں کے لئے نہیں (بدائع از عالمگیری ج۶ ص۱۱۶)

مسئلہ۴: اقارب کے لئے وصیّت کی اور ایک چچا اور دو ماموں ہیں تو چچا کو ثلث کا نصف ملے گا اور نصفِ آخر دونوں ماموؤں کو (ہدایہ ج۴، عالمگیری ج۶ ص۱۱۶ و بدائع) اور اگر فقط ایک ہی چچا ہے اور ذی رحم محرم میں سے کوئی اور نہیں تو چچا کو نصف ثُلث اور باقی نصف ثلث ورثہ پر رد ہوگا (بدائع)

مسئلہ۵: اقارب کے لئے وصیّت کی اور ایک چچا اور ایک پھوپی، ایک ماموں اور ایک خالہ چھوڑے تو یہ وصیّت چچا اور پھوپھی کے درمیان برابر تقسیم کی جائے گی (ہدایہ ج۴ ص۱۱۶)

مسئلہ۶: اپنے ذی قرابت یا اپنے ذی رحم کے لئے وصیّت کی اور ایک چچا اور ایک ماموں چھوڑے تو اس صورت میں اکیلا چچا کل وصیّت کا مالک ہوگا (محیط السرخسی وہدایہ ج۴، از عالمگیری ج۶ ص۱۱۶)

مسئلہ۷: اپنے اہل بیت کے لئے وصیّت کی تو اس میں اس کے مورث اعلیٰ (اقصی الاب فی الاسلام) کی تمام اولاد شامل ہوگی حتی کہ اگر موصی علوی ہے تو اس کی وصیّت میں ہر وہ شخص شامل ہوگا جو اپنے باپ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۱۶)

مسئلہ۸: اپنے نسب یا حسب کے لئے وصیّت کی تو وہ اس کے ہر اس رشتہ دار کے لئے ہے جس کا نسب اس کے مورث اعلیٰ (اقصیٰ الاب) سے ثابت ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۱۶)

مسئلہ۹: اپنے ثلث مال کی وصیت کی اپنے اہل کے لئے یا دونوں کے اہل کے لئے کی تو یہ خاص طور سے زوجہ کے لئے ہے مگر استحساناً تمام گھر والوں کے لئے ہے، جو اس کے عیال داری میں ہیں اور جن کے نفقہ کا وہ کفیل ہے لیکن اس میں اس کے غلام شامل نہیں (عالمگیری ج۶ ص۱۱۶) اور اگر اُس کے اہل دو شہروں میں یا دو گھروں میں رہتے ہیں وہ بھی اس وصیّت میں داخل ہیں (تاتارخانیہ از عالمگیری ج۶ ص۱۱۷)

مسئلہ۱۰: کسی نے یہ کہا کہ میں نے اپنے ثلث مال کی وصیّت اپنے قرابت داروں اور غیر کے لئے کی تو یہ کل وصیّت قرابت داروں کے لئے ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۱۷)

مسئلہ۱۱: اپنے بھائیوں کے لئے اپنے ثلث مال کی وصیّت کی تو ان تمام بھائیوں کو ملے گی جو اس کے بھائیوں کی حیثیت سے

مشہور ہیں اوراس کی طرف منسوب ہیں (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج ٦ ص ١١٧)

مسئلہ١٢: ایک شخص کا انتقال ہوااس نے زوجہ چھوڑی اوراس زوجہ کے سوااس کا کوئی وارث نہیں، اس نے کسی اجنبی کے لئے اپنے تمام مال کی وصیّت کی اوراپنی زوجہ کے لئے جمیع مال کی وصیّت کی تو اس صورت میں اجنبی کو پہلے اس کے تمام مال کا ثلث حصہ مل جائے گا بقیہ دوثلث کا ربع (چوتھائی) میراث میں بیوی کو ملے گا جو کہ کل کا چھٹا حصہ بنتا ہے باقی رہ گیا نصف مال تو وہ اس بیوی اوراجنبی میں برابر برابرآدھا آدھا تقسیم ہوگا (عالمگیری ج ٦ ص ١١٧) مثال کے طور پر موصی نے بارہ روپے چھوڑے اس میں سے ایک ثلث یعنی چارروپے تو اجنبی کو بلامنازعت پہلے ہی مل جائیں گے باقی رہے دوثلث یعنی آٹھ روپے اس کا ربع یعنی دوروپے بیوی کو میراث میں مل جائیں۔ جو کہ کُل کا چھٹا حصہ ہے، اب باقی رہا نصف مال یعنی چھ روپے تو یہ اجنبی اور بیوی کے مابین آدھے آدھے تقسیم ہوں گے اس طرح بیوی کو اس کے مال سے پانچ حصے اوراجنبی کو سات حصے ملیں گے (مؤلف)

مسئلہ١٣: عورت کا انتقال ہوااس نے اپنے تمام مال کی شوہر کے لئے وصیّت کی اوراس کا کوئی دوسراوارث نہیں اور کسی اجنبی کے لئے بھی تمام مال کی وصیّت کی یا دونوں کے لئے نصف نصف مال کی وصیّت کی اس صورت میں اجنبی کو پہلے کل مال کا ایک ثلث مال ملے گا بقیہ دوثلث میں سے آدھا میراث میں شوہر کو ملے گا باقی رہا، ایک ثلث، اس کے تین حصے کئے جائیں گے ان میں سے ایک حصہ اجنبی کو اور دو حصے شوہر کو ملیں گے (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ٦ ص ١١٧) اس صورت میں اس کا کل مال اٹھارہ حصوں میں تقسیم ہوگا، پہلے اجنبی کو چھ حصے یعنی ایک تہائی ملے گا، باقی رہے دوتہائی یعنی بارہ حصے اس میں سے آدھا یعنی چھ حصے شوہر کو ملیں گے باقی رہے چھ حصے جو کہ کل مال کا ایک ثلث ہیں اس میں اجنبی کو ایک ثلث یعنی دو حصے اورشوہر کو دوثلث یعنی چارے حصے ملیں گے، اس طرح شوہر کو بیوی کے کل مال میں سے دس (١٠) حصے اوراجنبی کو آٹھ (٨) حصے ملیں گے (مؤلف)

مسئلہ١٤: اولادِ فُلاں کے لئے وصیّت کی اورفلاں کے لئے کوئی صلبی اولاد ہی نہیں تو اس وصیّت میں اس کے بیٹوں کی اولاد داخل ہوگی (محیط از عالمگیری ج ٦ ص ١١٨)

مسئلہ١٥: فلاں کے ورثہ کے لئے وصیّت کی تو وصیّت اس طرح تقسیم ہوگی کہ مذکر کو دو حصے اور مونث کو ایک حصہ (ہدایہ، عالمگیری ج ٦ ص ١١٨)

مسئلہ١٦: فلاں کی بیٹیوں (بنات) کے لئے وصیّت کی اوراس کے بیٹے اور بیٹیاں دونوں ہیں تو وصیّت خاص طور پر بیٹیوں کے لئے ہے اوراگر اس کے بیٹے ہیں اور پوتیاں ہیں تو وصیّت پوتیوں کے لئے ہے (عالمگیری ج ٦ ص ١١٨)

مسئلہ١٧: فُلاں فُلاں آباء کے لئے وصیّت کی اوران کے آباء واُمّہات دونوں ہیں تو یہ دونوں وصیّت میں داخل ہیں لیکن اگر ان کے آباء اور

اُمّہات نہیں بلکہ دادااوردادیاں ہیں تو یہ وصیّت میں داخل نہیں (عالمگیری ج ٦ ص ١١٨)

مسئلہ ١٨: آل فُلاں کے لئے وصیّت کی تو یہ اس کے تمام گھر والوں کے لئے ہے (ہدایہ جلد ٤) مگر اس میں بیٹوں اور بہنوں کی اولاد داخل نہیں نہ ہی ماں کے قرابت دار داخل ہیں (زیلعی از حاشیہ ہدایہ)

مسئلہ ١٩: اپنے پڑوسیوں کے لئے وصیّت کی تو اس میں امام اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک وہ تمام لوگ شامل ہیں جو اس کے گھر سے ملے ہوئے ہوں لیکن صاحبین کے نزدیک وہ تمام لوگ شامل ہیں جو محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں (درمختار ج ۵ ص ٤٧٦)

مسئلہ ٢٠: اپنے پڑوسیوں کے لئے ثلث مال کی وصیّت کی اگر وہ گنتی میں ہیں تو یہ ثلث مال ان کے اغنیاء وفقراء دونوں میں تقسیم کیا جائے گا یہی حکم اس وصیّت کا ہے جو اہل مسجد کے لئے کی جائے (عالمگیری ج ٦ ص ١١٩)

مسئلہ ٢١: بنی فلاں کے یتامی (یعنی فلا ں خاندانوں کے یتیموں) کے لئے وصیّت کی اور وہ گنتی کے ہیں تو وصیّت صحیح ہے، ان سب پر خرچ کی جائے گی۔ یہی حکم اس وقت ہے جب یہ کہے کہ میں نے اس گلی کے یتامی یا اس گھر کے یتامی کے لئے وصیّت کی، اگر وہ گنتی کے ہیں تو غنی وفقیر دونو ں پر خرچ ہوگی اور اگر وہ ان گنت ہیں تو وصیّت جائز ہے اس صورت میں صرف فقراء پر خرچ ہوگی (عالمگیری ج ٦ ص ١١٩) کتنی تعداد کو ان گنت کہیں گے، بعض علماء نے اس کو رائے قاضی پر رکھا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، امام محمد فرماتے ہیں کہ سو (١٠٠) سے زیادہ تعداد تو لاتحصی (ان گنت) ہے اور یہ سہل ہے (فتاویٰ قاضی خاں)

مسئلہ ٢٢: فلاں خاندان کی بیواؤں کے لئے وصیّت کی وہ خواہ گنتی کی ہوں یا ان گنت ہوں دونوں صورتوں میں وصیّت جائز ہے، اگر گنتی کی ہیں تو وصیّت اُن پر خرچ ہوگی اور اگر اُن گنت ہیں تو جو مل جائیں ان پر خرچ ہوگی (عالمگیری ج ٦ ص ١١٩)

مسئلہ ٢٣: اپنے پڑوس یا فلاں کے پڑوسی کے لئے وصیّت کی اور وہ پڑوسی ان گنت ہیں تو وصیّت باطل ہے ایسے ہی اگر اس نے اہل مسجد کے لئے وصیّت کی یا اہل جیل خانہ (قیدیوں) کے لئے وصیّت کی وہ اَن گنت ہیں تو وصیت باطل ہے (تاتارخانیہ از عالمگیری ج ٦ ص ١١٩)

مسئلہ ٢٤: فلاں خاندان کے اندھوں کے لئے وصیّت کی یا فلاں خاندان کے لنجوں (یعنی اعضاء سے اپاہج) کے لئے وصیّت کی یا قرض دار یا مسافرین یا قیدیوں کے لئے، اگر وہ قابلِ شمار ہیں تو غنی اور فقیر دونوں شامل ہوں گے اور اگر بے شمار ہیں تو صرف فقراء کے لئے مالِ وصیّت خرچ ہوگا (عالمگیری ج ٦ ص ١١٩)

مسئلہ ٢٥: اپنے اصہار یعنی سسرال والوں کے لئے وصیّت کی تو یہ وصیّت اس کی بیوی کے ہر ذی رحم محرم کے لئے ہے، اسی طرح اُس میں اس

کے باپ کی بیوی کے ذی رحم محرم بھی داخل ہوں گےاور اُس کے ہر ذی رحم محرم کی زوجہ بھی داخل ہے، یہ سب اس وقت دخل ہوں گے جب موصی کی موت کے دن یہ اس کے صہر ہوں (عالمگیری ج ٦ ص ١٢٠)،یعنی موصی کی زوجہ اس کی زوجیت میں ہو، طلاقِ بائن یا طلاقِ مغلظہ سے عدّت نہ ہو، اگر طلاقِ رجعی سے عدّت میں ہے تو وہ زوجیت میں داخل ہے(در مختار، ردالمحتار ج ۵ ص ۴۷۳)

مسئلہ ۲٦: اپنے اختان یعنی دامادوں کے لئے وصیّت کی تو اس میں اس کے ہر ذی رحم محرم کا شوہر داخل ہے، جیسے بیٹیوں کے شوہر، بہنوں کے شوہر، پھوپھیوں کے شوہر اور خالاؤں کے شوہر۔(محیط از عالمگیری ج ٦ ص ١٢٠)۔ بیوی کی لڑکی جو اس کے شوہر اول سے ہے اس کا شوہر موصی کے دامادوں میں شامل نہیں (تا تارخانیہ از عالمگیری ج٦ ص ١٢٠)

مسئلہ ۲۷: اولادِ رسول پاک علیہ الصلوۃ والسّلام کے لئے وصیّت کی تو اس وصیّت میں صرف اولادِ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما داخل ہوگی (عالمگیری ج٦ ص ١٢٠)

مسئلہ ۲۸: علویوں کے لئے وصیّت کی تو یہ وصیّت جائز نہیں کیوں کہ وہ بے شمار ہیں اور وصیّت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جو فقیر و حاجت مندی کا اشارہ کرے، ہاں اگر فقراء علویوں کے لئے وصیّت کی تو جائز ہے(عالمگیری ج٦ ص ١٢١)

مسئلہ ۲۹: فقہاء کے لئے وصیّت کی تو جائز نہیں اور اگر ان کے فقراء کے لئے وصیّت کی تو جائز ہے اسی طرح اگر طلبائے علم کے لئے وصیّت کی تو ناجائز اور اگر ان کے فقراء کے لئے کی تو جائز ہے(عالمگیری ج٦ ص ١٢١)

مسئلہ ۳۰: کسی شہر کے اہلِ علم کے لئے وصیّت کی، اس میں اہلِ فقہ اور اہلِ حدیث شامل ہیں، لیکن اہلِ منطق و اہلِ فلسفہ شامل نہیں، نہ ہی اس میں علمِ کلام پڑھنے والے داخل ہیں۔حضرت ابو القاسم فقیہ سے روایت ہے کہ کتبِ کلام کتبِ علم نہیں (عالمگیری ج٦ ص ١٢١)

مسئلہ ۳۱: اپنے ثلث مال کی وصیّت کی کہ میرا ثلث مال فلاں کے لئے ہے اور مسلمانوں میں سے ایک شخص کے لئے، تو نصف ثلث فُلاں کو دیا جائے گا اور اس شخص کے لئے کچھ نہیں (عالمگیری ج٦ ص ١٢١)

مسئلہ ۳۲: قبر کو لیپنے پوتنے کی وصیّت کی اگر یہ حفاظتِ قبر کے لئے ہے تو جائز اور اگر تزئین کے لئے ہے تو ناجائز، اور یہی حکم مزارات پر قبہ بنانے کا ہے خصوصاً اولیاء اللہ کے مزارات پر بہ نیتِ آسائش زائرین و تحصینِ قبر (فتاویٰ رضویہ ج ا ص ١۵١ بحوالہ درمختار، عالمگیری و بزازیہ)

مسئلہ ۳۳: اپنی قبر پر قرآن شریف پڑھنے کی وصیّت کی یہ وصیّت جائز ہے مگر اجرت پر جائز نہیں (درمختار، ردالمحتار ج ۵ ص ۴۸۵)

مسئلہ ۳۴: وصیّت کی کہ مجھے میرے گھر میں دفن کریں تو یہ وصیّت باطل ہے کہ یہ خاص ہے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسّلام

کے لئے امت کے حق میں مشروع نہیں (فتاوی رضویہ ج۱۱ص۱۵۲بحوالہ خلاصہ بزازیہ،تاتارخانیہ وہندیہ)

مکان میں رہنے اور خدمت کرنے،درختوں کے پھلوں، باغ کی آمدنی اور زمین کی آمدنی اور پیداوار کی وصیّت کا بیان

مسئلہ۱: گھر کے کرایہ کی آمدنی کی وصیّت کی تو موصی لہ کو اس میں رہنے کا حق نہیں اور اگر زید کے لئے ایک سال تک اپنے دار(گھر) میں سکونت کی وصیّت کی اور دار کے موصی کا اور کچھ مال نہیں ہے تو زید اس میں سے تہائی دار میں رہے گا اور ورثہ دو تہائی دار میں،ورثہ کو اختیار نہیں کہ وہ اپنا مقبوضہ فروخت کر دیں (بدائع از عالمگیری ج۶ص۱۲۲)

مسئلہ۲: یہ کہا یہ بھوسا فُلاں کے جانوروں کے لئے ہے،تو یہ وصیت باطل ہے اور اگر یہ وصیّت کی کہ فلاں کے جانوروں کو کھلایا جائے تو وصیّت جائز ہے (فتاوی قاضی خاں از عالمگیری ج۶ص۱۲۲)

مسئلہ۳: کسی شخص کے لئے اپنے گھر رہنے کی وصیّت کی اور مدت اور وقت مقرر نہیں کیا تو یہ وصیّت تاحیات موصی لہ ہے (المنتقٰی از عالمگیری ج۶ص۱۲۲)

مسئلہ۴: کسی شخص کے لئے اپنے گھر میں رہنے کی وصیّت کی تو اسے اس گھر کو کرایہ پر دینے کا حق نہیں (محیط السرخسی از عالمگیری ج۶ص۱۲۲)

مسئلہ۵: کسی نے اپنے باغ کے محاصل و پیداوار کی وصیّت کی تو موصی لہ کے لئے اس کے موجودہ محاصل و پیداوار ہیں اور جو کچھ آئندہ ہوں (کافی از عالمگیری ج۶ص۱۲۲) ملحوظ رہے کہ عربی زبان میں بستان اس باغ کو کہتے ہیں جس کی چہار دیواری بنی ہو،اس چہار دیواری کے اندر جو درخت یا زراعت ہو وہ سب بستان میں شامل ہے اور باغ سے ان مسائل میں مراد ایسا ہی باغ ہے (مولف)

مسئلہ۶: کسی کے لئے اپنے باغ کے پھلوں کی وصیّت کی تو اس کی دو صورتیں ہیں یا یہ کہا کہ ہمیشہ کے لئے یا ہمیشہ کا لفظ نہیں کہا۔اگر ہمیشہ کا لفظ نہیں کہا تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں اگر اس کے باغ میں اس کی موت کے دن پھل لگے ہیں تو موصی لہ کے لئے اس کے ثلث مال میں سے صرف ان ہی پھلوں سے دیا جائے گا اور اس کے بعد جو پھل آئیں گے موصی لہ کا ان میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔اور اگر موصی کی موت کے دن باغ میں پھل نہیں لگے تھے تو قیاس یہ ہے کہ یہ وصیّت باطل مگر استحسان میں وصیّت باطل نہیں بلکہ موصی لہ کو اس کی تاحیات اس باغ کے پھل ملتے رہیں گے بشرط یہ کہ وہ بستان اس کے ثلث مال سے زائد نہ ہو،یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں جب موصی نے وضاحت نہیں کیا اور اگر اس نے وضاحت کر دی اور یوں کہا کہ میں نے تیرے لئے ہمیشہ کے واسطے اپنے باغ کے پھلوں کی وصیّت کی تو

اسے موجودہ پھل بھی ملیں گے اور جو بعد میں پیدا ہوتے رہیں وہ بھی۔ (عالمگیری ج۶ ص۱۲۲)

مسئلہ۷: اپنے باغ کے پھلوں و پیداوار کی ہمیشہ کے لئے کسی کے لئے وصیّت کی پھر اس کے کھجور کے درختوں کی جڑوں سے اور درخت پیدا ہوگئے تو ان کی پیداوار اور محاصل بھی وصیّت میں داخل ہوں گے (المنفقیٰ از عالمگیری ج۶ ص۱۲۲)

مسئلہ۸: اپنے باغ کے پھلوں کے ثلث کی وصیّت کی اور موصی کا اور کوئی مال سوائے اس بستان (باغ) کے نہیں ہے تو یہ وصیّت جائز ہے اور موصی لہ اس کا ثلث پانے کا مستحق ہے اگر موصی لہ نے باغ کا تہائی حصہ ورثہ سے تقسیم کرلیا پھر اس حصہ سے آمدنی ہوئی جو موصی لہ کے پاس آیا اور ورثہ کے حصے میں آمدنی نہیں ہوئی یا ورثہ کے حصہ میں آمدنی ہوئی اور موصی لہ کے حصہ میں آمدنی نہیں ہوئی تو دونوں صورتوں میں وہ ورثہ اور موصی لہ ایک دوسرے کے شریک ہوں گے (عالمگیری ج۶ ص۱۲۲)

مسئلہ۹: کسی کے لئے ثلث بستان کی وصیّت کی تو ورثہ کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے حصہ کا دوثلث بستان فروخت کردیں، ایسی صورت میں دوثلث کا خریدار موصی لہ کے ساتھ شریک ہوجائے گا (عالمگیری ج۶ ص۱۲۳)

مسئلہ۱۰: ایک شخص نے کسی کے لئے اپنی زمین کی پیداوار کی وصیّت کی اور اس زمین میں کھجور کے درخت ہیں اور نہ اور کوئی درخت ہے اور موصی کا اس کے سوا اور مال بھی نہیں ہے تو اس کو کرایہ پر اٹھایا جائے گا اور اس کرایہ کا ایک ثلث موصی لہ کو دیا جائے گا اور اگر اس میں کھجور کے درخت ہیں اور بھی درخت ہیں تو ان درختوں کی پیداوار کا ثلث موصی لہ کو ملے گا (عالمگیری ج۶ ص۱۲۳)

مسئلہ۱۱: وصیّت کرنے والے نے کسی کے لئے اپنی بکریوں کی اون کی یا اپنی بکریوں کے بچوں کی یا ان کے دودھ کی ہمیشہ کے لئے وصیّت کی تو ان تمام صورتوں میں موصی لہ کو ان بکریوں کا وہی اون ملے گا جو وصیّت کرنے والے کی موت کے دن ان کے جسم پر ہے اور وہی بچے ملیں گے جو موصی کی موت کے دن ان کے پیٹوں میں ہیں اور وہی دودھ ملے گا جو موصی کی موت کے دن ان کے تھنوں میں ہے خواہ موصی نے وصیّت میں ہمیشہ کا لفظ کہا یا نہ کہا۔ (ہدایہ از عالمگیری ج۶ ص۱۲۳)

مسئلہ۱۲: کسی شخص نے اپنے بستان (باغ) کی پیداوار کی وصیت کی پھر موصی لہ نے میت کے ورثہ سے غلہ کے عوض پورا باغ خریدلیا تو یہ جائز ہے اس صورت میں وصیّت باطل ہوجائے گی اس طرح اگر ورثہ نے باغ اس کو فروخت نہیں کیا لیکن انھوں نے کچھ مال دے کر موصی لہ کو اپنے حصہ کے غلہ سے بری ہونے پر راضی کرلیا تو یہ بھی جائز ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۲۳)

مسئلہ۱۳: اپنے گھر کے کرایہ کی مساکین میں تقسیم کرنے کی وصیّت کی تو یہ اس کے ثلث مال میں سے جائز ہے اور اگر مساکین کے لئے اپنے گھر میں رہنے یا اپنی سواری پر سوار ہونے کی وصیّت کی تو یہ جائز نہیں مگر یہ کہ موصی لہ معلوم ہو (محیط از عالمگیری ج۶ ص۱۲۳)

مسئلہ۱۴: مساکین کے لئے اپنے انگور کے باغ کی بہار کی تین سال تک کے لئے وصیّت کی اور مر گیا اور تین سال تک اس کے انگور کے باغ میں انگور کی بہار نہ آئی تو بعض کے قول پر یہ باغ موقوف رہے گا جب تک اس کی تین سال کی بہار مساکین پر صدقہ نہ کر دی جائے، فقیہ ابو اللیث رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا یہ قول ہمارے اصحاب کے مطابق ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۲۳)

مسئلہ۱۵: اپنے جسم کے لباس کی وصیّت کی تو یہ جائز ہے اور موصی لہ کو اس کے جُبّے، قمیص، چادریں اور پاجامے ملیں گے، اس کی ٹوپیاں، موزے، جرابیں اس میں شامل نہ ہوں گے۔ (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج۶ ص۱۲۳)

مسئلہ۱۶: یہ وصیّت کی کہ یہ کپڑے صدقہ کر دو تو یہ جائز ہے کہ وہ کپڑے فروخت کر کے ان کی قیمت صدقہ کر دیں یا چاہیں تو کپڑے فروخت نہ کریں رکھ لیں اور ان کی قیمت دے دیں (عالمگیری ج۶ ص۱۲۳)

مسئلہ۱۷: کسی آدمی کو یہ وصیّت کی کہ میری زمین سے دس جریب (گھ) زمین ہر سال کاشت کرے اس صورت میں بیج، خراج (مالگذاری) اور آبپاشی موصی لہ کے ذمہ ہوگی اور اگر وصیّت میں یہ کہا کہ ہر سال میری دس جریب زمین میرے لئے کاشت کرے اس صورت میں بیج، مالگذاری اور آبپاشی متوفی موصی کے مال سے دیئے جائیں گے (عالمگیری ج۶ ص۱۲۴)

مسئلہ۱۸: کسی شخص کے لئے کھجور کے باغ کے کھجوروں کی وصیّت کی جو کہ تیار تھیں یا کاشت کی وصیّت کی جو کاٹے جانے کے قریب تھیں لیکن فصل کاٹی نہیں گئی تھی تو مال گزاری دی جائے گی (تاتارخانیہ از عالمگیری ج۶ ص۱۲۴)

مسئلہ۱۹: موصی نے کسی کے لئے اپنی تلوار کی وصیّت کی تو اس میں تلوار کا پرتلہ اور حمائل داخل ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۲۴)

مسئلہ۲۰: کسی کے لئے مصحف (قرآن پاک) کی وصیّت کی اور مصحف کا غلاف بھی ہے تو اس کو مصحف ملے گا غلاف نہیں (قدوری از عالمگیری ج۶ ص۱۲۴)

مسئلہ۲۱: سرکہ کے مٹکے کی وصیّت کی تو اس میں مٹکا شامل ہے اور اگر جانوروں کے گھر (یعنی وہ گھر جس میں جانور رکھے جاتے ہیں) کی وصیّت کی تو وصیّت دار (گھر) کی ہے اس میں جانور شامل نہیں، ایسے ہی کھانے کی کشتی (ٹرے) کی وصیّت کی تو اس میں کا کھانا دیا جائے گا کشتی (ٹرے) نہیں (محیط السرخسی از عالمگیری ج۶ ص۱۲۴)

مسئلہ۲۲: کسی کے لئے میزان (ترازو) کی وصیّت کی تو اس میں اس کا عمود (ڈنڈی) پلڑے اور اس کی ڈسیں شامل ہیں، باٹ، بٹہ اور مٹھیہ (علاق) شامل نہیں لیکن اگر ترازو معین کر دی تو اس میں باٹ اور علاق بھی شامل ہوں گے (عالمگیری ج ٦ ص ۱۲۴)

مسئلہ۲۳: اپنی بکریوں میں سے کسی کے لئے ایک بکری کی وصیّت کی اور یہ نہیں کہا کہ میری ان بکریوں میں سے، پھر وارثوں نے اسے وہ بکری دی جس نے موصی کی موت کے بعد بچہ جنا تو یہ بچہ بکری کے ساتھ شامل نہ ہوگا یعنی فقط بکری ملے گی (عالمگیری ج٦ص۱۲۴)

مسئلہ۲۴: اور اگر یہ کہا کہ میں نے فُلاں کے لئے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کی وصیّت کی اور وارثوں نے اس موصی لہ کو وہ بکری دی جس نے موصی کی موت کے بعد بچہ دیا تو وہ بچہ اس بکری کا تابع ہوگا یعنی بکری مع بچے کے موصی لہ کو دی جائے گی اور اگر وارثوں نے بکری معیّن کرنے سے پہلے پہلے بچہ کو ضائع کر دیا یعنی ہلاک کر دیا تو ان پر اس کا ضمان نہیں (عالمگیری ج٦ص۱۲۴)

مسئلہ۲۵: دار (گھر) کی ایک شخص کے لئے وصیّت کی اور اس کی بنیاد کی دوسرے کے لئے، یا یہ کہا کہ یہ انگوٹھی فلاں کے لئے ہے اور اس کا نگینہ دوسرے کے لئے، یا یہ کہا کہ یہ کنڈیا (زنبیل) فلاں کے لئے اور اس میں کے پھل فلاں کے لئے، تو ان تمام صورتوں میں اگر اس نے متصلاً بلا فصل کہا تو ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی وصیّت اس کے لئے کی اور اگر متصلاً نہیں کہا بلکہ فصل کیا تو امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک یہی حکم ہے اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اصل (یعنی دار یا انگوٹھی یا کنڈیا) تنہا پہلے کو ملے گی اور تابع میں دونوں شریک ہوں گے (عالمگیری ج٦ص۱۲۵ بحوالہ کافی) یعنی اس صورت میں گھر تنہا پہلے کو ملے گا بناء مشترک ہوگی، کنڈیا پہلے کو ملے گی پھل مشترک ہوں گے اور انگوٹھی پہلے کو ملے گی اور نگینہ مشترک ہوگا۔

مسئلہ۲٦: اور اگر یہ وصیّت کی کہ یہ گھر فلاں کے لئے ہے اور اس میں رہائش فلاں کے لئے یا یہ درخت فلاں کے لئے ہے اور اس کا پھل فلاں کے لئے یا یہ بکری فلاں کے لئے اور اس کا اون فلاں کے لئے تو جس کے لئے جو وصیّت کی اس کو بلا اختلاف وہی ملے گا خواہ اس نے یہ متصلاً کہا ہو یا درمیان میں فصل کیا ہو (عالمگیری ج٦ص۱۲۴)

مسئلہ۲۷: کسی شخص کے لئے اپنے دار (مکان) کی وصیّت کی اور اس میں بنے ہوئے ایک خاص بیت (کمرہ) کی وصیّت کسی دوسرے کے لئے کی تو وہ خاص مکان ان دونوں کے درمیان بقدر ان کے حصہ کے مشترک ہوگا (عالمگیری ج٦ص ۱۲۵)

مسئلہ۲۸: کسی کے لئے معینہ ایک ہزار درہم کی وصیّت کی اوران میں سے ایک سو درہم کی دوسرے کے لئے وصیّت کی تو ایک ہزار والے کو نو سو درہم ملیں گے اور سو درہم دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوں گے (عالمگیری ج ٦ ص ۱۲۵)

مسئلہ۲۹: اگر ایک شخص کے لئے مکان کی وصیّت کی اور اس کی بناء کی دوسرے کے لئے تو بناء ان دونوں کے درمیان حصہ رسدی تقسیم ہوگی (بدائع از عالمگیری ج٦ ص ۱۲۵)

مسئلہ۳۰: موصی نے اپنے جانور کی ایک شخص کے لئے وصیّت کی اور اس کی سواری اور منفعت کی دوسرے کے لئے وصیّت کی تو ہر موصی لہ کے لئے وہی ہے جس کی اس کے لئے وصیّت کی (مبسوط از عالمگیری ج٦ ص ۱۲۵)

مسئلہ۳۱: ایک شخص کے لئے اپنے گھر کے کرایہ کی وصیّت کی اور دوسرے کے لئے اس میں رہنے کی وصیّت کی اور تیسرے شخص کے لئے اس کے رقبہ کی وصیّت کی اور یہ ایک ثلث ہے پس کسی شخص نے موصی کی موت کے بعد اس کو منہدم کر دیا تو جتنا اس نے گرایا ہے اس کی قیمت کا تاوان اس پر ہے پھر اس قیمت سے مکان بنائے جائیں جیسے بنے ہوئے تھے اور کرایہ پر دیا جائے، تو جس کے لئے کرایہ کی وصیّت کی اسے کرایہ اور جس کی سکونت کی وصیّت کی اسے حق سکونت ملے گا، یہی حکم بستان (باغ) کی وصیّت کا ہے کہ اس نے ایک شخص کے لئے بستان کی پیداوار کی وصیّت کی اور دوسرے کے لئے اس کے رقبہ کی، پھر کسی شخص نے اس میں سے درخت کاٹ لئے تو اس پر درختوں کی قیمت کا تاوان دے اس قیمت سے درخت خرید کر لگائے جائیں گے (عالمگیری ج٦ ص ۱۲۷)

مسئلہ۳۲: موصی نے ایک شخص کے لئے اپنے باغ کی آمدنی کی وصیّت کی اور دوسرے کے لئے باغ کے رقبہ کی وصیّت کی اور یہ اس کا ثلث مال ہے تو باغ کا رقبہ اس کے لئے ہے جس کے واسطے رقبہ کی وصیّت کی اور اس کی آمدنی اس کے لئے جس کے واسطے اس کی آمدنی کی وصیّت کی جب تک موصی لہ زندہ ہے اور اس صورت میں باغ کی آبپاشی، مال گذاری اور اس کی اصلاح ومرمت آمدنی والے پر ہے (عالمگیری ج٦ ص ۱۲۷)

مسئلہ۳۳: موصی نے ہمیشہ کے لئے اپنی بکریوں کے اون کی یا ان کے دودھ کی یا ان کے گھر کی یا ان کے بچوں کی کسی کے لئے وصیّت کی تو یہ وصیّت صرف اس اون میں جاری ہوگی جو موصی کی موت کے دن ان بکریوں کی پیٹھوں پر ہے یا وہ دودھ جو ان کے تھنوں میں ہے یا وہ گھی جو ان کے تھنوں کے دودھ سے برآمد ہو یا وہ بچے جو ان کے پیٹ میں ہوں جس دن کہ موصی کی موت ہوئی، اس کی موت کے بعد پھر جو کچھ پیدا ہوگا اس میں وصیّت جاری نہ ہوگی (عالمگیری ج٦ ص ۱۲۷)

مسئلہ۳۴: موصی نے کسی کے لئے ہمیشہ کے واسطے اپنے کھجوروں کے باغ کے محاصل (آمدنی) کی وصیّت کی اور دوسرے کے لئے اس باغ کے رقبہ کی وصیّت کی اور اس باغ میں بہار (پھل) نہیں آئی تو اس صورت میں اس کی آبپاشی اور اس کی اصلاح کا خرچہ ومرمت صاحب رقبہ پر ہے پھر جب اس پر پھل آجائیں تو یہ خرچہ آمدنی لینے والے پر ہے اور اگر ایک سال پھل آئے پھر نہ آئے تب بھی اس کی اصلاح وخرچہ کی ذمہ داری آمدنی لینے والے پر ہے، اگر آمدنی لینے والے نے خرچہ نہ کیا اور صاحب رقبہ نے خرچہ کیا یہاں تک کہ باغ میں پھل آ گئے تو صاحب رقبہ اس سے اپنا خرچہ وصول کرے گا (مبسوط از عالمگیری ج۶ ص۱۲۷)

مسئلہ۳۵: یہ وصیّت کی کہ ان تلوں کا تیل فلاں کے لئے اور اس کی کھلی دوسرے کے لئے ہے تو تیل نکالنے کی ذمہ داری اس کی ہے جس کے لئے تیل کی وصیّت کی۔ (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج۶ ص۱۲۷)

مسئلہ۳۶: انگوٹھی کے حلقہ کی ایک شخص کے لئے وصیّت کی اور اس کے نگینہ کی دوسرے کے لئے تو یہ وصیّت جائز ہے اگر اس کا نگ نکالنے میں انگوٹھی کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے تو دیکھا جائے گا اگر حلقہ کی قیمت نگ سے زیادہ ہے تو حلقہ والے سے کہا جائے گا کہ وہ نگ والے کو نگ کی قیمت ادا کرے اور اگر نگ کی قیمت زیادہ ہے تو نگ والے سے کہا جائے گا کہ وہ انگوٹھی کے حلقہ کی قیمت ادا کرے (عالمگیری ج۶ ص۱۲۷)

مسئلہ۳۷: ایک شخص نے کسی کے لئے اپنے بستان (باغ) کے ان پھلوں کی وصیّت کی جو اُس میں موجود ہیں اور اس نے اس کے لئے اس کے پھلوں کی ہمیشہ کے لئے بھی وصیّت کی، اس کے بعد موصی کا انتقال ہو گیا اور موصی کا اس کے سوا اور مال نہیں ہے اور باغ میں پھل سو روپے کی قیمت کے ہیں اور پورے باغ کی قیمت تین سو روپے کے مساوی ہے، اس صورت میں موصی لہ کے لئے باغ میں موجود پھلوں کا تہائی حصہ ہے اور آئندہ جو پھل آئیں گے ان میں سے ہمیشہ اس کو ایک ثلث ملتا رہے گا (عالمگیری ج۶ ص۱۲۷)

مسئلہ۳۸: یہ وصیّت کی کہ میرے مال سے فلاں شخص پر ہر ماہ پانچ درہم خرچ کئے جائیں تو اس کے مال کا ایک ثلث رکھ لیا جائے گا تاکہ موصی لہ پر ہر ماہ پانچ درہم خرچ کئے جاتے رہیں جیسا کہ موصی نے وصیّت کی ہے (مبسوط از عالمگیری ج۶ ص ۱۲۸)

مسئلہ۳۹: ایک شخص نے دو آدمیوں کے لئے وصیّت کی کہ ان میں سے ہر ایک پر میرے مال س ے اتنا اتنا خرچ کیا جائے تو اس کا ایک ثلث مال ان دونوں پر خرچ کے لئے رکھ لیا جائے گا پھر اگر وارثوں نے ان میں سے کسی ایک سے کچھ دے کر مصالحت کر لی اور وہ وصیّت سے دستبردار ہو گیا تو اس صورت میں موصی کا کل ثلث مال دوسرے پر خرچ کرنے کے لئے رکھ لیا جائے گا اور وارثوں کے حق میں دستبرداری دینے والے کا حق وارثوں کو نہ ملے گا (محیط از عالمگیری ج۶ ص

۱۲۷)

مسئلہ۴۰: ایک شخص نے وصیّت کی کہ میرے مال میں سے فلاں شخص پر اس کی تاحیات ہر ماہ پانچ درہم خرچ کئے جائیں اور ایک دوسرے شخص کے لئے اپنے ثلث مال کی وصیّت کی اور ورثہ نے اس کی اجازت دے دی تو اس صورت میں اس کا مال چھ حصوں میں تقسیم ہوکر ایک حصہ موصی لہ ثلث کو ملے گا اور باقی پانچ حصے محفوظ رکھے جائیں گے ان میں سے پانچ درہم والے پر ہر ماہ پانچ درہم خرچ کئے جائیں گے اور اگر یہ شخص جس کے لئے پانچ درہم ہر ماہ خرچ کرنے کی وصیّت کی تھی اپنے حصہ کا محفوظ روپیہ خرچ ہونے سے پہلے ہی مرگیا تو جس کے لئے ثلث مال کی وصیّت کی تھی اس کا ثلث پورا کیا جائے گا اور یہ ثلث مال اس دن کے حساب سے لگایا جائے گا جس دن کہ موصی کی موت ہوئی لیکن اگر مال کا دوثلث حصہ سے زیادہ خرچ ہو چکا تھا اور اب جو باقی بچا اس سے موصی لہ ثلث کا ثلث پوا نہیں ہوتا تو اس صورت میں اس مرنے والے کے حصہ میں سے جو نفقہ بچا ہے وہ اسے دے دیا جائے گا اور اس کا ثلث پورا نہیں کیا جائے گا اور اگر مال اتنا بچ گیا تھا کہ موصی لہ ثلث کا ثلث پورا ہوکر بچ گیا تو جو باقی بچا وہ موصی کے ورثہ کو ملے گا نہ کہ اس کے ورثہ کو جس کے لئے پانچ درہم ماہانہ خرچ کرنے کی وصیّت کی تھی (عالمگیری ج۶ص۱۲۸)

مسئلہ۴۱: اگر دو آدمیوں کے لئے یہ وصیّت کی کہ ان دونوں پر ان کی تاحیات میرے مال سے ہر ماہ دس درہم خرچ کئے جائیں اور ایک تیسرے کے لئے اپنے ثلث مال کی وصیّت کی تو اگر ورثہ نے اس کی اجازت دی تو اس کا مال چھ حصوں میں تقسیم ہوگا اور اگر ورثہ نے اجازت نہ دی تو دو برابر حصوں میں تقسیم ہوگا اور اگر ان دونوں آدمیوں سے جن کے لئے تاحیات دس درہم ماہانہ کی وصیّت کی تھی ایک آدمی کا انتقال ہوگیا تو اس کا حصہ اس کو نہیں ملے گا جس کے لئے ثلث مال کی وصیّت کی تھی بلکہ جو کچھ ان دو آدمیوں کے لئے محفوظ رکھا تھا وہ ویسے ہی محفوظ رہے گا اور اسے اس ایک پر خرچ کیا جائے گا جو ان دونوں میں سے زندہ باقی ہے (عالمگیری ج۶ص۱۲۸ کتاب الوصایا)

مسئلہ۴۲: اگر میت نے یہ وصیّت کی کہ میں نے فلاں کے لئے اپنے ثلث مال کی وصیّت کی اور فلاں کے لئے اس پر تاحیات ہر ماہ پانچ درہم خرچ کرنے کی وصیّت کی اور ایک دوسرے کے لئے تاحیات اُس کی اُس پر پانچ درہم خرچ کرنے کی وصیّت کی تو اگر ورثہ نے اس کی اجازت دے دی تو اس کا مال نو (۹) حصوں میں منقسم ہوگا، جس کے لئے ثلث مال کی وصیّت کی اس کو ایک حصہ اور بقیہ بعد والے دونوں موصی لہما کے لئے چار چار حصے محفوظ رکھے جائیں گے اور ان پر ہر ماہ خرچ ہوں گے (عالمگیری ج۶ص۱۲۸)

مسئلہ۴۳: اگر میت نے وصیّت کی کہ میرے مال سے فلاں پر اس کی تاحیات پانچ درہم ماہانہ خرچ کیا جائے اور فلاں اور فلاں پر ان کی تاحیات دس درہم ماہانہ خرچ کئے جائیں، ہر ایک کے لئے پانچ درہم، اور ورثہ نے اس کی اجازت دے دی تو مال

موصی لہ اور موصی لہما کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا اس طرح کہ جس کے لئے پانچ درہم ماہانہ کی وصیّت کی اسے ایک نصف اور جن دو کے لئے دس درہم ماہانہ کی وصیّت کی انھیں دوسرا نصف، اس طرح نصف مال پہلے ایک کے لئے اور نصف مال دوسرے دو کے لئے محفوظ رکھا جائے گا اوران پر ماہ بماہ خرچ ہوگا (عالمگیری ج ٦ ص ١٢٨) اوراگر اس ایک کا انتقال ہوگیا جس ایک کے لئے پانچ درہم ماہانہ کی وصیّت کی تھی تو جو کچھ بچا وہ ان دو پر خرچ ہوگا جن دو کے لئے دس درہم ماہانہ کی وصیّت کی تھی اوراگر ان دونوں میں سے ایک کا انتقال ہوگیا جن کے لئے ایک ساتھ دس درہم ماہانہ کی وصیّت کی تھی اور پانچ درہم والا زندہ رہا تو اس صورت میں مرنے والے کا حصہ اس کے شریکِ وصیّت کے لئے محفوظ رکھا جائے گا اوراس پر خرچ کیا جائے گا، یہ اس صورت میں ہے جب ورثہ نے اجازت دے دی اوراگر ورثہ نے اجازت نہیں دی تو میت کا ثلث مال نصف نصف دو برابر حصوں میں تقسیم ہوگا، نصف ثلث اس کو ملے گا جس ایک کے لئے پانچ درہم ماہانہ کی وصیّت کی اور نصف ثلث ان دونوں کو ملے گا جن دونوں کو ایک ساتھ ملا کران کے لئے دس درہم ماہانہ کی وصیّت کی (عالمگیری ج ٦ ص ١٢٩)

مسئلہ ۴۴: ایک شخص نے وصیّت کی کہ میرا ثلث مال فلاں کے لئے رکھا جائے اوراس پر اس میں سے ہر ماہ چار درہم خرچ کئے جائیں جب تک کہ وہ زندہ رہے اور میں نے وصیّت کی کہ میرا ثلث مال فلاں فلاں کے لئے ہے ان دونوں پر ہر ماہ تاحیات ان کی دس درہم خرچ کئے جائیں تو اگر ورثہ نے اس کی اجازت دے دی تو چار درہم والے کو اس میت کے مال کا کامل ثلث (پورا تہائی حصہ) ملے گا وہ جو چاہے کرے اور دس درہم والے دونوں کو اس میت کے مال کا دوسرا ثلثِ کامل ملے گا اور یہ ثلث ان دونوں کے درمیان برابر برابر تقسیم ہوگا اور محفوظ کچھ نہ رکھا جائے گا، اوراگر ان تینوں موصی لہم (جن کے لئے وصیّت کی گئی) میں سے کسی کا انتقال ہوگیا تو اس کے حصہ کا مال اس انتقال کر جانے والے کے وارثوں کو ملے گا اوراگر ورثہ نے میت کی اس وصیّت کو جائز نہیں کیا تو اس صورت میں چار درہم والے کو نصف ثلث (تہائی مال کا آدھا) ملے گا اوران دونوں کو جن کے لئے دس درہم ماہانہ کی وصیّت کی تھی نصف ثلث ملے گا اور یہ نصف ثلث ان دونوں کے مابین آدھا آدھا بٹے گا (بحوالہ جامع الصغیر از عالمگیری ج ٦ ص ١٢٩)

مسئلہ ۴۵: میت نے کہا میں نے فلاں کے لئے ایک ثلث مال کی وصیّت کی اس پر اس میں سے ہر ماہ چار درہم خرچ کئے جائیں اور میں نے فلاں فلاں کے لئے وصیّت کی کہ فلاں پر پانچ درہم ماہانہ اور فلاں پر تین درہم، پس اگر ورثہ نے اس کی اجازت دے دی تو چار درہم والے کو ماہانہ اس کے کل مال کا ایک ثلث ملے گا اور بقیہ دو کو دو ثلث ملیں گے اور یہ دو ثلث ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوں گے، یہ لوگ اپنے اپنے حصہ کو جیسے چاہیں استعمال کریں، اوراگر ورثہ نے اس کی اس وصیّت کو جائز نہ کیا تو چار درہم والے کو نصف ثلث ملے گا اور بقیہ دو کو دوسرا نصف ثلث ملے گا اور یہ

ان کے مابین آدھا آدھا بٹ جائے گا اور اگر ان میں سے کسی کا انتقال ہو گیا تو اس کا حصہ اس کے وارثوں کو میراث میں ملے گا (محیط از عالمگیری ج ۶ ص ۱۲۹)

مسئلہ ۴۶: میت نے وصیّت کی کہ فلاں پر میرے مال سے ہر ماہ چار درہم خرچ کئے جائیں اور ایک دوسرے پر ہر ماہ پانچ درہم میرے بستانی (چہار دیواری والا باغ) کی آمدنی سے خرچ کئے جائیں اور میت نے بجز بستان کے اور کوئی مال نہیں چھوڑا تو اس صورت میں میت کا ثلث (تہائی) بستان ان دونوں کے لئے نصف نصف ہے پھر بستان (باغ) کی ثلث پیداوار فروخت کی جائے گی اور اس کی قیمت وصی کے قبضہ میں یا اگر وصی نہیں ہے تو کسی ایماندار وثقہ آدمی کے قبضہ میں دے دی جائے گی، وہ وصی اور ثقہ ان دونوں پر حصہ رسدی ماہ بماہ خرچ کرے گا اور اگر ان دونوں کا انتقال ہو گیا تو جو کچھ رہے گا وہ موصی کے ورثہ کو ملے گا (عالمگیری ج ۶ ص ۱۲۹)

مسئلہ ۴۷: یہ وصیّت کی کہ فلاں شخص پر میرے مال سے چار روپے ماہانہ خرچ کئے جائیں اور فلاں اور فلاں پر پانچ روپے ماہانہ تو اس صورت میں تنہا ایک کے لئے مال وصیّت کا چھٹا حصہ اور دوسرے دونوں کے لئے، دوسرا چھٹا حصہ خرچ کرنے کے لئے محفوظ رکھا جائے گا (عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۰) یعنی میت کا مال بارہ حصوں میں تقسیم ہوگا اس میں سے ایک ثلث یعنی چار حصے وصیّت میں دیئے جائیں گے باقی دو ثلث یعنی آٹھ حصے ورثہ کو ملیں گے پھر ثلث مال کی وصیّت کے ان چار حصوں میں سے ایک دو حصہ یعنی حصہ تنہا پہلے موصی لہ کے لئے اور دوسرے دو حصے دوسرے دنوں موصی لہما کے لئے، اور ان پر ہر ماہ خرچ ہوگا۔

مسئلہ ۴۸: میت نے اپنی آراضی کی پیداوار کی کسی ایک شخص کے لئے وصیّت کی اور دوسرے شخص کے لئے اس آراضی کے رقبہ کی وصیّت کی اور ثلث مال میں ہے پھر اس کو صاحبِ رقبہ نے (یعنی جس کے لئے رقبہ کی وصیّت کی تھی) فروخت کر دیا اور اس شخص نے اس بیع کو تسلیم کر لیا جس کے لئے پیداوار کی وصیّت کی تھی تو بیع جائز ہو گئی، اور پیداوار کی وصیّت جس کے لئے تھی وہ وصیّت باطل ہو گئی اب اس کا اس پیداوار کی قیمت میں بھی کوئی حصہ نہیں (عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۰)

مسئلہ ۴۹: مریض نے اپنے بستان کی پیداوار کی وصیّت کسی کے لئے کی اور موصی کی موت سے قبل کئی سال اس میں پیداوار ہوئی پھر موصی کا انتقال ہو گیا تو موصی لہ کا اس پیداوار میں حصہ ہے جو موصی کی موت کے وقت یا اس کے بعد پیدا ہو (مبسوط از عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۰) جو پیداوار موصی کی موت سے پہلے ہوئی اس میں کوئی حصہ نہیں۔

مسئلہ ۵۰: یہ کہا کہ میں نے ان ایک ہزار کی فلاں کے لئے وصیّت کی اور میں نے فلاں کے لئے اس میں سے سو (۱۰۰) کی وصیّت کر دی ہے تو یہ رجوع نہیں ہے، اس صورت میں نو سو (۹۰۰) پہلی وصیّت والے کے لئے ہیں اور سو (۱۰۰) میں دونوں

آدھے آدھے کے شریک ہیں (عالمگیری ج٦ص١٣٠)

مسئلہ ۵۱: مریض نے کہا کہ میرا ثلث مال فلاں اور فلاں کے لئے اور فلاں کے لئے اس میں سے ایک سو ہے اور اس کا ثلث مال کل سترہ درہم ہی ہے تو یہ کل ثلث اسی کو ملے گا جس کے لئے سو مقرر کئے (عالمگیری ج٦ص١٣٠)

مسئلہ ۵۲: یہ وصیّت کی کہ میرا ثلث مال عبداللہ کے لئے زید وعمرو کے لئے اور عمرو کے لئے اس میں سے سو(١٠٠) روپے اور اس کا ثلث مال کل سو(١٠٠) روپے ہی ہے تو یہ سو(١٠٠) روپے عمرو کو ملیں گے اور اگر اس کا ثلث مال ڈیڑھ سو(١٥٠) روپے تھے تو عمرو کو سو(١٠٠) روپے ملیں گے اور جو بچا اس میں عبداللہ اور زید نصف نصف کے شریک ہیں (عالمگیری ج٦ص١٣٠)

مسئلہ ۵۳: یہ وصیّت کی کہ یہ ایک ہزار فلاں اور فلاں کے لئے، فلاں کے لئے اس میں سے سو(١٠٠) روپے، تو وہ اس طرح تقسیم ہوں گے فلاں کو سو(١٠٠) روپے اور دوسرے کو نوسو(٩٠٠) روپے، اگر اس میں سے کچھ ضائع ہو گئے تو باقی کے دس حصے کر کے ایک حصہ سو(١٠٠) والے کو اور باقی نو(٩) حصے دوسرے کو دیئے جائیں گے (عالمگیری ج٦ص١٣٠) اور اگر اس نے ایک تیسرے شخص کے لئے دیگر ایک ہزار روپے کی وصیّت کر دی اور اس کا ثلث مال کل ایک ہزار روپے ہے تو اس صورت میں نصف ہزار تیسرے موصی لہ وک ملے گا اور نصف ہزار پہلے دو موصی لہما کو دیا جائے گا اور وہ دس حصوں میں تقسیم ہو کر پہلے کو ایک حصہ اور دوسرے کو نو حصے ملیں گے (عالمگیری ج٢ص١٣٠)

مسئلہ ۵۴: اگر کہا کہ یہ ایک ہزار فلاں اور فلاں کے لئے، اس میں سے پہلے فلاں کے لئے سو روپے اور دوسرے کے لئے مابقی یعنی نوسو روپے، تو پہلے والے کو سو(١٠٠) روپے ملیں گے اور اگر تقسیم سے پہلے ہزار میں سے نوسو(٩٠٠) ہلاک ہو گئے تو پہلے کے لئے سو(١٠٠) روپے ہیں اور دوسرے کے لئے کچھ نہیں اور اگر یہ کہا کہ میں نے اپنے ثلث مال سے فلاں کے لئے سو(١٠٠) روپے کی وصیّت کی اور فلاں کے لئے بقیہ کی اور میں نے فلاں کے لئے ایک ہزار(١٠٠٠) روپے کی وصیّت کر دی اس صورت میں بقیہ والے کو کچھ نہ ملے گا اور میت کا ثلث مال پہلے والے موصی لہ اور تیسرے والے موصی لہ میں گیارہ حصوں میں تقسیم ہو کر ایک حصہ پہلے والے کو اور دس حصے ایک ہزار والے کو یعنی تیسرے والے کو ملیں گے (عالمگیری ج٦ص١٣٠)

مسئلہ ۵۵: یہ کہا کہ میں نے اس ایک ہزار کی فلاں فلاں کیلئے وصیّت کی اور فلاں کے لئے سات سو(٧٠٠) اور فلاں کے لئے چھ سو(٦٠٠) تو اس صورت میں یہ ایک ہزار(١٠٠٠) ان دونوں کے درمیان تیرہ حصوں میں تقسیم ہوگا، سات حصے سات سو والے کو اور چھ حصے چھ سو والے کو ملیں گے (عالمگیری ج٦ص١٣١ محیط السرخسی)

مسئلہ ۵٦: یہ کہا کہ فلاں کے لئے اس ایک ہزار میں سے ہزار اور فلاں کے لئے ہزار، تو اس صورت میں یہ ایک ہزار ان دونوں

کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا (محیط السرخسی از عالمگیری ج٦ص١٣١)

مسئلہ۵۷: یہ کہا کہ میں نے اس ایک ہزار کی فلاں اور فلاں کے لئے وصیّت کی فلاں کے لئے اس میں سے ایک ہزار تو اس صورت میں ایک ہزار سب کے سب دوسرے موصی لہ کو ملیں گے (محیط السرخسی از عالمگیری ج٦ص١٣١)

مسئلہ۵۸: ایک شخص نے کچھ لوگوں کے لئے کچھ وصیّتیں کیں، اُن میں سے کوئی آیا اور اس نے اپنے لئے وصیّت کا ثبوت پیش کیا اور یہ چاہا کہ اس کا حصہ اسے دے دیا جائے تو اس کا حصہ اسے دے دیا جائے اور باقی لوگوں کا حصّہ محفوظ رکھا جائے پس اگر ان باقی لوگوں کا حصہ صحیح وسالم رہا تو وہ ان کو دے دیا جائے گا اور اگر ضائع ہوگیا تو یہ سب اس کے حصّہ میں شریک ہوں گے جس نے اپنا حصّہ لے لیا تھا اور اس کو حصّہ دے دینا بقیہ لوگوں کے لئے تقسیم کا حکم نہیں رکھتا (محیط از عالمگیری ج٦ص١٣١)

مسئلہ۵۹: کسی نے وصیّت کی کہ فلاں شخص کو ایک ہزار درہم دے دیئے جائیں جن سے وہ قیدیوں کو خرید لے پس اگر وہ شخص روپے لینے سے قبل ہی انتقال کر گیا تو حاکم کو یہ روپیہ دے دیا جائے گا وہ اس کام کے لئے لوگوں میں سے کسی کو ولی بنا دے گا تاکہ وہ اس روپے سے قیدیوں کو خریدے (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج٦ص١٣١)

مسئلہ۶۰: ایک شخص نے یہ وصیّت کی کہ میرا گھر فروخت کیا جائے اور اس کی قیمت سے دس بوجھا گیہوں (مثلاً دس کوئنٹل) اور ایک ہزار من روٹیاں خریدی جائیں (من ٧٦ ٢/١ تولہ کا ایک پیمانہ تھا، (فتاوی رضویہ ج٤) اور اس نے کچھ اور وصیّتیں بھی کیں، پس اس کا گھر فروخت کیا گیا اور اس کی قیمت مذکورہ مقدار گیہوں اور روٹیوں کے لئے پوری نہیں ہوئی اور اس گھر کے علاوہ اس کا اور بھی مال ہے تو اگر اس کا ثلث مال اس کی تمام وصیّتوں کے لئے گنجائش رکھتا ہو تو وہ تمام وصیّتیں اس کے ثلث مال سے پوری کردی جائیں گی (عالمگیری ج٦ص١٣١)

مسئلہ۶۱: ایک شخص نے کچھ وصیّتیں کیں اس کے ورثہ کو معلوم ہوا کہ ان کے باپ نے کچھ وصیّتیں کی ہیں، لیکن یہ نہیں معلوم کہ کس چیز کی ہیں انھوں نے کہا کہ ہمارے باپ نے جس چیز کی وصیّت کی ہم نے اس کو جائز کیا تو ان کی یہ اجازت صحیح نہیں، صرف اس صورت میں اجازت صحیح ہوگی جب کہ انھیں علم ہو جائے (منتقی از عالمگیری ج٦ص ١٣١)

مسئلہ۶۲: ایک شخص نے کسی آدمی کے لئے کچھ مال کی وصیّت کی اور فقراء کے لئے کچھ مال کی وصیّت کی اور موصی لہ محتاج ہے تو اس کو فقراء کا حصہ بھی دیا جاسکتا ہے (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج٦ص١٣١)

مسئلہ۶۳: ایک شخص نے کچھ وصیّتیں کیں پھر کہا اور باقی فقراء پر صدقہ کیا جائے پھر اپنی کچھ وصیّتوں سے رجوع کر لیا جن کے

لئے وصیّتیں کی تھیں (موصی لہم)، یاان میں سے بعض موصی لہم موصی کی موت سے پہلے ہی مر گئے تو باقی مال فقراء پر صدقہ کیا جائے گا اور اگر اُس نے فقراء کے لئے وصیت سے رجوع نہیں کیا ہے (محیط از عالمگیری ج۶ ص ۱۳۱)

متفرق مسائل

مسئلہ ۱: ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ کوئی وصیّت نہیں کرے گا پھر اس نے اپنے مرض الموت میں کوئی چیز ہبہ کی یا اس نے اس حالت میں اپنا غلام بیٹا خریدا جو کہ آزاد ہو گیا تو اس کی قسم نہیں ٹوٹی اور وہ حانث نہیں ہوا (عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۲)

مسئلہ ۲: ایک مریض نے کچھ وصیّتیں کیں لیکن یہ الفاظ نہیں کہے کہ اگر میں اپنے اس مرض سے مر جاؤں یا یہ کہ اگر میں اس مرض سے اچھا نہ ہوں تو میری یہ وصیّتیں ہیں، وصیّتیں کرنے کے بعد وہ اس مرض سے اچھا ہو گیا اور کئی سال زندہ رہا تو مرض سے اچھا ہونے کے بعد اس کی وصیّتیں باطل ہو جائیں گی، (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج۶ ص ۱۳۳)

مسئلہ ۳: مریض نے کہا اگر میں ایسی بیماری سے مر جاؤں تو میرے مال سے فلاں کو اتنا روپیہ اور میری طرف سے حج کرایا جائے پھر اپنی بیماری سے اچھا ہو گیا پھر دوبارہ بیمار ہو گیا اور اس نے ان گواہوں سے جن کو پہلی وصیّت پر گواہ بنایا تھا، کہا یا دوسرے لوگوں سے کہا "تم گواہ ہو جاؤ کہ میں اپنی پہلی وصیّت پر قائم ہوں" تو یہ استحساناً جائز ہے (عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۳)

مسئلہ ۴: کسی نے وصیّتیں کیں اور دستاویز لکھ دی اور اچھا ہو گیا پھر اس کے بعد بیمار ہوا اور کچھ وصیّتیں کیں اور دستاویز لکھ دی، اگر اس نے اس دوسری دستاویز میں یہ واضح نہیں کیا کہ اس نے پہلی وصیّتوں سے رجوع کر لیا ہے تو ایسی صورت میں دونوں وصیّتوں پر عمل کیا جائے گا (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۳)

مسئلہ ۵: ایک شخص نے وصیّت کی پھر اسے وسوسوں اور وہم نے گھیر لیا اور فاتر العقل ہو گیا اور ایک زمانہ تک اسی حالت پر رہا پھر انتقال ہو گیا تو اس کی وصیّت باطل ہے (عالمگیری ج۶ ص ۱۳۳)

مسئلہ ۶: ایک شخص نے کسی کو ایک ہزار روپیہ دیا اور کہا کہ یہ فلاں کے لئے ہے جب میں مر جاؤں تو اس کو دے دینا پھر مر گیا تو وہ شخص میت کی وصیّت کے مطابق وہ ایک ہزار روپے فلاں شخص کو دے گا اور اگر مرنے والے نے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ روپے فلاں کے لئے ہیں صرف اتنا کہا کہ اس کو دے دینا پھر وہ مر گیا، اس صورت میں یہ روپیہ فلاں شخص کو نہیں دیا جائے گا (عالمگیری ج۶ ص ۱۳۳)

مسئلہ ۷: ایک شخص نے کہا کہ یہ روپے یا کپڑے فلاں کو دے دو یہ نہیں کہا کہ یہ اس کے لئے ہیں نہ یہ کہا کہ یہ اس کے لئے وصیّت ہے

تو یہ باطل ہے، یہ نہ وصیّت ہے نہ اقرار (عالمگیری ج٦ص١٣٣)

مسئلہ٨: ایک شخص نے کچھ وصیّتیں کیں، لوگوں نے اس کی وصیّتیں کھوٹے اور ردی درہموں سے پوری کر دیں اس صورت میں اگر وصیّت معین لوگوں کے لئے تھی اور وہ علم واطلاع کے باوجود ان کھوٹے درہموں سے راضی ہیں تو جائز ہے اور اگر غیر معین فقیروں کے لئے وصیّت تھی تب بھی جائز ہے (عالمگیری ج٦ص١٣٣)

مسئلہ٩: ایک شخص نے کچھ وصیّتیں کیں اور مختلف سکوں کا چلن ہے تو خرید و فروخت میں جن سکوں کا چلن غالب ہے ان سکّوں سے وصیّتوں کو پورا کیا جائے گا (عالمگیری ج٦ص١٣٣)

مسئلہ١٠: مریض نے لوگوں سے کہا کہ تو وصیّت کیوں نہیں کر دیتا، اس نے کہا کہ میں نے وصیّت کی کہ میرے ثلث مال سے نکالا جائے پھر ایک ہزار روپیہ مسکینوں پر صدقہ کر دیا جائے اور ابھی کچھ زیادہ نہ کہہ پایا تھا کہ مر گیا اور اس کا ثلث مال دو ہزار روپے ہے، اس صورت میں صرف ایک ہزار روپیہ صدقہ کیا جائے گا (عالمگیری ج٦ص١٣٣)

مسئلہ١١: مریض نے اگر یہ کہا کہ میں نے وصیّت کی کہ میرے ثلث مال سے نکالا جائے اور کچھ نہ کہہ پایا تو اس کا کل تہائی مال فقیروں پر صدقہ کیا جائے گا (عالمگیری ج٦ص١٣٣)

مسئلہ١٢: مریض نے کہا کہ میں نے فلاں کیلئے اپنے ثلث مال کی وصیّت کی جو ایک ہزار ہے لیکن ثلث ایک ہزار سے زیادہ ہے تو امام حسن بن زیاد کے نزدیک موصی لہ کو ثلث مال ملے گا وہ جتنا بھی ہو۔ (عالمگیری ج٦ص١٣٣)

مسئلہ١٣: ایسے ہی اگر یہ کہا کہ میں نے اس گھر سے اپنے حصہ کی وصیّت کی اور وہ تہائی ہے پھر دیکھا تو اس کا حصہ نصف تھا تو موصی لہ کو نصف گھر ملے گا اگر نصف گھر میت کے کل مال کا تہائی حصہ یا اس سے کم ہے۔ (عالمگیری ج٦ص ١٣٣)

مسئلہ١٤: اگر اس نے یہ کہا کہ میں نے فلاں کے لئے ایک ہزار روپے کی وصیّت کی اور وہ میرے مال کا دسواں حصہ ہے تو موصی لہ کو صرف ایک ہزار روپیہ ملے گا اس کے مال کا دسواں حصہ کم ہو یا زیادہ۔ (عالمگیری ج٦ص١٣٣)

مسئلہ١٥: یہ کہا کہ اس تھیلی میں جو کچھ ہے میں نے فلاں کے لئے وصیّت کی اور وہ ایک ہزار درہم ہیں اور یہ ایک ہزار درہم آدھا ہے جو اس تھیلی میں ہے پھر دیکھا تو تھیلی میں تین ہزار درہم ہیں تو موصی لہ کو صرف ایک ہزار ملیں گے اور اگر تھیلی میں ایک ہزار ہی ہیں تو وہ کل موصی لہ کو ملیں گے، اور اگر تھیلی میں صرف پانچ سو درہم تھے تو موصی لہ کو یہی ملیں گے اس کے علاوہ نہیں، اور اگر تھیلی میں درہم نہیں ہیں بلکہ جواہرات اور دینار ہیں تو مناسب ہے کہ موصی لہ کو اس سے ایک ہزار روپے دیئے جائیں (فتاویٰ قاضی خان از عالمگیری ج٦ص١٣٤)

مسئلہ۱۶: مریض نے کہا کہ جو کچھ اس گھر میں ہے میں نے اس تمام کی وصیت کی اور وہ ایک پیمانہ کھانا ہے پھر دیکھا تو اس میں کئی پیمانے کھانا ہے اور اس میں گیہوں اور جو بھی ہیں تو یہ سب موصی لہ کے لئے ہیں اگر ثلث مال کے اندر اندر ہیں (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج۶ص۱۳۴)

مسئلہ۱۷: اگر کسی نے مخصوص اور معیّن ایک ہزار درہم صدقہ کرنے کی وصیّت کی اور وصی نے ان کے بدلے متوفی موصی کے مال سے دوسرے ایک ہزار درہم صدقہ کر دیئے تو جائز ہے لیکن اگر وصی کے صدقہ کرنے سے پہلے ہی وہ پہلے والے معین درہم ضائع ہوگئے اور وصی نے موصی کے اور مال سے ایک ہزار درہم صدقہ کر دیئے تو وصی ایک ہزار درہم کا ورثہ کے لئے ضامن ہے اور اگر موصی نے ایک ہزار معین درہم صدقہ کرنے کی وصیّت کی پھر وہ ہلاک ہوگئے تو وصیّت باطل ہو جائے گی (عالمگیری ج۶ص۱۳۴)

مسئلہ۱۸: ایک آدمی نے وصیّت کی کہ اُس کے مال میں سے کچھ حاجی فقیروں پر صرف کیا جائے تو اگر وہ مال حاجی فقیروں کے سوا دوسرے فقیروں پر صدقہ کر دیا جائے تو جائز ہے (عالمگیری ج۶ص۱۳۴)

مسئلہ۱۹: ایک آدمی نے اپنے ثلث مال کو صدقہ کرنے کی وصیّت کی پھر وصی سے کسی نے اس مال کو غصب کرلیا چھین لیا اور اس مال کو ہلاک کر دیا اب وصی یہ چاہتا ہے کہ وہ اس مال کو اس غاصب پر ہی صدقہ کر دے اور غاصب یعنی مال چھیننے والا بھی غریب وتنگدست ہے تو یہ جائز ہے (عالمگیری ج۶ص۱۳۴)

مسئلہ۲۰: ایک شخص کو حرام مال ملا اس نے وصیّت کی کہ اسے مال کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دیا جائے اگر مال کا مالک معلوم ہے تو یہ مال اسے واپس کیا جائے گا اور اگر معلوم نہیں تو اس کی طرف سے صدقہ کر دیا جائے گا اور اگر موصی کے ورثہ نے اس کے اس اقرار کو (یہ حرام مال ہے) جھٹلایا اور نہ مانا تو وصیّت کے مطابق اس میں سے ایک تہائی صدقہ کر دیا جائے گا (عالمگیری ج۶ص۱۳۴)

مسئلہ۲۱: ایک آدمی نے اپنے ثلث مال کی مسکینوں کے لئے وصیّت کی اور وہ اپنے وطن سے باہر کسی دوسرے شہر میں ہے اگر مال اس کے ساتھ ہے تو جس شہر میں وہ ہے وہ مال اسی شہر کے مسکینوں پر خرچ کیا جائے گا اور اس کا جو مال اس کے وطن میں ہے وہ وطن کے فقیروں ومسکینوں پر خرچ ہوگا (عالمگیری ج۶ص۱۳۴)

مسئلہ۲۲: اگر کسی نے وصیّت کی کہ اس کا ثلث مال فقرائے بلخ پر صدقہ کیا جائے تو افضل یہ ہے کہ ان پر ہی خرچ کیا جائے اور اگر وہ مال ان کے علاوہ دوسروں پر صدقہ کر دیا تو جائز ہے، امام ابو یوسف کے نزدیک اسی پر فتویٰ ہے (شرنبلالیہ خلاصہ درمختار از عالمگیری ج۶ص۱۳۴)

مسئلہ۲۳: یہ وصیّت کی کہ اس کا مال دس دن میں خرچ کر دیا جائے اس نے ایک ہی دن میں خرچ کر دیا تو جائز ہے (نوازل از عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۴)

مسئلہ۲۴: اگر یہ وصیت کی کہ ہر فقیر کو ایک درہم دیا جائے، وصی نے ہر فقیر کو آدھا درہم دیا پھر آدھا درہم اور دے دیا اور اس وقت تک فقیر نے آدھا خرچ کر لیا تھا تو جائز ہے وصی ضامن نہ ہوگا (نوازل وخلاصہ از عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۴)

مسئلہ۲۵: موصی نے وصیّت کی کہ میری طرف سے کفارہ میں دس مسکین کھلا دیئے جائیں، وصی نے دس مسکینوں کو صبح کا کھانا کھلایا پھر دسوں مر گئے تو وصی دوسرے دس کو صبح وشام کا کھانا کھلائے گا اور اس پر ضمان نہیں، اور اگر اس نے یہ کہا کہ میری طرف سے دس مسکینوں کو صبح وشام کا کھانا کھلا دیا جائے کفارہ کا ذکر نہیں کیا اور وصی نے دس مسکینوں کو صبح کا کھانا کھلایا تھا کہ وہ مر گئے تو اس صورت میں بھی مفتی بہ یہی ہے کہ وصی دوسرے دس مسکینوں کو صبح وشام کا کھانا کھلائے گا اور پہلے دس کے کھلانے کا تاوان نہ دے گا (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۵)

مسئلہ۲۶: ایک آدمی نے وصیّت کی کہ میرے مرنے کے بعد تین سو قفیز گیہوں صدقہ کیا جائے (قفیز گیہوں ناپنے کے ایک پیمانہ کا نام ہے) وصی نے موصی کی زندگی ہی میں دو سو قفیز گیہوں صدقہ میں تقسیم کر دیئے تو وصی اس کا ضامن ہوگا موصی کے مرنے کے بعد حاکم کے حکم سے تقسیم کرے، اگر اس نے موصی کی موت کے بعد بغیر حاکم کے حکم تقسیم کر دیئے تب بھی وہ تاوان دینے سے نہ بچے گا اور اگر موصی کے انتقال کے بعد وصی نے ورثہ کے حکم سے تقسیم کئے تو اگر ورثہ میں نابالغ بھی ہیں تو ان کا حکم کرنا جائز نہیں، اگر سب بالغ ہیں تو حکم صحیح ہے اگر تقسیم کر دے گا تو اس پر تاوان نہیں، اگر ورثہ میں نابالغ بھی ہیں اور بالغ ورثہ نے گیہوں تقسیم کرنے کا حکم دیا تو یہ بالغوں کے حصہ میں صحیح اور نابالغوں کے حصہ میں صحیح نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۵)

مسئلہ۲۷: یہ وصیّت کی کہ میرے مال سے گیہوں اور روٹی خریدی جائے اور انھیں مسکینوں پر صدقہ کیا جائے تو اگر موصی نے گیہوں اور روٹی اٹھا کر لانے والے حمالوں (بوجھ برداروں) کی اجرت دینے کی بھی وصیّت کی تو وہ متوفی موصی کے مال سے دی جائے گی اور اگر موصی نے اپنی وصیّت میں اس اجرت کے دینے کو نہیں کہا تو ایسی صورت میں وصی کے لئے مناسب ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے اٹھوا کر لائے جو بغیر اجرت کے اٹھا لائیں پھر اس گیہوں اور روٹی میں سے بطور صدقہ کچھ دے دے اور اگر موصی نے یہ وصیّت کر دی تھی کہ ان کو مساجد میں لے جایا جائے تو اس کی اجرت متوفی موصی کے مال سے ادا کی جائے گی (عالمگیری ج ۶ ص ۱۳۵)

مسئلہ۲۸: موصی نے ایک شخص کو وصیّت کی اور اسے اپنا ثلث مال صدقہ کرنے کا حکم دیا تو اگر اس شخص نے وہ مال خود ہی رکھ لیا تو جائز نہیں لیکن اگر اس نے اپنے بالغ بیٹے کو دے دیا یا ایسے چھوٹے بیٹے کو دیا جو قبضہ کرنا جانتا ہے تو جائز ہے اور اگر وہ چھوٹا بیٹا

قبضہ کرنا نہیں جانتا تو جائز نہیں (عالمگیری ج۶ص۱۳۵)

مسئلہ۲۹: بادشاہ کے عامل (محاصل وصول کرنے والے) سے وصیّت کی کہ فقیروں کو اس کے مال سے اتنا اتنا دے دیا جائے تو اگر یہ معلوم ہے کہ اس کا مال اس کا نہیں دوسرے کا ہے تو اس کا لینا حلال نہیں اور اگر اس کا مال دوسرے کے مال سے ملا جلا ہے تو اس کا لینا جائز ہے بشرط یہ کہ متوفی موصی کا بقیہ مال اس قدر ہو کہ اس سے دعویداروں کے مطالبات ادا ہوجائیں (عالمگیری ج۶ص۱۳۵)

مسئلہ۳۰: ایک شخص نے اپنے ثلث مال کی فقراء کے لئے وصیّت کی اور وصی نے وہ مال لاعلمی میں اغنیاء کو دے دیا تو یہ جائز نہیں وصی فقراء کو اتنا مال دینے کا ضامن ہے (تاتارخانیہ از عالمگیری ج۶ص۱۳۵)

مسئلہ۳۱: ایک شخص کے پاس سو درہم نقد ہیں اور سو درہم کسی اجنبی پر ادھار ہیں اس نے ایک آدمی کے لئے اپنے ثلث مال کی وصیّت کی تو موصی لہ نقد مال کا ثلث لے لے گا (ظہیریہ از عالمگیری ج۶ص۱۳۶)

مسئلہ۳۲: ایک شخص کا کسی آدمی پر ادھار تھا اس نے وصیّت کی کہ اسے ثواب کے کاموں میں صرف کیا جائے تو اس وصیّت کا تعلق صرف ادھار سے ہے اگر موصی نے اپنے ادھار میں سے کچھ حصہ مقروض کو ہبہ کردیا تو جس قدر ہبہ کردیا اتنے مال میں وصیّت باطل ہے (فتاوی الفضلی از عالمگیری ج۶ص۱۳۶)

مسئلہ۳۳: اپنے جسم کے سامان کی وصیّت کی تو اس میں ٹوپی، موزے، لحاف، بستر، قمیص، فرش اور پردے شامل ہیں (سیر از عالمگیری ج۶ص۱۳۶)

مسئلہ۳۴: حریر کے جُبّہ کی وصیّت کی اور موصی کا ایک جُبّہ ہے جس کا بالائی کپڑا بھی حریر ہے اور استر بھی حریر ہے تو وہ وصیّت میں شامل ہے اور اگر بالائی حصہ حریر ہے اور استر غیر حریر تب بھی وصیّت میں داخل ہے اور اگر استر حریر ہے اور بالائی کپڑا حریر نہیں تو موصی لہ کو نہیں ملے گا (عالمگیری ج۶ص۱۳۶)

مسئلہ۳۵: اگر زیورات کی وصیّت کی تو اس میں ہر وہ چیز داخل ہے جس پر زیور کا لفظ بولا جائے خواہ یاقوت وزمرد سے جڑاؤ ہو یا نہ ہو، اور یہ سب موصی لہ کو ملے گا (عالمگیری ج۶ص۱۳۶)

مسئلہ۳۶: زیور کی وصیّت کی تو اس میں سونے کی انگوٹھی داخل ہے اور اس میں چاندی کی وہ انگوٹھی بھی داخل ہے جو عورتیں پہنتی ہیں لیکن اگر چاندی کی انگوٹھی ایسی ہے جس کو مرد پہنتے ہیں وہ اس میں داخل نہیں اور اگر لؤلؤ اور زمرد وغیرہ چاندی سونے کے ساتھ مرکب ہیں تو یہ بھی زیور میں داخل ہیں ورنہ نہیں (محیط از عالمگیری ج۶ص۱۳۶)

وصی اور اس کے اختیارات کا بیان

آدمی کووصیّت قبول کرنا مناسب بات نہیں کیوں کہ یہ خطرات سے پُر ہے۔حضرت امام ابو یوسف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں پہلی بار وصیّت قبول کرنا غلطی ہے دوسری بار خیانت اور تیسری بار سرقہ ہے۔حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، وصیّت میں نہیں داخل ہوتا ہے مگر بےوقوف اور چور(فتاویٰ خاں از عالمگیری ج٦ص ١٣٧)

وصی: اس شخص کو کہتے ہیں جس کو وصیّت کرنے والا (موصی) اپنی وصیّت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔وصی تین طرح کے ہوتے ہیں(١)ایک وصی وہ ہے جوامانت دار ہواور وصیّت پوری کرنے پر قادر ہو، قاضی کے لئے اس کومعزول اور برطرف کرنا جائز نہیں(٢)دوسرا وصی وہ ہے جوامانت دار تو ہومگر عاجز ہو یعنی وصیّت کو پورا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، قاضی اس کی مدد کے لئے کوئی مددگار مقرر کردے گا۔(٣) تیسرا وصی وہ ہے جوفاسق و بدعمل ہو یا کافر ہو یا غلام ہو، قاضی کے لئے ضروری ہے کہ اسے برطرف اور معزول کردے اور اس کی جگہ کسی دوسرے امانت دار مسلمان کو مقرر کرے(خزانتہ المفتیین از عالمگیری ج٦ص ١٣٧)

مسئلہ١: ایک شخص نے کسی کواس کے سامنے اپنا وصی بنایا یا موصی الیہ یعنی وصی نے کہا کہ میں قبول نہیں کرتا تو اس کا انکار اور رد کرنا صحیح ہے اور وہ وصی نہیں ہوگا پھر اگر موصی نے موصی الیہ سے یہ کہا کہ میرے خیال تمہارے بارے میں ایسا نہ تھا کہ تم قبول نہ کروگے اس کے بعد موصی الیہ نے کہا "میں نے وصیّت قبول کی" تو یہ جائز ہے اور اگر وہ موصی کی حیات میں خاموش رہا، نہ قبول کیا نہ انکار پھر موصی کا انتقال ہوگیا تو اسے اختیار ہے چاہے تو اس کی وصیّت قبول کرلے یا رد وانکار کردے(فتاوی قاضی خاں از عالمگیری ج٦ص ١٣٧)

مسئلہ٢: موصی نے کسی کو وصی بنایا، وہ غائب(موجود نہ) تھا اسے موصی کی موت کے بعد یہ خبر پہنچی، اس نے کہا مجھے قبول نہیں پھر کہا قبول کرلیا میں نے، اگر بادشاہ نے ابھی اسے وصی ہونے سے خارج نہیں کیا تھا اور اس نے پہلے ہی قبول کرلیا تو جائز ہے(السراج الوہاج از عالمگیری ج٦ص ١٣٧)

مسئلہ٣: موصی نے کسی کو وصیّت کی اس نے موصی کی زندگی میں قبول کرلیا تو اس کے لئے وصی ہونا لازم ہوگیا اب اگر وہ موصی کی موت کے بعد اس سے نکلنا چاہے تو اس کے لئے یہ جائز نہیں اور اگر اس نے موصی کی زندگی میں اس کے علم میں لاکر قبول کرنے سے انکار کردیا تو صحیح ہے اور اگر انکار کردیا مگر موصی کو اس کا علم نہیں ہوا تو صحیح نہیں(محیط از عالمگیری ج٦ص ١٣٧)

مسئلہ٤: کسی کو وصیّت کی اور یہ اختیار دیا کہ جب وہ چاہے وصی ہونے سے نکل جائے تو یہ جائز ہے اور وصی کو یہ حق ہے کہ جس وقت چاہے اور جب چاہے وصی ہونے سے نکل جائے(خزانتہ المفتیین از عالمگیری ج٦ص ١٣٧)

مسئلہ٥: کسی کو وصیّت کی، اس نے کہا میں قبول نہیں کرتا پھر موصی خاموش ہوگیا اور انتقال کرگیا پھر موصی الیہ یعنی اس شخص نے جس کو وصیّت کی تھی کہا کہ میں نے قبول کیا تو صحیح نہیں، اور اگر موصی الیہ نے سکوت اختیار کیا اور موصی کے سامنے

یہ نہ کہا کہ میں قبول نہیں کرتا پھر اس کی پس پشت موصی کی زندگی میں یا اس کی موت کے بعد ایک جماعت کی موجودگی میں کہا کہ میں نے قبول کرلیا تو اس کا قبول کرنا جائز ہے اور یہ وصی بن جائے گا خواہ اس کا یہ قبول کرنا قاضی کے سامنے ہو یا اس کی عدم موجودگی میں، اور اگر قاضی نے اسے اس کے یہ کہنے کے بعد کہ میں قبول نہیں کرتا، وصی ہونے سے خارج کر دیا پھر اس نے کہا میں قبول کرتا ہوں تو یہ قبول کرنا صحیح نہیں (عالمگیری ج۶ ص۱۳۷)

مسئلہ۶: موصی نے کسی کو وصی بنایا اس نے موصی کی عدم موجودگی میں کہا کہ میں قبول نہیں کرتا اور اس انکار کی اطلاع کے لئے اس نے موصی کے پاس قاصد بھیجا یا خط بھیجا اور وہ موصی تک پہنچ گیا پھر اس نے کہا کہ میں قبول کرتا ہوں تو یہ قبول کرنا صحیح نہیں (عالمگیری ج۶ ص۱۳۷)

مسئلہ۷: موصی الیہ (وصی) نے موصی کے سامنے وصیّت کو قبول کرلیا پھر جب وصی چلا گیا، موصی نے کہا گواہ رہو میں نے اسے وصیّت سے خارج کر دیا تو یہ اخراج صحیح ہے اور اگر وصی نے موصی کی عدم موجودگی میں وصی بننے کو رد کر دیا قبول نہیں کیا تو اس کا یہ رد کرنا باطل ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۳۷)

مسئلہ۸: موصی نے کسی شخص کو اپنا وصی بنایا اور اسے اپنا وصی ہونا معلوم نہیں پھر اس وصی نے موصی کی موت کے بعد اس کے ترکہ سے کوئی چیز فروخت کی تو اس کا فروخت کرنا جائز ہے اور اسے وصی ہونا لازم ہوگیا (فتاوی قاضی خاں از عالمگیری ج۶ ص۱۳۷)

مسئلہ۹: موصی نے دو آدمیوں کو وصیّت کی ایک نے قبول کرلیا، دوسرا خاموش رہا پھر موصی کی موت کے بعد قبول کرنے والے نے سکوت کرنے والے سے کہا کہ موصی کی میت کے لئے کفن خرید لے اس نے خرید لیا یا کہا "ہاں اچھا" تو یہ صورت وصیّت قبول کرنے کی ہے (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج۶ ص۱۳۷)

مسئلہ۱۰: وصی نے وصیّت قبول کری پھر اس نے ارادہ کیا کہ وصیّت سے نکل جائے، یہ بغیر حاکم کی اجازت کے جائز نہیں موصی الیہ یعنی وصی کو جب وصیّت لازم ہوگئی پھر وہ حاکم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے اپنے آپ کو وصی ہونے سے خارج کیا تو حاکم معاملہ پر غور کرے گا اگر وہ وصی امانت دار اور وصیّت نافذ کرنے پر قادر ہے تو اسے وصی ہونے سے نہیں نکالے گا اور اگر وہ عاجز ہے اور اس کے مشاغل کثیر ہیں تو نکال دے گا (السراج الوہاج از عالمگیری ج۶ ص ۱۳۷)

مسئلہ۱۱: کسی فاسق کو وصی بنایا جس سے اس کے مال کو خطرہ ہے تو یہ وصیّت یعنی اس کو وصی بنانا باطل ہے یعنی اسے قاضی وصی ہونے سے خارج کر دے گا (عالمگیری ج۶ ص۱۳۷)

مسئلہ۱۲: فاسق کو وصی بنایا تو قاضی کو چاہئے کہ اس کو وصی ہونے سے خارج کر دے اور اس کے غیر کو وصی بنا دے، اگر یہ

قاضی وصی ہونے کے لائق نہیں ہے اور اگر قاضی نے وصیت کو نافذ کیا اور اس فاسق وصی نے اس سے پہلے کہ قاضی اسے وصی ہونے سے خارج کردے، میت کے دین (ادھار) کو ادا کردیا اور بیع وشرئی کی تو اس نے جو کچھ کردیا جائز ہے اور اگر اسے قاضی نے نہیں نکالا تھا کہ اس فاسق نے توبہ کی اور صالح ہو گیا تو قاضی اسے بدستور وصی بنائے رکھے گا (فتاوی قاضی خاں از عالمگیری ج۶ ص۱۳۷)

مسئلہ۱۳: اگر قاضی کو معلوم نہ تھا کہ میت کا کوئی وصی ہے اور پہلے وصی کی موجودگی میں اس نے ایک دوسرے شخص کو وصی مقرر کردیا پھر پہلے وصی نے وصیّت میں داخل ہونا چاہا یعنی وصیّت کو نافذ کرنا چاہا تو اسے اس کا حق ہے اور قاضی کا یہ فعل اسے وصی ہونے سے خارج نہیں کرتا ہے (فتاوی خلاصہ از عالمگیری ج۶ ص۱۳۸)

مسئلہ۱۴: قاضی کو علم نہ تھا کہ میت کا وصی ہے اور وصی غائب ہے قاضی نے کسی اور شخص کو وصی بنادیا تو قاضی کا بنایا ہوا یہ وصی میت ہی کا وصی ہوگا قاضی کا نہیں (محیط السرخسی از عالمگیری ج۶ ص۱۳۸)

مسئلہ۱۵: مسلمان نے حربی کافر کو خواہ وہ مستامن ہے یا غیر مستامن اپنا وصی بنایا تو یہ باطل ہے یہی حکم مسلمان کا ذمی کو وصی بنانے کا ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۳۸)

مسئلہ۱۶: حربی کافر امان لے کر دارالاسلام میں داخل ہوا اس نے کسی مسلمان کو اپنا وصی بنایا تو یہ جائز ہے (محیط از عالمگیری ج۶ ص۱۳۸)

مسئلہ۱۷: مسلم نے حربی کو وصی بنایا پھر حربی اسلام لے آیا تو وہ بدستور وصی رہے گا اور یہی حکم مرتد کا بھی ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۳۸)

مسئلہ۱۸: عاقل کو وصی بنایا پھر اس عاقل کو جنونِ مطبق (جنون مطبق یہ ہے کہ وہ کم از کم ایک ماہ تک مسلسل پاگل رہے) تو قاضی کو چاہئے کہ اس کی جگہ کسی اور کو وصی مقرر کردے اگر قاضی نے بھی کسی دوسرے کو وصی مقرر نہیں کیا تھا کہ اس کا پاگل پن جاتا رہا اور صحیح ہو گیا تو یہ بدستور وصی بنا رہے گا (عالمگیری ج۶ ص۱۳۸)

مسئلہ۱۹: اگر کسی نے بچے کو یہ معتوہ (پاگل) کو وصی بنایا تو یہ جائز نہیں خواہ بعد میں وہ اچھا ہو جائے یا نہ ہو (عالمگیری ج۶ ص۱۳۸)

مسئلہ۲۰: کسی شخص نے عورت کو یا اندھے کو وصی بنایا تو یہ جائز ہے، اسی طرح تہمتِ زنا میں سزا یافتہ کو بھی وصی بنانا جائز ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۳۸)

مسئلہ۲۱: نابالغ بچہ کو وصی بنایا تو قاضی اس کو وصی ہونے سے خارج کردے گا اور اس کی جگہ کوئی دوسرا وصی بنادے گا اگر قاضی

کے اس کو وصی ہونے سے خارج کرنے سے قبل اس نے تصرف کر دیا تو نافذ نہ ہوگا (عالمگیری ج٦ ص ١٣٨)

مسئلہ۲۲: کسی شخص کو وصی بنایا اور کہا کہ اگر تو مر جائے تو تیرے بعد فلاں شخص وصی ہے پھر پہلا وصی جنون مطبق (لمبا پاگل پن) میں مبتلا ہو گیا تو قاضی اس کی جگہ دوسرا وصی مقرر کر دے گا اور جب یہ پاگل مر جائے تب وہ فلاں شخص وصی بنے گا جس کو موصی نے پہلے کے بعد نامزد کیا تھا (عالمگیری ج٦ ص ١٣٨)

مسئلہ۲۳: کسی شخص نے اپنے نابالغ بیٹے کو وصی بنایا تو قاضی اس کے لئے دوسرے کو وصی مقرر کرے گا، جب یہ نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے تو اسے وصی بنا دے گا اور اگر چاہے تو اس کو خارج کر دے جیسے لڑکے کی نابالغی کی وجہ سے وصی بنا دیا تھا لیکن وہ بغیر قاضی کے نکالے ہوئے نکل نہیں سکتا (محیط از عالمگیری ج٦ ص ١٣٨)

مسئلہ۲۴: وصی امین ہے اور تصرف کرنے پر قادر ہے تو قاضی اسے معزول نہیں کر سکتا اور اگر سب وارثوں نے یا بعض نے قاضی سے وصی کی شکایت کی تو قاضی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اسے معزول کر دے جب تک قاضی پر اس کی خیانت ظاہر نہ ہو جائے اگر خیانت ظاہر ہو جائے تو معزول کر دے (کافی از عالمگیری ج٦ ص ١٣٨)

مسئلہ۲۵: اگر قاضی کے نزدیک وصی متہم ہو جائے تو قاضی اس کے ساتھ دوسرے کو مقرر کر دے گا یہ امام اعظم کے نزدیک ہے لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک قاضی اس متہم کو وصیّت سے نکال دے گا (عالمگیری ج٦ ص ١٣٩)

مسئلہ۲٦: وقف کے لئے وصی تھا یا میت کے ترکہ کے لئے وصی تھا وہ ترکہ میں میت کی وصیّت پوری کرنے میں یا وقف کا انتظام قائم رکھنے میں عاجز رہا تو حاکم ایک اور قیم مقرر کرے گا پھر وصی نے کچھ دنوں کے بعد کہا کہ اب میں ان چیزوں کو قائم کرنے پر قادر ہو گیا ہوں جو موصی نے میرے سپرد کی تھیں تو وہ بدستور وصی ہے، حاکم کو دوبارہ مقرر کرنے کی ضرورت نہیں (محیط از عالمگیری ج٦ ص ١٣٩)

مسئلہ۲۷: موصی نے دو آدمیوں کو اپنا وصی بنایا تو دونوں میں سے ایک تنہا تصرف نہیں کر سکتا اور اس کا تصرف بغیر دوسرے کی اجازت کے نافذ نہیں ہوگا لیکن چند چیزوں میں ہو سکتا ہے جیسے میت کی تجہیز و تکفین، میت کے دَین کی ادائیگی، ودیعت (امانت) کی واپسی اور غصب کردہ چیز کی واپسی، حقوق میت سے متعلق مقدمات، نابالغ وارث کے لئے ہبہ قبول کرنا اور جس چیز کی ہلاکت کا اندیشہ ہے اسے فروخت کرنا، لیکن وہ تنہا میت کی ودیعت (امانت) پر قبضہ نہیں کر سکتا نہ میت کا دین وصول کر کے قبضہ کر سکتا ہے (عالمگیری ج٦ ص ١٣٩)

مسئلہ۲۸: موصی نے وصیّت کی اور دو آدمیوں کو وصی بنایا کہ اس کا اتنا اتنا مال اس کی طرف سے صدقہ کر دیں اور کسی فقیر کو معین نہیں کیا تو دونوں میں سے کوئی وصی اکیلے صدقہ نہیں کرے گا اور اگر موصی نے فقیر کو معین کر دیا تھا تو ایک

وصی اکیلے ہی صدقہ کرسکتا ہے(عالمگیری ج٦ص١٣٩)

مسئلہ٢٩: موصی نے دوآدمیوں کووصی بنایا اور کہا کہ تم دونوں میں سے ہر ایک پورا پورا وصی ہے تو ہر ایک کے لئے تنہا تصرف کرنا جائز ہے(خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج٦ص١٣٩)

مسئلہ٣٠: ایک شخص نے ایک آدمی کوکسی مخصوص ومعیّن شے میں وصی بنایا اور دوسرے آدمی کوکسی دوسری قسم کی چیز میں وصی بنایا مثلاً یہ کہا کہ میں نے تجھے اپنے قرضوں کی ادائیگی میں وصی بنایا اور دوسرے سے کہا کہ میں نے تجھے اپنے امورِ مالیہ کے قیام میں وصی بنایا تو ان میں سے ہر وصی تمام کاموں میں وصی ہے(فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج٦ ص١٣٩)

مسئلہ٣١: کسی آدمی کو اپنے بیٹے پر وصی بنایا اور ایک دوسرے آدمی کو اپنے دوسرے بیٹے پر وصی بنایا یا اس نے ایک وصی بنایا اپنے موجودہ مال میں، اور دوسرے کو وصی بنایا اپنے غائب مال میں تو اگر اس نے یہ شرط لگادی تھی کہ ان دونوں میں سے کوئی اس معاملہ میں وصی نہیں ہوگا جس کا وصی دوسرا ہے تو جیسی اس نے شرط لگائی بالاتفاق ایسا ہی ہوگا اور اگر یہ شرط نہیں لگائی تھی تو اس صورت میں ہر وصی پورے پورے معاملات میں وصی ہوگا(محیط از عالمگیری ج٦ص١٣٩)

مسئلہ٣٢: ایک شخص نے دوآدمیوں کووصی بنایا پھر ایک وصی کا انتقال ہوگیا تو زندہ باقی رہنے والا وصی اس کے مال میں تصرف نہیں کرے گا وہ معاملہ قاضی کے سامنے لے جائے گا اگر قاضی مناسب خیال کرے گا تو تنہا اس کو وصی بنادے گا اور تصرف کا اختیار دے دے گا یا اگر مناسب سمجھے گا تو اس کے ساتھی مرنے والے وصی کے بدلہ میں کوئی دوسرا وصی مقرر کرے گا(عالمگیری ج٦ص١٣٩)

مسئلہ٣٣: ایک شخص نے دوآدمیوں کووصی بنایا تو ان دونوں وصیوں میں سے کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنے ساتھی سے یتیم کے مال سے کچھ خریدے، اسی طرح دو یتیموں کے لئے دو وصی تھے ان میں سے کسی کو یتیم کا مال خریدنا جائز نہیں (عالمگیری ج٦ص١٤٠)

مسئلہ٣٤: ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے دو(٢) وصی بنائے تھے پھر ایک شخص آیا اور اس نے میت پر اپنے دَین (قرض) کا دعویٰ کیا دونوں وصیوں نے بغیر دلیل قائم ہوئے اس کا دَین ادا کردیا پھر ان دونوں وصیوں نے قاضی کے پاس جاکر اس دعوائے ادھار پر شہادت دی تو ان کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی اور جو کچھ انھوں نے مدعی کو دیا ہے وہ اس کے ضامن ہیں اور اگر انھوں نے اس کا دین (ادھار) ادا کرنے سے پہلے شہادت دی پھر قاضی نے انھیں دین ادا کرنے کا حکم دیا اور انھوں نے ادا کردیا تو اب ان پر ضمان نہیں(عالمگیری ج٦ص١٤٠)

مسئلہ۳۵: میت کے وصی نے میت کا دَین شاہدوں کی شہادت کے بعد ادا کیا تو جائز ہے اوراس پر ضمان نہیں اور اگر بغیر قاضی کے حکم کے بعض کا دَین ادا کر دیا تو میت کے قرض خواہوں کے لئے ضامن ہوگا اور اگر قاضی کے حکم سے ادا کیا تو ضامن نہیں (عالمگیری ج۶ص۱۴۰)

مسئلہ۳۶: ایک شخص نے دو آدمیوں کو وصی بنایا ان میں سے ایک کا انتقال ہوا پھر مرتے وقت اس نے اپنے ساتھی کو وصی بنادیا تو یہ جائز ہے اوراب اس کو تنہا تصرف کرنے کا حق ہے (فتاوٰی قاضی خاں از عالمگیری ج۶ص۱۴۰)

مسئلہ۳۷: وصی جب مرنے کے قریب ہو تو اس کو حق ہے کہ وہ دوسرے کو وصی بنادے چاہے موصی نے اسے وصی بنانے کا اختیار نہ دیا ہو (ذخیرہ از عالمگیری ج۶ص۱۴۰)

مسئلہ۳۸: ایک شخص نے وصیّت کی اور انتقال کر گیا اوراس کے پاس کسی کی ودیعتیں (امانتیں) رکھی ہیں پھر ایک وصی نے وسرے وصی کی اجازت کے بغیر میت کے گھر سے ا مانتیں قبضہ میں کرلیں کسی ایک وارث نے دونوں وصیوں کی اجازت کے بغیر یا بقیہ وارثوں کی اجازت کے بغیر ان ودیعتوں پر قبضہ کرلیا اوراس کے قبضہ میں آ کر وہ مال امانت ہلاک ہوگیا تو اس پر ضمان نہیں (عالمگیری ج۶ص۱۴۰)

مسئلہ۳۹: دو (۲) وصی ہیں ان میں سے ایک نے قبرستان تک جنازہ اٹھانے کے لئے مزدور کرایہ پر لئے اور دوسرا وصی بھی موجود ہے لیکن خاموش رہا تو یہ جائز ہے، یہ اجرت میت کے مال سے ادا کی جائے گی (عالمگیری ج ۶ ص۱۴۰) یا وارثوں میں سے کسی نے دونوں وصیوں کی موجودگی میں جنازہ اٹھانے کے لئے مزدور کرایہ پر لئے اور دونوں وصی خاموش ہیں تو جائز ہے ان کی مزدوری میت کے مال سے دی جائے گی (عالمگیری ج۶ص۱۴۰)

مسئلہ۴۰: میت نے دو وصیوں کو جنازہ اٹھانے سے قبل فقراء کو گندم صدقہ کرنے کی وصیّت کی ان میں سے ایک وصی نے گندم صدقہ کر دیا، اگر یہ گندم میت کے مال متروکہ میں موجود تھا تو جائز ہے اور دوسرے وصی کو منع کرنے کا حق نہیں، اگر خرید کر صدقہ کیا تو خود اس کی طرف سے ہوگا، یہی حکم کپڑے اور کھانے کا ہے (عالمگیری ج۶ص۱۴۱)

مسئلہ۴۱: ایک شخص نے دو آدمیوں کو وصی بنایا اوران سے کہا کہ میرا ثلث مال جہاں چاہو دیدو یا جس کو چاہو دیدو پھر ان میں سے ایک وصی کا انتقال ہوگیا تو یہ وصیّت باطل ہوجائے گی اور یہ ثلث مال ورثہ کو مل جائے گا اور اگر یہ وصیّت کی تھی کہ میں نے ثلث مال مساکین کے لئے کر دیا پھر ایک وصی کا انتقال ہوگیا تو قاضی اس کی جگہ اگر چاہے تو دوسر اوصی بنادے اگر چاہے تو زندہ رہنے والے وصی سے کہے، تو تنہا اس کو تقسیم کردے (عالمگیری ج۶ص۱۴۱)

مسئلہ۴۲: دو نابالغوں کے گھروں کے بیچ میں ایک دیوار ہے اس دیوار پر ان کا اپنا حمولہ (بوجھ) یعنی وزنی سامان اور دیوار کے گرنے

کا اندیشہ ہے اور ہر نابالغ کے لئے ایک وصی ہے ان میں سے ایک کے وصی نے دوسرے کے وصی سے دیوار کی مرمت کا مطالبہ کیا اور دوسرے نے انکار کردیا تو قاضی امین کو بھیجے گا کہ اگر دیوار کو اسی حالت میں چھوڑ دینے سے نقصان کا خطرہ ہے تو انکار کرنے والے وصی کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ دوسرے وصی کے ساتھ مل کر دیوار کی مرمت کرائے (عالمگیری ج ٦ ص ١٤١)

مسئلہ ۴۳: کسی شخص کو یہ وصیّت کی کہ میرا ثلث مال جہاں تو پسند کرے رکھ دے تو اس وصی کے لئے جائز ہے کہ وہ اس مال کو اپنی ذات کے لئے کرے اور اگر یہ وصیّت کی تھی کہ جس کو چاہے دیدے تو اس صورت میں وہ یہ مال خود کو نہیں دے سکتا، (محیط السرخسی از عالمگیری ج ٦ ص ١٤١)

مسئلہ ۴۴: ایک شخص نے کسی کو وصی بنایا اس سے کہا کہ تو فلان کے علم کے ساتھ عمل کر، تو وصی کے لئے جائز ہے کہ وہ فلاں کے علم کے بغیر ہی عمل کرے، اور اگر یہ کہا تھا کوئی کام نہ کر مگر فُلاں کے علم کے ساتھ تو وصی کے لئے جائز نہیں کہ وہ فلاں کے علم کے بغیر عمل کرے (عالمگیری ج ٦ ص ١٤١)

مسئلہ ۴۵: اگر میت نے وصی سے یہ کہا کہ فلاں کی رائے سے عمل کر یا کہا عمل نہ کرنا مگر فلاں کی رائے سے تو پہلی صورت میں صرف وصی مخاطب ہے وہ تنہا وصی رہے گا اور دوسرے صورت میں وہ دونوں وصی ہیں (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج ٦ ص ١٤١)

مسئلہ ۴٦: کسی شخص نے اپنے وارث کو وصی بنایا تو یہ جائز ہے کہ اگر یہ وصی اپنے مورث کی موت کے بعد مرگیا اور ایک شخص سے یہ کہا تھا کہ میں نے تجھے اپنے مال میں وصی بنایا اور اس میت کے مال میں وصی بنایا جس میں میں وصی ہوں تو یہ دوسرا وصی دونوں کے مال میں وصی ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ٦ ص ١٤١)

مسئلہ ۴۷: ایک شخص نے کسی کو اپنا وصی بنایا پھر ایک اور شخص نے اس موصی کو اپنا وصی بنادیا پھر یہ دوسرا موصی انتقال کرگیا تو موصی اول اس کا وصی ہے، پھر اس کے بعد اگر موصی اول بھی مرجائے تو اس کا وصی ان دونوں مرنے والوں کا وصی ہوگا، مثال کے طور پر زید نے خالد کو اپنا وصی بنایا اور کلیم نے زید کو اپنا وصی بنایا پھر دوسرا وصی یعنی کلیم انتقال کرگیا تو زید اس کا وصی ہے اور موصی اول زید بھی اس کے بعد انتقال کرگیا تو اس کا وصی خالد ان دونوں کا وصی ہوگا (شرح الطحاوی از عالمگیری ج ٦ ص ١٤١)

مسئلہ ۴۸: مریض نے ایک جماعت کو مخاطب کرکے کہا کہ میرے مرنے کے بعد ایسا کرنا، اگر انھوں نے قبول کرلیا تو سب وصی بن گئے، اور اگر خاموش رہے پھر اس کے مرنے کے بعد بعض نے قبول کرلیا تو اگر قبول کرنے والے دو یا زیادہ ہیں تو اس کے وصی بن جائیں گے اور انھیں اس کی وصیت نافذ کرنے کا حق ہے لیکن اگر قبول کرنے والا ایک ہے تو وہ بھی

وصی بن جائے گا لیکن اسے تنہا وصیّت نافذ کرنے کا اختیار نہیں تاوقتیکہ وہ حاکم سے رجوع نہ کرے، حاکم اس کے ساتھ ایک اور وصی مقرر کرے گا (عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۱)

مسئلہ ۴۹: دو وصیوں میں اس امر میں اختلاف ہوا کہ مال کس کے پاس رہے گا تو اگر مال قابل تقسیم ہے تو دونوں کے پاس آدھا آدھا رہے گا اور اگر دونوں چاہیں تو کسی دوسرے کے پاس ودیعت رکھ دیں اور چاہیں تو دونوں میں سے کسی ایک کے پاس رہے، سب صورتیں جائز ہیں (عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۲)

مسئلہ ۵۰: یتیموں کے لئے دو (۲) وصی تھے ان میں سے ایک نے مال تقسیم کرلیا تو جائز نہیں جب تک دونوں ایک ساتھ موجود نہ ہوں یا جو غائب ہے اس کی اجازت حاصل ہو (عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۲) یہی حکم نابالغ کے مال کے فروخت کرنے کا ہے کہ دونوں وصی حاضر ہوں تو فروخت کرنا جائز ہے، اگر ایک غائب ہے تو دوسرا اس سے اجازت لئے بغیر فروخت نہیں کرسکتا (عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۲)

مسئلہ ۵۱: وصی نے میت کی زمین فروخت کی تاکہ اس کا دین ادا کرے اور وصی کے قبضہ میں اتنا مال ہے کہ اس سے میت کا ادھار بیباق کردے، اس صورت میں بھی یہ بیع جائز ہے (خزانۃ المفتیین از عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۲)

مسئلہ ۵۲: باپ کی طرف سے مقرر کردہ وصی نابالغ کے لئے مال کا مقاسمہ کرسکتا ہے چاہے مال منقولہ جائداد ہو یا جائداد غیر منقولہ، اس میں اگر معمولی گڑبڑ ہو (یعنی معمولی غبن ہو) تب بھی جائز ہے لیکن اگر غبن فاحش ہے (بڑا غبن ہے) تو جائز نہیں، اس قسم کے مسائل میں اصل وقاعدہ یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز کو فروخت کرنے کا اختیار رکھتا ہے اسے اس میں مقاسمہ کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے (محیط از عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۲)

مسئلہ ۵۳: وصی کے لئے جائز ہے کہ موصی لہ کے حصہ کو تقسیم کردے سوائے عقار کے اور نابالغوں کا حصہ روک لے اگرچہ بعض بالغ اور غائب ہوں (عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۲و۹

مسئلہ ۵۴: وصی نے ورثہ کے لئے موصی کا مال تقسیم کیا اور ترکہ میں کسی شخص کے لئے وصیّت بھی ہے اور موصی لہ غائب ہے تو وصی کی تقسیم غائب موصی لہ پر جائز نہیں موصی اپنی وصیّت میں ورثہ کا شریک ہوگا اور اگر تمام ورثہ نابالغ ہیں اور وصی نے موصی لہ سے مال تقسیم کیا اور اسے ثلث مال دے کر دو ثلث ورثہ کے لئے روک لیا تو یہ جائز ہے اب اگر وصی کے پاس سے وہ مال ہلاک ہوگیا تو ورثہ موصی لہ کے حصہ میں شریک نہ ہوں گے (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۲)

مسئلہ ۵۵: قاضی نے یتیم کے لئے ہر چیز میں وصی مقرر کرلیا پھر اس نے جائداد غیر منقولہ میں اور سامان میں تقسیم کی تو جائز ہے جبکہ قاضی نے ہر چیز میں وصی کیا ہو لیکن اگر اسے یتیم کے نفقہ اور کسی خاص شے کی حفاظت کے لئے وصی مقرر

کیا تو اسے تقسیم کرنا جائز نہیں (عالمگیری ج ٦ ص ١۴٢)

مسئلہ ۵٦: کسی نے ایک ہزار درہم کے ثلث کی وصیّت کی، ورثہ نے یہ قاضی کے حوالہ کردیئے قاضی نے اس کو تقسیم کیا اور موصی لہ غائب ہے تو قاضی کی تقسیم صحیح ہے یہاں تک کہ اگر موصی لہ کے حصہ کے یہ درہم ہلاک ہوگئے بعد میں موصی لہ حاضر ہوا تو ورثہ میں حصہ کے وہ شریک نہ ہوگا (کافی از عالمگیری ج ٦ ص ١۴٣)

مسئلہ ۵٧: دو یتیموں کے لئے ایک وصی ہے اس نے یتیموں کے بالغ ہوجانے کے بعد ان سے کہا کہ میں تم دونوں کو ایک ہزار درہم دے چکا ہوں ان میں سے ایک نے وصی کی تصدیق کی اور دوسرے نے تکذیب کی اور انکار کیا تو اس صورت میں انکار کرنے والا اپنے بھائی سے ڈھائی سو درہم لینے کا حقدار ہے اور اگر دونوں نے وصی کی بات تسلیم کرنے سے انکار کردیا تو وصی پر ان کے لئے کچھ نہیں، اور اگر وصی نے یہ کہا تھا کہ میں نے تم میں سے ایک ایک کو پانچ پانچ سو درہم علیحدہ علیحدہ دیئے تھے اور ان میں سے ایک نے تصدیق کی دوسرے نے انکار کیا تو اس صورت میں انکار کرنے والا وصی سے ڈھائی سو درہم لے لے گا (عالمگیری ج ٦ ص ١۴٣)

مسئلہ ۵٨: ایک شخص نے دو چھوٹے لڑکے چھوڑے اور ان کے لئے وصی بنادیا، انھوں نے بالغ ہونے کے بعد وصی سے اپنی میراث طلب کی، وصی نے کہا کہ تمہارے باپ کا کل ترکہ ایک ہزار درہم تھا اور میں تم میں سے ہر ایک پر پانچ پانچ سو درہم خرچ کرچکا ہو، ان دونوں بیٹوں میں سے ایک نے وصی کی تصدیق کی اور دوسرے نے انکار کیا تو انکار کرنے والا تصدیق کرنے والے سے ڈھائی سو درہم لے لے گا وصی سے کچھ نہیں (محیط السرخسی از عالمگیری ج ٦ ص ١۴٣)

مسئلہ ۵٩: جو وصی بچہ کی ماں نے مقرر کیا وہ اس بچہ کے لئے اس کی وہ منقولہ جائیداد تقسیم کرنے کا حقدار ہے جو بچہ کو اس کی ماں کی طرف سے ملی ہے، یہ حق اس وقت ہے جب بچہ کا باپ زندہ نہ ہوں اور نہ باپ کا وصی، لیکن ان دونوں میں سے اگر ایک بھی ہے تو ماں کے وصی کو تقسیم کا حق نہیں لیکن ماں کا وصی کسی حال میں بھی بچہ کے لئے اس کی جائداد غیر منقولہ تقسیم نہیں کرسکتا اور نہ اسے جائداد کی تقسیم کا اختیار ہے جو بچہ کی ماں کے علاوہ کسی اور سے ملی چاہے وہ جائداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ، یہی حکم نابالغ کے بھائی کے وصی اور اس کے چچا کے وصی کا ہے (عالمگیری ج ٦ ص ١۴٣)

مسئلہ ٦٠: باپ کے وصی نے باپ کے ترکہ سے کچھ فروخت کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ میت پر دین نہ ہو اور نہ وصیّت ہو، دوسری صورت یہ ہے کہ میت پر دین ہو یا اس نے وصیّت کی ہو تو پہلی صورت میں حکم یہ ہے (کتاب الصغیر میں ہے) وصی کے لئے یہ جائز ہے کہ اگر میت پر دین ہے اور پورے ترکہ کے برابر ہے تو کل ترکہ فروخت کرنا بالاجماع جائز ہے اور اگر دین پورے ترکہ کے برابر نہیں تو بقدر دین ترکہ فروخت کرے گا (کافی از عالمگیری ج ٦

ص۱۴۵)

مسئلہ ۶۱: اگر وصی نے اپنے مال سے میت کو کفن دیا تو وہ میت کے مال سے لے گا اور یہی حکم وارث کا بھی ہے (عقود الدریہ بزازیہ برہامش ہندیہ ج ۶ ص ۴۴۶)

مسئلہ ۶۲: اگر وصی یا وارث نے میت کا دین اپنے مال سے ادا کیا تو وہ میت کے مال سے لینے کا مستحق ہے (عقود الدریہ بزازیہ برہامش ہندیہ جلد ۶ ص ۴۴۶)

مسئلہ ۶۳: باپ کی طرف سے چھوٹے بچہ کے لئے جو وصی مقرر ہے اسے بچہ کی جائیداد غیر منقولہ صرف اس صورت میں فروخت کرنے کا اختیار و اجازت ہے جب میت پر دین ہو جو صرف زمین کی قیمت سے ہی ادا کیا جا سکتا یا بچہ کے لئے زمین کی قیمت کی ضرورت ہو یا کوئی خریدار زمین کی دوگنی قیمت ادا کرنے کو تیار ہو (کافی از عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۵)

مسئلہ ۶۴: وصی نے یتیم کے لئے کوئی چیز خریدی اگر اس میں غبنِ فاحش ہے یعنی کھلی بے ایمانی ہے تو یہ خریداری جائز نہیں (عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۵)

مسئلہ ۶۵: ورثہ اگر بالغ و حاضر ہیں تو ان کی اجازت کے بغیر وصی کو میت کے ترکہ سے کچھ فروخت کرنا جائز نہیں اگر بالغ ورثہ موجود نہیں ہیں تو ان کی عدم موجودگی میں وصی کو جائیداد غیر منقولہ کو فروخت کرنا جائز نہیں، جائیداد غیر منقولہ کے علاوہ اور چیزوں کی بیع جائز ہے، جائیداد غیر منقولہ کو صرف اس صورت میں وصی کو فروخت کرنا جائز ہے جب کہ اس کے ضائع و ہلاک ہونے کا خطرہ ہو۔ اگر میت نے وصیّت مرسلہ (مطلقہ) کی تو وصی بقدر وصیّت بیع کرنے کا بالاتفاق مالک ہے اور امام اعظم کے نزدیک کل کو بیع کرسکتا ہے (عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۵)

مسئلہ ۶۶: اگر ورثہ میں کوئی نابالغ بچہ ہے اور باقی سب بالغ ہیں اور میت پر کوئی دَین اور اس کی کوئی وصیّت بھی نہیں اور ترکہ سب ہی از قسم مال و اسباب ہے (یعنی جائیداد غیر منقولہ نہیں) تو وصی نابالغ بچہ کا حصہ فروخت کرسکتا ہے، امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک وہ وصی باقی ماندہ بڑوں کے حصہ کو بھی بیع کرسکتا ہے اور اگر وہ کل کی بیع کرے گا تو اس کی بیع جائز ہوگی (عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۴)

مسئلہ ۶۷: ماں کا انتقال ہوا اس نے نابالغ بچہ چھوڑا اور اس کے لئے وصی بنایا تو اس وصی کو بجز جائیداد غیر منقولہ اس کے ترکہ سے ہر چیز بیع کرنا جائز ہے اور اس وصی کو اس بچہ کے لئے کھانے کپڑے کے علاوہ کوئی اور چیز خریدنا جائز نہیں (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ۶ ص ۱۴۴)

مسئلہ ۶۸: ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے اپنے نابالغ بچے چھوڑے اور اپنے باپ کو چھوڑا اور کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا اس صورت

میں میت کا باپ (یعنی بچوں کا دادا) بجائے وصی متصور ہوگا اسے بچوں کی حفاظت اور مال ہر قسم کے تصرفات کا اختیار ہے لیکن اگر میت پر دَین کثیر ہوتو اس میت کے باپ کو دین کی ادائیگی کے لئے اس کا ترکہ فروخت کرنے کا اختیار نہیں (عالمگیری ج ٦ ص ١٤٥)

مسئلہ٦٩: میت کے وصی نے دیون کی ادائیگی کے لئے اس کا ترکہ فروخت کیا اور دین کو ترکہ کو محیط نہیں ہے تو جائز ہے لیکن اگر ترکہ میں دین نہیں ہے اور وارثوں میں چھوٹے بچے بھی ہیں اور قاضی نے کل ترکہ فروخت کر دیا تو یہ بیع نافذ ہوجائے گی (عالمگیری ج ٦ ص ١٤٦)

مسئلہ٧٠: میت نے باپ چھوڑا اور وصی بھی چھوڑا تو وصی زیادہ مستحق ہے باپ سے اگر اس نے وصی نہیں بنایا تھا تو باپ مستحق ہے اور باپ بھی نہیں تو دادا پھر قاضی کی طرف سے مقرر کیا ہوا وصی (عالمگیری ج ٦ ص ١٤٦)

مسئلہ٧١: بچہ ماں کا وارث ہوا اور اس کا باپ نہایت فضول خرچ ہے اور وہ ممنوع التصرف ہونے کے لائق ہے تو اس صورت میں اس باپ کو اس کے مال میں ولایت نہیں (عالمگیری ج ٦ ص ١٤٦) یعنی وہ بچہ کے مال میں تصرف کا مالک نہیں ہوگا۔

مسئلہ٧٢: قاضی نے یتیم بچہ کے لئے وصی مقرر کیا تو قاضی کا یہ وصی اس کے باپ کے وصی کی جگہ ہوگا اگر قاضی نے اسے تمام معاملات میں وصی عام بنایا ہے اور اگر قاضی نے اسے کسی خاص معاملہ میں وصی بنایا تو وہ اس معاملہ کے ساتھ خاص رہے گا دوسرے معاملات میں اسے کچھ اختیار نہیں بخلاف اس وصی کے جس کو باپ نے مقرر کیا کہ اسے کسی معاملہ کے ساتھ خاص نہیں کیا جاسکتا یعنی اگر اس نے کسی کو ایک معاملہ میں وصی بنایا تو وہ ہر معاملہ میں وصی رہے گا (فتاویٰ قاضی خان از عالمگیری ج ٦ ص ١٤٦)

مسئلہ٧٣: وصی نے میت کے ترکہ سے کوئی چیز ادھار فروخت کی اگر اس میں یتیم کے نقصان کا اندیشہ ہو مثلاً یہ کہ خریدار قیمت دینے سے انکار کردے یا میعاد مقررہ پر اس سے قیمت وصول نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں یہ بیع جائز نہیں اور اگر اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے (عالمگیری ج ٦ ص ١٤٦)

مسئلہ٧٤: یتیم کا ایک گھر ہے ایک شخص نے اسے آٹھ روپے ماہانہ پر کرایہ پر لینا چاہا اور دوسرا اسے دس روپے کرایہ پر لینا چاہتا ہے لیکن آٹھ روپے ماہانہ دینے والا مالدار و قادر ہو (یعنی کرایہ دیتا رہے گا) تو گھر اس کو دیا جائے گا دس روپے ماہانہ والے کو نہیں جب کہ اس سے کرایہ نہ دینے کا اندیشہ ہو۔ (عالمگیری ج ٦ ص ١٤٦)

مسئلہ٧٥: وصی نے یتیم کے مال میں سے کوئی چیز صحیح قیمت پر فروخت کی، دوسرا اس سے زیادہ دے کر لینا چاہتا ہے تو قاضی یہ معاملہ ایماندار ماہرین قیمت کے سپرد کردے گا، اگر ان میں سے دو صاحبِ امانت لوگوں نے کہہ دیا کہ وصی نے اسے

صحیح قیمت پر فروخت کیا ہے اوراس کی قیمت یہی ہے تو قاضی زیادہ قیمت دینے والے کی طرف توجہ نہ کرے گا یہی حکم مال وقف کواجارہ پر دینے کا ہے،(فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ٦ ص ١٤٦)

مسئلہ٧٦: ایک شخص کا انتقال ہوااس نے ثلث مال کی وصیّت کی اور مختلف قسم کی جائیداد غیر منقولہ چھوڑیں اب وصی ان میں سے کسی ایک جائیداد کو میت کی وصیّت پوری کرنے کے لئے فروخت کرنا چاہتا ہے تو ورثہ کو یہ حق ہے کہ وہ صرف اس صورت میں اپنی رضا مندی دیں جب میت کی ہر قسم کی جائیداد غیر منقولہ میں سے ایک ثلث فروخت کیا جائے، اگراس کی ہر جائیداد میں سے اس کا ثلث فروخت کرنا ممکن ہو،(فتاویٰ ابی اللیث از عالمگیری ج ٦ ص ١٤٧)

مسئلہ٧٧: ایک عورت کا انتقال ہوا اس نے وصیّت کی کہ میرا مال ومتاع فروخت کیا جائے اور اس کی قیمت کا ثلث (تہائی حصہ) فقراء پر خرچ کیا جائے، اس کے بالغ ورثاء بھی ہیں اب وصی نے چاہا کہ اس کا تمام ساز وسامان فروخت کردے، ورثاء نے انکار کیا اور بقدر مقدار وصیّت فروخت کرنے کو کہا اگر ثلث مال کی خریداری میں نقص وخرابی ہے اوراس سے ورثاء اور اہل وصیّت (موصی لہم) کو نقصان پہنچتا ہے تو وصی کو کل مال فروخت کردینے کا اختیار ہے ورنہ نہیں، صرف اتنا فروخت کرے گا جس میں وصیّت پوری کی جاسکے(ذخیرہ از عالمگیری ج ٦ ص ١٤٧)

مسئلہ٧٨: وصی کو مال یتیم سے تجارت کرنا جائز ہے(مبسوط از عالمگیری ج ٦ ص ١٤٧)

مسئلہ٧٩: وصی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ یتیم یا میت کے مال سے اپنی ذات کے لئے تجارت کرے گا اگر اس نے تجارت کی اور منافع ہوا تو وہ یتیم یا میت کے اصل مال کا ضامن ہوگا اور منافع کو صدقہ کرے گا(فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ٦ ص ١٤٧)

مسئلہ٨٠: وصی مال یتیم سے یتیم کو فائدہ پہنچانے کے لئے تجارت کرسکتا ہے(المبسوط از عالمگیری ج ٦ ص ١٤٧)

مسئلہ٨١: وصی نے میت کے ترکہ کا کچھ حصہ طویل مدت کے لئے اجارہ پر دیا تاکہ اس سے میت کا دَین (ادھار) ادا کردے تو یہ جائز نہیں(عالمگیری ج ٦ ص ١٤٧)

مسئلہ٨٢: ایک شخص کا انتقال ہوا وہ مدیون ہے(یعنی اس پر ادھار ہے) نے وصی بنایا اور وصی غائب ہے، کسی وارث نے اس کا ترکہ فروخت کیا اوراس کا دین ادا کردیا اوراس کی وصیّتوں کو نافذ کردیا تو یہ بیع فاسد ہوگی لیکن اگر قاضی کے حکم سے بیع کیا تھا تو بیع جائز ہے، یہ اس صورت میں ہے جب کہ پورا ترکہ دین میں مستغرق ہو، اگر ترکہ دین میں مستغرق نہیں ہے تو وارث کا تصرف صرف اسی کے حصہ میں نافذ ہوگا(عالمگیری ج ٦ ص ١٤٠) مگر یہ کہ مبیع اگر بیت معین ہوتو اس صورت میں وارث کا تصرف اُسی کے حصہ میں ہی نافذ ہوگا۔

مسئلہ۸۳: بالغ واث نے میت کے ترکہ سے یااس کی غیرمنقولہ جائیداد سے کچھ فروخت کیا پھر بھی میت پر دین اوروصیتیں باقی رہ گئیں وصی نے چاہا کہ وارث کی بیع کورد کردے تواگر وصی کے قبضہ میں اس کے علاوہ بھی میت کا کچھ مال ہے جسے فروخت کر کے وہ میت کا قرضہ اور وصیتیں بے باق کرسکتا ہے تو وہ وارث کی بیع کورد نہیں کرنے گا (عالمگیری ج ٦ ص ۱۴۷)

مسئلہ۸۴: وصی اگر یتیم کا مال کسی کو قرض دینا چاہے تو اس کو یہ اختیار نہیں ہے (محیط از عالمگیری ج ٦ ص ۱۴۷) اگر قرض دے گا تو ضامن ہوگا۔

مسئلہ۸۵: میت کے وصی یا باپ نے یتیم کا مال اپنے دَین (ادھار) میں رہن کردیا تو استحساناً جائز ہے اگر وصی نے یتیم کے مال سے اپنا قرض ادا کیا تو جائز نہیں اگر باپ نے ایسا کیا تو جائز ہے (عالمگیری ج ٦ ص ۱۴۷)

مسئلہ۸٦: وصی نے بچہ کو کسی عمل خیر کے لئے اجرت پر رکھا تو یہ جائز ہے (عالمگیری ج ٦ ص ۱۴۸)

مسئلہ۸۷: وصی نے یتیم کے لئے کوئی اجیراس سے زیادہ اجرت پر لیا جواس کی ہے تو یہ اجارہ جائز ہے لیکن اسے اتنی ہی اجرت دی جائے گی جواس کی ہوتی ہے اور جو زیادہ ہے وہ اس یتیم بچہ کو واپس کردی جائے گی۔

مسئلہ۸۸: وصی نے نابالغ بچہ کا مکان اس سے کم کرایہ پر دیا جتنا کرایہ اس کا لینا چاہیے تھا مستاجر کو یعنی مکان کرایہ پر لینے والے کو اس کا پورا کرایہ دینا لازم ہے (یعنی اتنا کرایہ جتنے کرایہ کا اس جیسا مکان ملتا ہے) لیکن اگر کم کرایہ لینے میں یتیم کا فائدہ ہے تو کم کرایہ پر مکان دینا واجب ہے (ذخیرہ از عالمگیری ج ٦ ص ۱۴۸)

مسئلہ۸۹: وصی اپنی ذات کو نابالغ یتیم کا آجر نہیں بناسکتا لیکن باپ یعنی یتیم کا دادا اجیر بن سکتا ہے اور اس یتیم کو اپنا اجیر بنا سکتا ہے (قدوری از عالمگیری ج ٦ ص ۱۴۸)

مسئلہ۹۰: وصی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ یتیم کے مال کو بالمعاوضہ یا بلا معاوضہ ہبہ کرے باپ کے لئے بھی یہی حکم ہے (فتاویٰ قاضی خان از عالمگیری ج ٦ ص ۱۴۸)

مسئلہ۹۱: وصی نے نابالغ یتیم کا مال خود اپنے ہاتھ فروخت کیا یا اپنا مال یتیم نابالغ کے ہاتھ فروخت کیا تو اگر ان سودوں (خرید و فروخت) میں یتیم کے لئے کھلا ہوا نفع ہے تو جائز ہے اور اگر منفعتِ ظاہر (کھلا ہوا نفع) نہیں ہے تو جائز نہیں منفعتِ ظاہر کی تشریح بعض مشائخ علماء نے یہ کی ہے کہ یتیم کا سو کا مال سوا سو میں فروخت کرے یا اپنا سو کا مال پچھتر (۷۵) روپے میں یتیم کو دیدے (عالمگیری ج ٦ ص ۱۴۸)

مسئلہ۹۲: دو یتیموں کے ایک وصی نے ایک یتیم کا مال دوسرے یتیم کو فروخت کیا تو یہ جائز نہیں (ذخیرہ از عالمگیری ج ٦

ص ۱۴۸)

مسئلہ۹۳: میت کے باپ نے یااس کے وصی نے نابالغ کوتجارت کی اجازت دیدی تو صحیح ہےاوراس نابالغ کےخرید وفروخت کرتے وقت ان کا سکوت بھی اجازت ہے اور اگر نابالغ بالغ ہوگیا اور باپ یا وصی زندہ ہے تو اجازت باطل نہیں ہوگی(عالمگیری ج٦ص ۱۴۸)

مسئلہ۹۴: نابالغ کا مال فروخت کرنے کے لئے باپ نے یاوصی نے وکیل بنایا پھر باپ کا انتقال ہوگیا یا نابالغ بالغ ہوگیا تو وکیل معزول ہوجائے گا(عالمگیری ج٦ص۱۴۹)

مسئلہ۹۵: قاضی نے نابالغ کو یاکم سمجھ کوتجارت کی اجازت دیدی تو صحیح ہے(عالمگیری ج٦ص۱۴۹)

مسئلہ۹٦: قاضی نے نابالغ کوتجارت کی اجازت دیدی اور باپ یاوصی نےمنع کیا تو ان کامنع کرنا باطل ہےاورایسے ہی اجازت دینے والے قاضی کا انتقال ہوگیا تو یہ اجازت اس وقت تک ممنوع نہ ہوگی جب تک دوسرا قاضی ممنوع نہ قرار دے(فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج٦ص۱۴۹)

مسئلہ ۹۷: وصی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ یتیم کے مال سےاس کا صدقۂ فطرادا کردے یااس کے مال سے اُس کی طرف سے قربانی کرے جب کہ یتیم مالدار ہو(عالمگیری ج٦ص۱۴۹)

مسئلہ۹۸: وصی کواختیارنہیں کہ وہ مَیت کےقرضداروں کو بری کردے یاان کے ذمہ قرض میں سے کچھ کم کردے یا قرض کی ادائیگی کے لئے میعادمقرر کرے جب کہ وہ دَین میت کےخوداپنے کئے ہوئے معاملہ کا ہو،اوراگر معاملہ وصی نے کیا تھااس کا دین ہےتو وصی کو مدیون کو بری کرنے یادین کوکم کرنے یااس کی مدت مقرر کرنے کا اختیار ہےلیکن اس کےنقصان کا ضامن ہوگا۔(عالمگیری ج٦ص۱۴۹)

مسئلہ۹۹: وصی نے میت کےکسی قرضدار سےمیت کےدَین میں مصالحت کرلی،اگرمیت کی طرف سےاس دَین کا ثبوت ہے یاقرضدارخوداقراری ہے یا قاضی کواس کےحق کا علم ہےتوان تمام صورتوں میں وصی کی یہ مصالحت جائزنہیں، اگراس حق (دین) پردلیل وبینہ قائم نہیں ہےتو وصی کا مصالحت کرلینا جائز ہےلیکن اگروصی نے اس دَین میں صلح کی جومیت پرواجب تھایا یتیم پرتھا تواگر مدعی کے پاس دلیل وبینہ ہے یا قاضی نے مدعی کےحق میں فیصلہ کردیا تو وصی کا صلح کرلیناجائز ہےاوراگر مدعی کے لئے اس کےحق میں دلیل نہیں ہےاورنہ قاضی نے مدعی کےحق میں فیصلہ دیا تو صلح کرناجائزنہیں(عالمگیری ج٦ص۱۴۹)

مسئلہ۱۰۰: وصی یتیم کا مال لےکرکسی ظالم وجابر کے پاس سے گزرااوراُسے اندیشہ ہے کہ اگراس نے اس کےساتھ حسن

سلوک نہ کیا یعنی اسے کچھ نہ دیا تو یہ سب مال اس کے قبضہ سے نکل جائے گا۔اس نے یتیم کے مال سے اس کو کچھ دیدیا تو استحساناً جائز ہے یہی حکم مضاربت کے لئے ہے مال مضارب میں (عالمگیری ج۶ ص۱۵۰)

مسئلہ۱۰۱: وصی نے قاضی کی عدالت میں مقدمات پر خرچ کیا اور بطور اجارہ کچھ دیا تو وصی اس کا ضامن نہیں لیکن بطور رشوت کچھ خرچ کیا ہے تو اس کا ضامن ہے،فقہاء فرماتے ہیں اپنی جان اور مال سے رفع ظلم کے لئے مال خرچ کرنا اس کے حق میں رشوت دینے میں داخل نہیں لیکن اگر دوسرے پر کوئی حق ہے اس حق کو نکلوانے میں مال خرچ کرنا رشوت ہے۔(عالمگیری ج۶ ص۱۵۰)

مسئلہ۱۰۲: ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس نے اپنی عورت کو وصی بنایا اور نابالغ بچے اور ترکہ چھوڑا پھر اس کے گھر ظالم حکمراں آیا، اس وصی عورت سے کہا گیا اگر تو اس کو کچھ نہیں دے گی تو یہ گھر اور جائیداد غیر منقولہ پر قبضہ اور غلبہ کرے گا اس وصی عورت نے جائیداد غیر منقولہ سے اسے کچھ دیدیا تو یہ معاملہ صحیح ہے (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ۶ ص۱۵۰)

مسئلہ۱۰۳: وصی نے یتیم کا مال یتیم کی تعلیم قرآن اور ادب میں خرچ کیا، اگر بچہ اس کی (یعنی تعلیم ادب کی) صلاحیت رکھتا تھا تو جائز ہے بلکہ وصی ثواب پائے گا اور اگر بچہ میں علم حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں تو بقدر ضرورتِ نماز قرآن مجید کی تعلیم دلائے (عالمگیری ج۶ ص۱۵۰ درمختار ج۵ ص۵۰۴ علی ہامش ردالمحتار)

مسئلہ۱۰۴: وصی کو چاہئے کہ وہ بچہ کے نفقہ میں وسعت کرے، نہ فضول خرچی کرے نہ تنگی، یہ وسعت بچے کے مال اور حال کے لحاظ سے ہوگی، وصی کو بچہ کے مال اور حال کو دیکھ کر اس کے لائق خرچہ کرے گا (عالمگیری ج۶ ص۱۵۰)

مسئلہ۱۰۵: وصی اگر یتیم کے کاموں کے لئے جائے گا اور یتیم کے مال سے سواری کرایہ پر لے گا اور اپنے اوپر خرچ کرے گا تو استحساناً یہ اس کے لئے جائز ہے بشرطیکہ وہ خرچہ ضروری و ناگزیر ہو (عالمگیری ج۶ ص۱۵۰، درمختار علی ردالمحتار ج ۵ ص۵۰۴)

مسئلہ۱۰۶: وصی نے میت کے ترکہ سے اگر کوئی چیز اپنے لئے خریدی اور میت کا چھوٹا بڑا کوئی وارث نہیں تو جائز ہے (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج۶ ص۱۵۰)

مسئلہ۱۰۷: ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کے پاس مختلف لوگوں کی ودیعتیں (امانتیں) تھیں اس نے ترکہ میں مال چھوڑا لیکن اس پر دین ہے جو اس کے پورے مال کو محیط ہے اور وصی نے میت کے گھر تمام ودیعتوں پر قبضہ کرلیا تاکہ وہ ودیعت رکھنے والے کو واپس کردے یا اس نے میت کے مال پر قبضہ کرلیا تاکہ اس سے میت کا دَین ادا کردے پھر وہ مال یا

ودیعتیں وصی کے قبضہ میں ہلاک ہوگئیں تو وصی پر کوئی ضمان نہیں، اسی طرح اگر میت پر دین نہ تھا اور وصی نے میت کے تمام مال کو قبضہ میں لیا پھر وہ مال ہلاک ہوگیا تو بھی وصی پر کوئی ضمان نہیں (ذخیرہ از عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۱)

مسئلہ ۱۰۸: ایک شخص نے اپنا مال کسی کے پاس امانت رکھا اور کہا کہ اگر میں مرجاؤں تو یہ مال میرے بیٹے کو دیدینا اور اس نے وہ مال بیٹے کو دیدیا اور اس کے دوسرے وارث بھی ہیں تو وصی وارث کے حصہ کا ضامن ہوگا اور ان الفاظ سے وہ وصی نہیں بن جائے گا (عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۱)

مسئلہ ۱۰۹: مریض کے پاس اس کے عزیز و اقارب ہیں جو اس کے مال سے کھا پی رہے ہیں اگر مریض ان کی آمدورفت کا اپنے مرض میں محتاج ہے اور وہ اُس کے اور اُس کے عیال کے ساتھ بغیر اسراف کے کھاتے پیتے ہیں تو استحساناً ان پر کوئی ضمان نہیں، اگر مریض ان کا محتاج نہیں ہے تو اگر وہ مریض کے حکم سے کھاتے پیتے ہیں تو جو اُن میں وارث ہیں اُن پر اُن کے کھانے پینے کے خرچہ کا ضمان ہے اور جو وارث نہیں ان کا خرچہ میت کے ثلث مال میں محسوب ہوگا اگر مریض نے اس کا حکم دیا تھا (عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۱، ردالمحتار بحوالہ بزازیہ کتاب الوصایا ص ۴۵۷)

مسئلہ ۱۱۰: وصی نے دعویٰ کیا کہ میت کے ذمہ میرا دَین ہے تو قاضی اس کے دَین کی ادائیگی کے لئے ایک وصی مقرر کرے گا جو ثبوت قائم ہونے کے بعد اس کا دَین ادا کرے گا اور قاضی میت کے وصی کو وصی ہونے سے خارج کرے گا اسی پر فتوی ہے (عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۱)

مسئلہ ۱۱۱: میت نے اپنی بیوی کو وصی بنایا، اور مال چھوڑا اور بیوی کا میت پر مہر ہے تو اگر میت نے اس کے مہر کے برابر سونا چاندی چھوڑا ہے تو بیوی کے لئے جائز ہے کہ وہ اس سونے چاندی سے اپنا مہر لے لے، اور اگر میت نے سونا چاندی نہیں چھوڑا تو بیوی کے لئے جائز ہے کہ وہ اس چیز کو فروخت کردے جو فروخت کرنے کے لئے زیادہ مناسب ہے اور اس کی قیمت سے اپنا مہر لے لے (عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۳)

مسئلہ ۱۱۲: میت پر دَین ہے اور جس کا دَین ہے وہ اس کا وارث یا وصی ہے تو اس کو یہ حق ہے کہ وارثوں کے علم میں لائے بغیر اپنا حق لے لے (عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۳)

مسئلہ ۱۱۳: ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے نابالغ بچے چھوڑے اور کسی کو وصی نہیں بنایا پھر قاضی نے کسی شخص کو وصی مقرر کیا پھر ایک آدمی نے میت پر اپنے دین کا یا ودیعت کا دعویٰ کیا اور بیوی نے اپنے مہر کا دعویٰ کیا اس صورت میں دَین یا ودیعت کی ادائیگی تو ثبوت ہوجانے کے بعد کی جائے گی، نکاح اگر معروف ہے تو مہر کے بارے میں عورت کا قول معتبر ہے اگر وہ مہر مثل کے اندر ہے، وہ مہر عورت کو ادا کیا جائے گا (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۴)

مسئلہ۱۱۴: وصی نے میت کی وصیّت اپنے مال سے ادا کردی اگر یہ وصی وارث ہے تو میت کے ترکہ سے لے لے گا ورنہ نہیں (عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۵)

مسئلہ۱۱۵: وصی نے اقرار کیا کہ میں نے میت کا دین جولوگوں پر تھا قبضہ کرلیا پھرایک مقروض آیا اور وصی سے کہا کہ میں نے تجھے میت کے دین کا اتنا اتنا روپیہ دیا، وصی نے انکار کیا اور کہا کہ میں نے تجھ سے کچھ بھی نہیں لیا اور نہ مجھے علم ہے کہ تجھ پر میت کا قرض تھا تو اس صورت میں وصی کا قول قسم لے کر تسلیم کرلیا جائے گا (محیط از عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۴)

مسئلہ۱۱۶: وصی نے نابالغ بچوں کے لئے کپڑا خریدا یا جو کچھ ان کا خرچ ہے وہ خریدتا رہتا ہے اپنے مال سے تو وہ روپیہ میت کے مال اور ترکہ سے لے لے گا یہ وصی کی طرف سے تطوعاً یا احسان کے طور پر نہیں ہے (عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۴)

مسئلہ۱۱۷: کوئی مسافر کسی آدمی کے گھر آیا اور اس کا انتقال ہوگیا اس نے کسی کو وصی بھی نہیں بنایا اور جو کچھ روپے چھوڑا تو معاملہ حاکم کے سامنے پیش ہوگا اور اس کو حاکم کے حکم سے درمیانی درجہ کا کفن دیا جائے گا اور اگر حاکم نہ ملے تو بھی درمیا نی درجہ کا کفن دیا جائے اور اگر اس میت پر دَین ہے تو یہ شخص اس کے مال کو دین کی ادائیگی کے لئے فروخت نہ کرے گا (فتاویٰ قاضی خاں از عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۵)

مسئلہ۱۱۸: عورت نے اپنے ثلث مال کی وصیّت کی اور کسی کو اپنا وصی بنادیا اور اس وصی نے اس کی کچھ وصیّتوں کو نافذ کردیا اور کچھ ورثہ کے قبضہ میں باقی رہ گئیں اگر ورثہ دیانتدار ہیں اور وصی کو ان کی دیانت کا علم ہے کہ وہ میت کے ثلث مال سے ان باقی ماندہ وصیّتوں کو پورا کردیں گے تو اس کو ان کے لئے چھوڑ دینا جائز ہے اور اس کا علم اس کے خلاف ہے تو وصی ان کے لئے نہ چھوڑے گا بشرطیکہ وہ ورثاء سے مال برآمد کرسکتا ہو (عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۵)

مسئلہ۱۱۹: وصی نے یتیم سے کہا کہ میں نے تیرا مال تیرے نفقہ میں خرچ کردیا، فلاں فلاں چیز میں فُلاں فُلاں سامان میں، اگر اتنی مدت میں اتنا مال نفقہ میں خرچ ہوجاتا ہے تو وصی کی تصدیق کردی جائے گی زیادہ میں نہیں، نفقہ مثل کا مطلب یہ ہے کہ بین بین ہو نہ اسراف نہ تنگی (محیط از عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۵)

مسئلہ۱۲۰: وصی نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے یتیم کو ہر ماہ (۱۰۰) سو روپے دیئے اور یہ مقررہ تھا اور یتیم نے اس کو ضائع کردیا پھر میں نے اسے اسی ماہ دوسرے سو (۱۰۰) روپے دیئے، اس صورت میں وصی کی تصدیق کی جائے گی جب تک وصی سراسر اور کھلی ہوئی غلط بات نہ کہے مثلاً یہ کہے کہ میں نے اس یتیم کو ایک ماہ میں بہت بار سو (۱۰۰) سو (۱۰۰) روپے دیئے اور اس نے ضائع کردیئے تو ایسی بات وصی کی نہیں مانی جائے گی (عالمگیری ج ۶ ص ۱۵۶)

مسئلہ۱۲۱: وصی نے یتیم سے یہ کہا کہ تو نے اپنے چھٹپن میں اس شخص کا اتنا اتنا مال ہلاک کردیا پھر میں نے اپنی طرف سے ادا

کردیا یتیم نے اس کی تکذیب کی اورنہیں مانا تو یتیم کی بات قبول کرلی جائے اور وصی اتنے مال کا ضامن ہوگا (نوازل از عالمگیری ج۶ص۱۵۶)

مسئلہ۱۲۲: میت کے وصی نے اقرار کیا کہ میت کا فلاں شخص پر جتنا واجب تھا وہ تمام میں نے پورا وصول پایا اور وہ سو(۱۰۰) روپے تھے، جس پر دَین تھا اس نے کہا مجھ پر اس کا ایک ہزار روپے کا دَین تھا اور وہ تو نے لے لئے تو قرضدار اپنے تمام دَین سے بری ہے اب وصی اس سے کچھ بھی نہیں لے سکتا اور وصی ورثہ کے لئے اتنے ہی کا ذمہ دار ہوگا جتنے کے وصول کرنے کا اس نے اقرار کیا (عالمگیری ج۶ص۱۵۷)

مسئلہ۱۲۳: قرضدار نے اولاً ایک ہزار روپے قرض ہونے کا اقرار کیا پھر وصی نے اقرار کیا کہ جو کچھ اس پر قرض تھا وہ میں نے پورا پالیا اور وہ ایک سو(۱۰۰) روپے تھا اس صورت میں قرضدار بری ہوگیا اور وصی ورثہ کے لئے باقی نوسو(۹۰۰) روپے کا ضامن ہوگا (عالمگیری ج۶ص۱۵۷)

مسئلہ۱۲۴: وصی نے اقرار کیا کہ اس نے فلاں شخص سے سو(۱۰۰) روپے وصول کرلئے اور یہ کل قیمت ہے، مشتری یعنی خریدار نے کہا کہ نہیں بلکہ قیمت ڈیڑھ سو(۱۵۰) روپے ہے تو وصی کو حق ہے کہ وہ بقیہ پچاس روپے اس سے اور طلب کرے۔ (عالمگیری ج۶ص۱۵۷)

مسئلہ۱۲۵: وصی نے اقرار کیا کہ اُس نے میت کے گھر میں جو کچھ مال ومتاع اور میراث تھی اس پر قبضہ کرلیا، پھر کہا کہ وہ کل سو(۱۰۰) روپے اور پانچ کپڑے تھے اور وارثوں نے دعویٰ کیا کہ اس سے زیادہ تھا اور ثبوت دیدیا کہ جس دن میت کا انتقال ہوا اس کی میراث اس دن اس گھر میں ایک ہزار روپے اور سو(۱۰۰) کپڑے تھی تو وصی کو اتنا ہی لازم ہے جتنے کا اس نے اقرار کیا ہے (محیط از عالمگیری ج۶ص۱۵۸)

مسئلہ۱۲۶: وصی نے میت پر دَین کا اقرار کیا تو اس کا اقرار صحیح نہیں (ذخیرہ از عالمگیری ج۶ص۱۵۸)

وصیّت پر شہادت کا بیان

مسئلہ۱: دو وصیّوں نے گواہی دی کہ میت نے ان کے ساتھ فلاں کو وصی بنایا ہے اور خود وہ بھی وصی ہونے کا دعویدار ہے تو یہ شہادت قبول کرلی جائے گی اور اگر وہ فلاں دعویدار نہیں ہے تو ان کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی (محیط السرخسی از عالمگیری ج۶ص۱۵۸)

مسئلہ۲: میت کے دو بیٹوں نے گواہی دی کہ ان کے باپ نے فلاں کو وصی کو بنایا اور وہ فلاں بھی اس کا مدعی ہے تو یہ شہادت استحساناً قبول کرلی جائے گی لیکن اگر وہ فلاں مدعی نہیں ہے بلکہ انکاری ہے اور باقی ورثہ اس کے وصی ہونے کا دعوی نہیں

کررہے تو ان (بیٹوں) کی شہادت مقبول نہیں (عالمگیری ج۶ص۱۵۸)

مسئلہ۳: دوآدمیوں نے جن کا میت پر قرضہ ہے گواہی دی کہ میت نے فلاں کو وصی بنایا ہے اور اس نے وصی ہونا قبول کرلیا ہے اور فلاں بھی اس کا مدعی ہے تو یہ شہادت استحساناً مقبول ہے لیکن اگر وہ مدعی نہیں ہے تو یہ شہادت قبول نہ ہوگی (عالمگیری ج۶ص۱۵۹)

مسئلہ۴: ایسے دوآدمیوں نے جن کا میت پر قرضہ ہے گواہی دی کہ میت نے فلاں کو وصی بنایا ہے اور وہ فلاں بھی مدعی تو استحساناً ان کی گواہی مقبول ہے اور اگر وہ فلاں مدعی نہیں تو مقبول نہیں (عالمگیری ج۶ص۱۵۹)

مسئلہ۵: وصی کے دوبیٹوں نے گواہی دی کہ فلاں نے ہمارے باپ کو وصی بنایا ہے اور وصی بھی دعویدار ہے لیکن ورثہ اس کے مدعی نہیں ہے تو یہ شہادت نامقبول ہے قاضی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کو وصی مقرر کرے (عالمگیری ج۶ ص۱۵۹)

مسئلہ۶: دووصیّوں میں سے ایک وصی کے دوبیٹوں نے گواہی دی کہ میت نے ہمارے باپ کو وصی بنایا اور ساتھ ہی فلاں کو بھی وصی بنایا تو اگر باپ اس کا مدعی ہے تو اُن کی شہادت نے باپ کے حق میں قابلِ قبول ہے نہ اجنبی کے حق میں قابلِ قبول، ہاں اگر باپ وصی ہونے کا مدعی نہیں بلکہ دعویٰ ورثہ کی طرف سے ہے اس صورت میں اُن کی شہادت قبول کرلی جائے گی (عالمگیری ج۶ص۱۵۹)

مسئلہ۷: دوگواہوں نے گواہی دی کی میت نے اس شخص کو وصی بنایا اور اس سے رجوع کرکے اس دوسرے کو وصی بنایا تو یہ شہادت قبول کرلی جائے گی (عالمگیری ج۶ص۱۵۹)

مسئلہ۸: دوگواہوں نے گواہی دی کہ میت نے اس شخص کو وصی بنایا پھر وصی کے دوبیٹوں نے گواہی دی کہ موصی نے ان کے باپ کومعزول کردیا اور فلاں کو وصی بنادیا تو ان دونوں بیٹوں کی گواہی مقبول ہے، (عالمگیری ج۶ص۱۰۵)

مسئلہ۹: دوگواہوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ میت نے جمعرات کے دن وصیّت کی اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ اس نے جمعہ کے دن وصیّت کی تو یہ شہادت مقبول ہے۔ (عالمگیری ج۶ص۱۵۹)

مسئلہ۱۰: دووصیوں نے نابالغ وارث کے حق میں شہادت دی کہ میت نے اُن کے لئے اپنے کچھ مال کی وصیّت کی ہے یا کسی دوسرے کے کچھ مال کی وصیّت کی ہے تو ان کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی یہ شہادت باطل ہے، اگر انھوں نے یہ شہادت بالغ وارث کے حق میں دی تو امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک میت کے مال میں نامقبول ہے اور غیر کے مال میں قبول کرلی جائے گی، اور صاحبین کے نزدیک دونوں قسم کے مال میں شہادت جائز ہے (ہدایہ از عالمگیری ج۶ ص۱۵۹)

مسئلہ۱۱: موصی لہ معلوم ہے لیکن موصی بہ معلوم نہیں، گواہوں نے موصی لہ کے لئے اس کی وصیّت کی گواہی دی تو یہ گواہی مقبول ہے اور موصی بہ کی تفصیل ورثہ سے معلوم کی جائے گی (محیط از عالمگیری ج۶ ص۱۵۹)

مسئلہ۱۲: دو شخصوں نے دوسرے دو آدمیوں کے حق میں گواہی دی کہ اُن کا میت پر ایک ہزار روپے دَین ہے اور ان دونوں نے پہلے دو شخصوں کے حق میں گواہی دی کہ ان کا میت پر ایک ہزار روپے دَین ہے تو ان دونوں فریقوں کی شہادت ایک دوسرے کے حق میں قبول کرلی جائے گی لیکن اگر ان دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کے لئے ایک ایک ہزار کی وصیّت کی گواہی دی تو اس صورت میں اُن کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی (عالمگیری ج۶ کتاب الوصایا ص۱۵۹)

ذمی کی وصیّت کا بیان

مسئلہ۱: یہودی یا نصرانی نے صومعہ یا کنیسہ بحالت صحت بنایا پھر اس کا انتقال ہوگیا تو وہ میراث ہے ورثہ میں تقسیم ہوگا۔ (جامع الصغیر از ہدایہ ج۴ وعالمگیری ج۶ ص۱۳۲)

مسئلہ۲: یہودی یا عیسائی نے بوقت موت اپنے گھر کو گرجا بنانے کی متعین ومعدود لوگوں کے لئے وصیّت کردی تو اس کی یہ وصیّت اس کے ثلث حصہ میں جاری ہوگی۔ (جامع الصغیر وعالمگیری ج۶ ص۱۳۲)

مسئلہ۳: اگر اس نے اپنے گھر کو غیر محصور وغیر معدود لوگوں کے لئے کنیسہ بنانے کی وصیّت کی تو یہ وصیّت جائز ہے۔ (جامع صغیر از ہدایہ ج۴)

مسئلہ۴: ذمی کی وصیّت کی چار قسمیں ہیں (۱) ایک یہ کہ وہ ایسی شے کی وصیّت کرے جو اس کے اعتقاد میں قربت وعبادت ہو اور مسلمانوں کے نزدیک قربت وعبادت نہ ہو جیسے کہ ذمی وصیّت کرے کہ اس کے خنزیر کاٹے جائیں اور مشرکوں کو کھلائے جائیں تو اگر وصیّت متعین ومعدود لوگوں کے لئے ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں، (۲) دوسرے یہ کہ ذمی ایسی چیز کی وصیّت کرے جو مسلمانوں کے نزدیک قربت وعبادت ہو اور خود ذمیوں کے نزدیک عبادت نہ ہو جیسے وہ حج کرنے کی وصیّت کرے یا مسجد تعمیر کرانے کی وصیّت کرے یا مسجد میں چراغ روشن کرنے کی وصیّت کرے تو اس کی یہ وصیّت بالاجماع باطل ہے لیکن اگر مخصوص ومتعین لوگوں کے لئے ہو تو جائز ہے، (۳) تیسرے یہ کہ ذمی ایسی چیز کی وصیّت کرے جو مسلمانوں کے نزدیک بھی عبادت وقربت ہو اور ان کے نزدیک بھی جیسے بیت المقدس میں چراغ روشن کرنے کی وصیّت کرے تو یہ وصیّت جائز ہے، (۴) چوتھے یہ کہ وہ ایسی چیز کی وصیّت کرے جو نہ مسلمانوں کے نزدیک قربت وعبادت ہو اور نہ ذمیوں کے نزدیک جیسے وہ گانے بجانے والی عورتوں یا نوحہ گر عورتوں کے لئے وصیّت کرے تو یہ وصیّت جائز نہیں (ہدایہ ج۴ عالمگیری ج۶ کتب الوصایا ص۱۳۱)

مسئلہ۵: فاسق فاجر بدعتی جس کا فسق و فجور حدِ کفر تک نہ پہنچا ہو وصیّت کے معاملہ میں بمنزلہ مسلمانوں کے ہے اور اگر اس کا فسق و فجور کفر کی حدتک ہے تو وہ بمنزلہ مرتد کے ہے جو حکم مرتد کی وصیّت کا ہے وہی اس کی وصیّت کا ہے کہ اس کی وصیّت موقوف رہے گی، اگر اس نے اپنے کفر وارتداد سے توبہ کر لی تو وصیت نافذ ہوگی، ورنہ نہیں (ہدایہ ج۴ و عالمگیری ج۶ ص۱۳۱)

مسئلہ۶: حربی کافر امان لے کر دارالاسلام میں داخل ہوا اور اس نے اپنے کل مال کی وصیّت کسی مسلمان یا ذمی کے لئے کی تو اس کی وصیّت کل مال میں جائز ہے (جامع صغیر از ہدایہ و عالمگیری ج۶ ص۱۳۲)

مسئلہ۷: حربی کافر امان لے کر دارالاسلام میں داخل ہوا اور اس نے اپنے مال کے ایک حصہ کی وصیّت کسی مسلمان یا ذمی کے لئے کی تو یہ وصیّت جائز ہے اس کا بقیہ مال اس کے ورثہ کو واپس دیا جائے گا (ہدایہ ج۴ و محیط السرخسی از عالمگیری ج۶ ص۱۳۲)

مسئلہ۸: حربی مُستامن کے لئے کسی مسلمان یا ذمی نے وصیّت کی تو یہ جائز ہے، (ہدایہ) مستامن اس شخص کو کہتے ہیں جو امان لے کر دارالسلام میں داخل ہوا۔

مسئلہ۹: ذمی نے اپنے ثلث مال سے زیادہ میں وصیّت کی یا اپنے بعض وارثوں کے لئے وصیّت کی تو جائز نہیں (ہدایہ) اور اگر اپنے غیر مذہب والے کے لئے وصیّت کی تو جائز ہے (عالمگیری ج۶ ص۱۳۲)

مسئلہ۱۰: مسلمان یا ذمی نے دارالاسلام میں ایسے کافر حربی کے لئے وصیّت کی جو دارالاسلام میں نہیں ہے تو یہ وصیّت جائز ہے، (ہدایہ ج۴ و مستصفٰی از عالمگیری ج۶ ص۱۳۲)

مسئلہ۱۱: اگر مسلمان مرتد ہو گیا (معاذ اللہ) پھر وصیّت کی، امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک موقوف رہے گی، اگر اسلام لے آیا اور وصیّت اسلام میں صحیح ہے تو جائز ہے اور جو اسلام کے نزدیک صحیح نہیں وہ باطل ہو جائے گی (عالمگیری ج۶ ص۱۳۲)